83

روئداد ندوۃ العلماء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

# تمہید

ہندوستان ایک وسیع براعظم ہی جس مین قریبًا ۷ کرور مسلمان آباد ہین، یہ ایسی عظیم الشان تعداد ہی کہ آج دنیا مین کسی اسلامی حکومت کے زیر سایہ بھی اسقدر مسلمان موجود نہین ہین، ان ۷ کرور مسلمانون کی مذہبی و دنیوی ضرورتین قدرتًا اس قدر وسیع ہین کہ ان کا حصول بغیر اجتماعی قوت اور مسلسل جد وجہد کے ناممکن ہی، ہمارا زمانہ مقابلہ اور کشمکش کا زمانہ ہی اور مسابقت کے خیال نے اقوام عالم کے درمیان ایک عجیب طرح کا تصادم اعمال و تزاحم افکار پیدا کر دیا ہی، کوئی نہین کہہ سکتا کہ اس کشمکش کا کیا انجام ہوگا، البتہ اسقدر یقینی ہی کہ جن قومون مین ہمت، جوش، استقلال، عمل، اور عزم و حوصلہ زیادہ ہوگا، وہی اس میدان مسابقت مین کامیاب ہونگی، لیکن جو قومین تنگ حوصلہ، غافل، اور بے خبر ہین، اور گذشتہ عروج و ترقی کے غرور بیجا نے ان کو خواب شیرین مین مبتلا کر رکھا ہی، وہ آخرکار فنا ہو کر رہین گی اور ان کا بھی وہی حشر ہوگا جو آج سے پہلے دُنیا کی اکثر عظیم الشان تاریخی قومون کا ہو چکا ہی، کیونکہ اِس دُنیا مین کمزور، ناتوان، اور ضعیف الارادہ قومون کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہین حاصل ہی، بلکہ صرف وہی

دوسری جگھہ اُچھلتی تھی، مگر ابتو تمام دُنیائے اسلام مین تاریکی پھیلی ہوئی ہے اس لیے ہماری فریاد پہلے سے زیادہ پراثر اور ہمارا احساس ہمیشہ سے زیادہ نازکتر ہونا چاہیئے۔

غرض جب کہ مسلمانان عالم نکبت وادبار مین مبتلا ہین، تو ان کا سب سے پہلا فرض یہ ہونا چاہیئے کہ وہ اِس مصیبت سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کرین، لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ تمام مسلمانان عالم کے لیئے ایک **نظام عمل** نہین بنایا جا سکتا، ہر جگھہ کے حالات و خصوصیات جداگانہ ہین، اِس لیئے ہم مُسلمانان ہند کو اپنا دائرہ عمل صرف ہندوستان تک محدود رکھنا چاہیئے، اور یہ غور کرنا چاہیئے کہ مسلمانان ہند کے ضروریات کیا ہین؟ اور یہان ہمکو ترقی و کامیابی کے جو وسائل حاصل ہین اُن سے ہم کیونکر فائدہ اُٹھا سکتے ہین؟

دُنیا مین جو قومین تجارت، دولت، صنعت و حرفت اور علم و فن کی ہر شاخ مین ممتاز ہین وہ **ترقی یافتہ** کہلاتی ہین، اِس بنا پر مسلمان بھی اگر ترقی کرنا چاہتے ہین تو اُن کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ زندگی کے ہر شعبہ مین کامیابی کی راہین تلاش کرین اور اس کے بعد بحیثیت ایک مسلمان کے ترقی کرین، کیونکہ اگر مُسلمان مُسلمان رہکر ترقی نہ کرین گے تو وہ ترقی مسلمانون کی نہوگی بلکہ کسی اور قوم کی ہوگی، اور یہ اسیوقت ممکن ہے جب مسلمان اپنی قومی روایات اور مذہبی علوم و فنون کے تحفظ کا معقول طریقہ سے انتظام کرین،

**مذہبی تعلیم و تربیت** کی ضرورت، اور قومی تاریخ کی حفاظت ایسا مسئلہ ہے جس پر کافی بحث ہوچکی ہے، اور جو کچھ اس موضوع پر لکھا جا چکا ہے، اسپر اب کسی اضافہ کی مطلق ضرورت نہین ہے، اس لیئے اب یہ سوال ہمارے سامنے نہین ہے، کہ مذہبی تعلیم کی ضرورت ہے یا نہین؟ بلکہ غور طلب یہ امر ہے کہ مذہبی تعلیم و تربیت کا انتظام کیونکر اور کس طریقہ سے کیا جائے؟ اِس موقع پر ہم اسی سوال کا مختصر جواب عرض کرین گے،

قومین زندہ رہ سکتی ہین جو زندہ رہنا چاہتی ہین اَب مسلمانون کو اختیار ہی خواہ وہ اپنے اسلاف کا نمونہ بنکر اُس از دست رفتہ عروج کو حاصل کرین جس نے ان کو دُنیا مین ممتاز و سربلند کیا تھا، یا قناعت و کوتاہ ہمتی سے اپنے مستقبل کو بخت و اتفاق کے حوالہ کر کے بزرگون کی ہڈیون پر نوحہ گری اور مرثیہ خوانی اختیار کرین،

مسلمانون کے تنزل کا افسانہ اس قدر دھرایا گیا ہی کہ اَب بے مزہ ہوچکا ہی، لیکن کیا کیا جائے کہ ابھی تک مسلمانون نے اس سے عبرت و بصیرت نہین حاصل کی اس لیے یہ خشک و بیمزہ افسانہ ابھی بار بار دہرایا جائے گا، یہان تک کہ یا تو ہماری قوم بیدار ہو، یا (خدا نخواستہ) وہ پیام اجل جو ایک دفعہ ہر قوم کے پاس آتا ہی، اسکو سیلاب فنا سے ہم آغوش کر دے،

کہا جاتا ہی کہ مسلمانون کے تنزّل پر ماتم کرتے ہوئے کئی صدیان گذر چکین، آخر اِس شور و فغان کا نتیجہ!! اور اس نالہ و فریاد کا مقصد؟ ہمکو تو بہ تقدیر او ررضا بقضا لکھکر خاموش ہوجانا چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ آئندہ پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام کی یہ تعلیم نہین ہی اسلام نے ہمکو غور و فکر اور تدبر کا حکم دیا ہی، اور یہ بتایا ہی کہ خدا اُنھی کی مدد کرتا ہی جو آپ اپنی مدد کرتے ہین، یہ سچ ہی کہ ہمارا تنزّل آج سے شروع نہین ہوا، لیکن پہلے ابتدا تھی اَب انتہا ہی، یہ بھی سچ ہی کہ ہمارے نالہ و فریاد اور شور ماتم کی صدائین مدّت سے کرہ ہوا مین گونج رہی ہین، لیکن پہلے مبالغہ تھا اور اَب واقعہ ہی، کون نہین جانتا کہ ایسی عالمگیر مصیبت مسلمانون پر کبھی نہین آئی، اُس زمانے مین یہ حالت تھی کہ اگر **بغداد** مین اُنکا **آفتاب اقبال** غروب ہوتا تھا تو **اُندلس** کے اُفق سے طلوع ہوتا تھا، اور جب اُندلس مین تاریکی پھیلتی تھی، تو وسط ایشیا کے میدانون، اور سواحل باسفورس کا ذرّہ ذرّہ اس نیرِ درخشان سے چمک اُٹھتا تھا، غرض مسلمانون کے اقبال کی کشتی اگر ایک جگہ ڈوبتی تھی تو

کہ اَب اسکے اعادہ کی حاجت نہین ہی، معمولی غور وفکر سے ہر شخص اسکو محسوس کرے گا کہ جب حالات تبدیل ہو گئے ہین، اور خورد نوش، لباس، وضع قطع، اسباب معاش، وسائل سفر، غرض جملہ طرق معاشرت مین غیر معمولی اور اہم تبدیلیان واقع ہو چکی ہین، وسائل آمدورفت نے مسلمانون کو تمام اقوام عالم سے روشناس کر دیا ہی، اور جدید علوم نے مذہب مین فلسفہ کی آمیزش کر کے، خیالات مین عجیب تلاطم پیدا کر دیا ہی، مطابع کی آزادی اور حریت فکر نے تبادلہ خیالات کے لیے سہولتین بہم پہونچا دی ہین، اور علوم کی نشرواشاعت کے وسائل پہلے سے زیادہ وسیع ہو گئے ہین، تو اس حالت مین یہ محض ناممکن ہی کہ ہم قدیم سطح پر قائم رہ سکین کیونکہ ان تمام حالات کا تقاضا ہی کہ طریقہ تعلیم مین بھی اصلاح کر کے مذہبی تعلیم کو زمانہ حال کے لئے مفید و کار آمد بنایا جائے بس یہی سب سے زیادہ مہتم بالشان مسئلہ تھا جو ندوۃ العلماء کے قیام کا باعث ہوا، لہذا مذہبی تعلیم کا بہترین طریقہ وہ ہی جس کو ندوہ نے رائج کیا ہی"

ندوۃ العلماء کا سب سے پہلا اجلاس ۱۳۱۱ھ مین بمقام کانپور منعقد ہوا، اس کے بعد وقتاً فوقتاً ہندوستان کے مختلف شہرون مین اس انجمن کا سالانہ جلسہ منعقد ہوتا رہا، کبھی کبھی بعض ناگزیر اسباب پیش آجانے سے دو سال تک کوئی جلسہ نہ ہوسکا، غرض گذشتہ اپریل ۱۹۱۵ء تک ندوۃ العلماء کے چودہ سالانہ اجلاس منعقد ہوئے، انمین سے تیرہ اجلاس ہائے سالانہ کی مفصل روداد ین چھپکر شائع ہو چکی ہین اور اَب چودھوین اجلاس کی روداد ناظرین کی خدمت مین پیش کی جاتی ہی، اور اُنسے درخواست کی جاتی ہی کہ وہ بامعان نظر اس روداد کو ملاحظہ فرما کر ندوۃ العلماء کی ترقی و کامیابی کے لیے سعی فرمائین،

حقیقت یہ ہی کہ اوائل اسلام سے اب تک مسلمانون مین مذہبی تعلیم کا خاص طور پر اہتمام رہا ہی، ایسا کوئی زمانہ نہین گذرا جبکہ مسلمانون نے مذہبی تعلیم سے یکسر قطع نظر کرکے اس سے استغنا ظاہر کیا ہو، البتہ تغیر زمانہ کے ساتھ طریقہ تعلیم مین بھی ہمیشہ تغیر ہوتا رہا، جس زمانہ کی جیسی ضرورتین تھین، اُسی کے مطابق نظام تعلیم طیار کیا گیا، اور جب تک وہ ضرورتین باقی رہین، اسپر عمل ہوتا رہا، چنانچہ ہندوستان مین بھی ایک طریقہ تعلیم رائج تھا، لیکن چالیس پچاس برس کے اندر یہان جو تغیرات و انقلابات پیش آئے اُنھون نے حالات کو بالکل تبدیل کردیا، مذہبی تعلیم حصول معاش کا ذریعہ نہ رہی، اس لیئے حصول معاش کی ضرورت نے مسلمانون کو انگریزی تعلیم کی طرف متوجہ کردیا، اس کا قدرتاً یہ نتیجہ ہوا کہ مذہبی تعلیم کی طرف اعتنا نہین رہا، اس سے قطع نظر مذہبی علوم کی تحصیل و تکمیل مین اسقدر زمانہ صرف ہوتا تھا، کہ ہر شخص دُنیا سے بے نیاز ہو کر مذہبی تعلیم حاصل کرنے کی جرأت نہین کرسکتا تھا۔ اَب دو ہی صورتین تھین یعنی یا تو مسلمانون کو انگریزی تعلیم سے قطعاً روک دیا جائے، یا مذہبی طریقہ تعلیم کی اصلاح کی جائے، **اول الذکر** صورت ناممکن تھی کیونکہ جو کوششین مقتضیات زمانہ کے خلاف کیجاتی ہین وہ ہمیشہ بے سود بلکہ ناکامیاب ثابت ہوتی ہین، اس لیے **دوسری صورت** پر عمل کرنا پڑا، چنانچہ چند روشن خیال اور زمانہ شناس علماء کی طرف سے "اصلاح طریقہ تعلیم" کی آواز بلند ہوئی، اس تحریک نے آخرکار ایک مستقل حیثیت اختیار کرلی، جو **مجلس ندوۃ العلماء** کی صورت مین ظاہر ہوئی، اس انجمن نے اصلاح طریقہ تعلیم کی ضرورت کو ملک پر ظاہر کیا، اور جیسا کہ دستور ہی، اس مفید تحریک کے متعلق بھی مخالفانہ وموافقانہ دونون ہی قسم کی صدائین بلند ہوئین، اور ندوۃ العلماء کو زمانہ دراز تک طرح طرح کے مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑا،

اصلاح طریقہ تعلیم کے متعلق ندوہ کی سالانہ رودادون اور تقریرون مین اسقدر بحث ہوچکی ہی

کو لکھنؤ مین دارالعلوم کا افتتاح کردیا گیا، لیکن ظاہر ہی کہ اُس مجوزہ دارالعلوم کی وسیع ضرورتون کے لیۓ جس کا خاکہ "مسودہ دارالعلوم" مین شائع کیا گیا تھا یہ عمارت کافی نہ تھی چنانچہ چند ہی سال بعد ایک وسیع عمارت کی ضرورت نہایت شدت سے محسوس ہونے لگی لیکن سرمایہ کا مسئلہ سنگ راہ تھا اس مشکل کو ریاست بھاولپور کی برمحل فیاضی نے (جو پچاس ہزار روپیہ کی صورت مین ظاہر ہوئی) حل کردیا اور لوکل گورنمنٹ نے بھی ایک خوش منظر اور وسیع قطعہ زمین دریاۓ گومتی کے قریب عطا فرماکر اپنی علم پروری کا ثبوت دیا، بلکہ ارکان ندوہ کی درخواست پر سر جان ہیوٹ بالقابہ لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ نے یہ بھی منظور فرمالیا کہ وہ دارالعلوم کا سنگ بنیاد اپنے ہاتھ سے نصب فرمائین گے، چنانچہ ۲۸- نومبر سنہ ۱۹۰۸ء کو یہ رسم ادا کی گئی یعنی مشاہیر علماء اُمرا اور مقامی معززین کی موجودگی مین ہزآنر نے دارالعلوم کا سنگِ بنیاد نصب فرمایا، خان بہادر میر جعفر حسین صاحب نے نقشہ طیار کیا اور تعمیر کا سلسلہ شروع ہوگیا،

ہم اوپر بیان کرچکے ہین کہ دربار بھاولپور سے عمارت دارالعلوم کے لیۓ پچاس ہزار روپیہ عطا ہوا تھا، لیکن کام جاری ہوجانے پر معلوم ہوا کہ تکمیل عمارت کے لیے ابھی مزید روپیہ کی ضرورت ہی، اس بنا پر ارکان انتظامیہ نے یہ مناسب خیال کیا کہ دارالعلوم کی قدیم عمارت جو نو ہزار دو سو روپیہ مین خریدی گئی تھی اور جس مین بہت کچھ ترمیم و اضافہ ہوچکا تھا فروخت کردی جاۓ، چنانچہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۱۳ء کو عمارت مذکورہ پندرہ ہزار کو فروخت کردی گئی، اور دارالاقامہ (بورڈنگ) دفتر اور کتب خانہ کرایہ کے مکانات منتقل کردیا گیا، قریبًا ایک سال تک یہی صورت قائم رہی، اس کے بعد اپریل سنہ ۱۹۱۴ء مین دارالعلوم و دارالاقامہ عمارت جدیدہ مین منتقل ہوگیا،

# دار العلوم ندوۃ العلماء کی گذشتہ تاریخ اور اسکی ترقی کے اسباب و وسائل

روداد سالانہ کے مطالعہ سے ناظرین پر واضح ہو گا کہ اگرچہ مجلس ندوۃ العلماء کے متعدد مقاصد ہین، لیکن عدم فراہمی سرمایہ کی وجہ سے ابتک اِن سب پر عمل نہو سکا، اس لئے آغاز کار سے ندوہ کی تمام کوششین اصلاح طریقہ تعلیم پر منحصر رہین، ابتداء مین کارکنان ندوہ کو کسی دار العلوم کے قائم کرنے کا خیال نہ تھا بلکہ صرف یہ مقصد تھا کہ ہندوستان مین جابجا جو عربی مدارس موجود ہین انکی اصلاح کیجائے اور مروجہ نصاب ضروری تغیر و تبدل کے بعد اِن مدارس مین رائج کیا جائے اور ندوہ وقتاً فوقتاً اپنے مفید مشورون سے بانیان مدراس کی اعانت کرتا رہے، لیکن اس مقصد مین کامیابی نہین ہوئی اور تجربہ سے معلوم ہوا کہ لوگ ابھی عملی طور پر کسی اصلاح کے قبول کرنے کے لئے تیار نہین ہین، اس لئے یہ قرار دیا گیا کہ خود مجلس ندوۃ العلماء اپنے اہتمام و انتظام سے ایک دار العلوم قائم کرے جس مین اپنا مجوزہ طریقہ تعلیم رائج کر کے لوگون کے سامنے اپنے مقصد کا عملی نمونہ پیش کرے چنانچہ حسب تجویز مجلس انتظامی ندوۃ العلماء منعقدہ ۱۲۔ محرم ۱۳۱۳ھ ایک مفصل اسکیم "مسودہ دار العلوم" کے نام سے عام طور پر بغرض حصول آراء شائع کیگئی، اور قریباً تمام علماء، اور دیگر تعلیم یافتہ اصحاب نے قیام دار العلوم کی تجویز سے اتفاق ظاہر کیا اسکے بعد شوال ۱۳۱۳ھ کے اجلاس ندوہ منعقدہ بریلی مین یہ تجویز بالاتفاق منظور ہو گئی، اور تمام رائین جو قیام دار العلوم کی تائید مین موصول ہوئی تھین ایک مستقل رسالہ مین تجویز دار العلوم کے نام سے شائع کر دی گئین، پھر مزید غور و مباحثہ کے بعد یہ طے ہوا کہ دار العلوم لکھنؤ مین قائم کیا جائے، اور اسکا ابتدائی درجہ کھولدیا جائے چنانچہ ابتدائی ضرورتون کے لیئے نو ہزار دو سو روپیہ کو ایک مکان خرید کر ۹ جمادی الاولی ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۶ ستمبر ۱۸۹۸ء

رکھی جا سکتی، اور اگر صرف موجودہ ضروریات کو پیش نظر رکھا جائے جب بھی سر دست پچیس کمرون کی ضرورت ہی اس لیئے اگر اس سال پچیس کمرے تیار نہو سکے تو سخت مشکلات کا سامنا ہوگا،

(۳) ندوہ کی جدید عمارت شہر کے باہر ہی یہان قرب وجوار مین کوئی مسجد نہین ہی ایک عظیم الشان مذہبی درسگاہ کے متعلق جہان طلبہ وعلماء کی ایک معقول جماعت ہر وقت رہتی ہو کسی مسجد کا نہونا کس قدر افسوسناک ہی، مسجد نہونے سے جو تکلیف ہی وہ شب و روز مین پانچ دفعہ محسوس ہوتی ہی، روداد کے مطالعہ سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ اس دفعہ اجلاس کے موقع پر مسجد کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا ہی، اور کچھ روپیہ بھی فراہم ہوگیا ہی، لیکن نہ اسقدر کہ اس سے مسجد کا کوئی معقول حصہ تعمیر ہو سکے، مجوزہ مسجد کا نقشہ مسجد نبوی کے مطابق تیار کیا گیا ہی اس طریقہ سے مسجد کا جو حصہ بھی تیار ہو جائیگا، وہ استعمال کیا جا سکے گا بالفعل ایک حصہ کی تعمیر کے لیئے پندرہ ہزار روپیہ کی ضرورت ہی، جس کے فراہم ہو جانے پر کام شروع کیا جا سکتا ہی تعمیر مسجد جس قدر خیر و برکت اور حصول ثواب کا باعث ہی۔ اس مین کس کو شبہ ہو سکتا ہی، اس لیئے ہمکو امید ہی کہ اس رقم کے فراہم کرنے کے لیئے کسی مزید تحریک کی حاجت نہو گی،

(۴) ندوۃ العلماء کے پاس ایک وسیع اور شاندار کتب خانہ ہی، جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے تمام صوبہ مین ممتاز ہی اس مین متعدد بیش بہا اور نادر الوجود کتابین موجود ہین جو کسی دوسری جگہ دستیاب نہین ہو سکتین، لیکن کس قدر تعجب کا مقام ہی کہ ندوہ کے پاس کتب خانہ کے لیے کوئی عمارت نہین، اور دار العلوم کی عمارت مین جو شہر کے باہر ہی گنجائش نہین اسلیئے کتب خانہ اب تک دار العلوم سے قریباً دو میل کے فاصلہ پر شہر کے اندر ایک کرایہ کے مکان مین ہی جس کا کرایہ ما اللعہ سالانہ ندوہ کو اپنے خزانہ سے ادا کرنا پڑتا ہی، جو ندوہ کی مالی حالت

دارالعلوم کے قیام و تدریجی ترقی کی یہ مختصر تاریخ تھی جو عرض کی گئی، اب موجودہ حالت یہ ہی کہ عمارت جدیدا بھی تک نا مکمل ہی، اور اگرچہ اسپر تخمیناً ۸۰ ہزار روپیہ صرف ہوچکا ہی لیکن باین ہمہ اسکی تکمیل کے لیئے ابھی ۳۰ ہزار روپیہ کی اور ضرورت ہی جس کے بغیر عمارت کی تکمیل ناممکن ہی ضرورت ہی کہ یہ روپیہ سال روان مین فراہم ہوجائے ورنہ مجبوراً تعمیر کا کام بند کردینا پڑے گا اور ہمارے ناظرین خود فیصلہ کرسکتے ہین کہ یہ کس قدر افسوسناک امر ہوگا کہ ایک زیر تعمیر عمارت کو نامکمل حالت مین موسمی حوادث سے نقصان اُٹھانے کے لیے چھوڑ دیا جائے، اس کے علاوہ خود ہماری قوم کے لیے بھی یہ کچھ کم شرم کا باعث نہین کہ ایک نہایت مفید مذہبی تحریک اسطرح محض روپیہ نہونے سے ناکامیاب ہو،

مناسب معلوم ہوتا ہی کہ ندوہ کی **تکمیل مقاصد** کے متعلق جو ضرورتین بالفعل درپیش ہین ان کو ہم اس موقع پر بوضاحت قوم کے سامنے پیش کردین ورنہ اندیشہ ہی کہ ہم اپنے فرض کے ادا کرنے سے قاصر رہین گے چنانچہ وہ ضرورتین حسب ذیل ہین،

(۱) زیر تعمیر عمارت کے لیئے مزید تیس ہزار روپیہ فراہم کرنا تاکہ عمارت سال روان مین مکمل ہوجائے اور تعلیم و تربیت کے متعلق جو ضروری انتظامات پیش نظر ہین ان پر عمل کرنے کا موقع حاصل ہو،

(۲) **دارالاقامہ** کے لیئے بالفعل کم از کم ۲۵ ہزار روپیہ درکار ہی، اسوقت ندوہ کا کوئی دارالاقامہ (بورڈنگ) نہین ہی بلکہ عارضی طور پر زیر تعمیر درس گاہ کا نصف حصہ طلبہ کے قیام و سکونت کے لیے مخصوص کردیا گیا ہی، ظاہر ہی کہ یہ عمارت کا بیموقع استعمال ہی جو صرف نہایت مجبوری کی حالت مین جائز رکھا جاسکتا ہی، اس طریقہ بود و باش کا یہ نتیجہ ہی کہ تعلیم و تربیت کا انتظام معقول پیمانہ پر نہین ہوسکتا، اس لیئے یہ حالت زیادہ مدت تک قائم نہین

فائدہ نہین حاصل کر سکتے،

دارالاقامہ کی فیس طلبہ سے تین روپیہ ماہوار وصول کی جاتی ہے اس رقم مین طلبہ کے قیام وطعام اور روشنی وغیرہ کے مصارف بھی داخل ہین، لہذا برادران اسلام سے درخواست ہے کہ وہ ماہوار وظائف جاری فرماکر اپنی قوم کے حاجت مند او رہونہار نوجوانون کو تعلیم حاصل کرنے کا موقع دین ایک وظیفہ کی مقدار چھ روپیہ ماہوار ہے لیکن اگر کوئی صاحب اس سے کم رقم مقرر فرمائین گے تو وہ بھی نہایت شکریہ سے قبول کیجائے گی،

(۶) دارالعلوم کی روزافزون تعلیمی وانتظامی ضروریات کے لیے ایک مستقل سرمایہ کی ضرورت ہے قیام دارالعلوم کے وقت کوئی سرمایہ نہین جمع کیا گیا بلکہ عام چندون کے اعتبار پر کام شروع کر دیا گیا اور اب تک یہی حالت قائم ہے مستقل سالانہ آمدنی دس ہزار سے زیادہ نہین جو دارالعلوم کے وسیع اخراجات کے مقابلہ مین قطعًا ناکافی ہے اعلیٰ درجہ کی تعلیم وتربیت کے لیئے جو دارالعلوم کا نصب العین ہے قابل اساتذہ اور بہترین ساز وسامان کی ضرورت ہے، جو بغیر معقول آمدنی کے ممکن نہین، عربی علم ادب اور انگریزی کا اسٹاف کافی ہے کیونکہ لوکل گورنمنٹ جو پانچسو روپیہ ماہوار عطا کرتی ہے وہ اسی صیغہ مین صرف کیا جاتا ہے، لیکن مذہبی تعلیم وتربیت کے مصارف تمامتر عام چندے پر منحصر ہین، جسکی مقدار اسقدر ناکافی ہے کہ ہمیشہ مشکلات کا سامنا رہتا ہے، اگر یہی حالت باقی رہی تو مذہبی ودنیوی صیغہ کا توازن قائم نہین رہ سکتا یہ صورت واقعہ نہایت قابل توجہ ہے لہذا قوم کا فرض ہے کہ وہ سنجیدگی سے اس مسئلہ پر غور کرے کہ دارالعلوم کا موجودہ حالت تک پہونچکر اسطرح ناکام رہنا کس قدر شرم اور افسوس کا مقام ہے،

ہمارے باخبر ناظرین کو معلوم ہوگا کہ جب ۱۳۱۲ھ مین دارالعلوم کا خاکہ تیار کیا گیا

کے اعتبار سے ایک گرانقدر رقم ہی اس کے علاوہ سب سے بڑی دشواری یہ ہی کہ بعد فاصد کی
سے ندوہ کے طلبہ و مدرسین کتب خانہ سے بآسانی فائدہ نہین اُٹھا سکتے، حالانکہ کتب خا
قرب وبعد کو تعلیم سے بہت بڑا تعلق ہی اس لیئے کتب خانہ کا دار العلوم کے قریب ہونا نہایت
ضروری ہی تاکہ طلبہ و مدرسین فرصت کے اوقات مین وہان جاکر تحقیق و مطالعہ مین
مصروف رہین،

جو وسیع قطعہ زمین ندوہ کو عمارت کے لیے ملا ہی اسمین **تعمیر کتب خانہ** کے لیئے کافی
گنجائش موجود ہی اور اس دفعہ اجلاس سالانہ مین بھی یہ طے پایا ہی کہ شمس العلماء علامہ **شبلی
نعمانی** مرحوم کی یادگار کے طور پر کتب خانہ کی عمارت تیار کیجائے لہذا ارباب کرم اور قدر دان
علم و فن سے اُمید ہی کہ وہ اپنے اسلاف کے دماغی نتائج کی حفاظت کے لیے بلند حوصلگی سے
کام لین گے، اور اسقدر روپیہ فراہم کردین گے کہ ندوہ کا کتب خانہ کرایہ کے مکانات سے
بے نیاز ہو جائے،

(۵) ابتک ہمنے ندوۃ العلماء کے متعلق جن ضروریات کا تذکرہ کیا ہی اس کا تمام تر
تعلق **سلسلہ تعمیرات** سے ہی لیکن ہمارے ناظرین کو معلوم ہونا چاہیئے کہ دار العلوم، دار الا
مسجد کتب خانہ، یہ سب چیزین صرف اسیوقت مفید و کارآمد ہو سکتی ہین جب قوم کے ہونہار
نوجوانون کو ندوہ کی تعلیم و تربیت سے فائدہ اُٹھانیکا موقع حاصل ہو، موجودہ حالت یہ ہی کہ دار العلوم
مین طلبہ کی تعداد کافی نہین ہی کیونکہ ندوہ زیادہ طلبہ کو وظیفہ اعانت نہین دے سکتا، ابتدا
سے ندوہ مین یہ دستور رہا ہی کہ ارباب خیر طلبہ کے لیے ماہوار وظائف عطا کرتے ہین یہ روپیہ
دار الاقامہ مین داخل ہوتا ہی اور اس سے غیر مستطیع طلبہ کے خورد و نوش کا انتظام کیا جا
ہی، لیکن آجکل وظائف کی تعداد گھٹ گئی ہی، اس لیئے غیر مستطیع طلبہ دار العلوم کی تعلیم

# تجویز اجلاس سالانہ ندوۃ العلماء

۱۰ جنوری ۱۹۱۵ء کو ندوہ کی مجلس انتظامیہ نے یہ طے کیا کہ اس سال ندوۃ العلماء کا سالانہ اجلاس خود ندوۃ العلماء کے مرکز لکھنؤ مین ۳-۴-۵ اپریل ۱۹۱۵ء کو منعقد کیا جائے، اسی مجلس مین یہ بھی طے ہوا کہ اجلاس سالانہ کے ضروری انتظامات کے لیئے ایک استقبالیہ کمیٹی قائم کیجائے اور تمام مقامی ارکان و دیگر معززین شہر سے درخواست کی جائے کہ وہ اس کمیٹی کی ممبری قبول فرمائین، استقبالیہ کمیٹی کو یہ اختیار دیا گیا کہ ہر انتظامی صیغہ کیلئے علیحدہ علیحدہ سب کمیٹیان قائم کرکے اِن کے لیے ایک ایک سکرٹری منتخب کرلے، اِن انتظامات کے لیئے جلسۂ انتظامیہ نے بالاتفاق مولوی سید ظہور احمد صاحب بی۔اے ایل ایل بی وکیل ہائی کورٹ کو مجلس استقبالی کا سکرٹری اور مولانا حکیم سید عبدالحی صاحب وحکیم محمد عبدالرشید صاحب کو جوائنٹ سکرٹری منتخب کیا، جس کو اِن حضرات نے بخوشی قبول فرما لیا، ناظم صاحب ندوۃ العلماء کو اختیار دیا گیا کہ وہ مصارف جلسہ کے لیے دو ہزار روپیہ تک استقبالیہ کمیٹی کو دے سکتے ہین۔

## مجلس استقبالی

۲۰ جنوری کو مولوی سید ظہور احمد صاحب کے مکان پر استقبالیہ کمیٹی کا پہلا جلسہ منعقد ہوا جس مین بالاتفاق یہ طے ہوا کہ معزز اصحاب کو خطوط لکھکر استقبالیہ کمیٹی مین شرکت کے لیے استدعا کی جائے چنانچہ معززین شہر کی ایک فہرست جلسہ مین پیش کیگئی جو بالاتفاق منظور ہوئی، اور تمام معزز اصحاب کو خطوط لکھے گئے، جن مین سے اکثر حضرات نے نہایت خوشی سے کارکنان ندوہ کی درخواست کو منظور فرماکر استقبالیہ کمیٹی کی ممبری قبول فرمائی ۲۰ جنوری

تو اس وسیع کاروبار کی اہمیت کے لحاظ سے قوم سے دس لاکھ روپیہ کا مطالبہ کیا گیا تھا جو بالکل بجا تھا مگر اس لحاظ سے کہ گذشتہ بیس سال کے اندر حالات مین غیر معمولی تغیر پیدا ہو گیا ہی نیز مسلمانون نے باعتبار احساس و بیداری نمایان ترقی کی ہی بیس لاکھ روپیہ کا مطالبہ زیادہ اہم نہین، لیکن با این ہمہ ارکان ندوہ بالفعل صرف موجودہ ضروریات کیلیے ایک چھوٹی سی رقم چاہتے ہین، کیا جس قوم نے دو تین سال کے اندر مسلم یونیورسٹی اور مجروحین جنگ طرابلس و بلقان کے لیے ایک کرور سے زیادہ روپیہ چندہ مین دیدیا اسکے نزدیک ایک مذہبی دار العلوم کی اہم ضروریات کے لیے ایک دو لاکھ روپیہ فراہم کردینا ناممکن ہی؟

ہمکو امید ہی کہ برادران اسلام ہمارے معروضات پر غور فرماکر وقت و موقع کی اہمیت کو محسوس کرین گے، نیز اسلامی اخبارات جو حسیات اسلامیہ کے بہترین مظاہر ہین روداد کے اس حصہ کو شائع فرماکر قوم کو ندوہ کی ضروریات پر توجہ دلائین گے تاکہ قوم کے جو توقعات ندوہ سے وابستہ ہین وہ قریب ترین زمانہ مین حاصل ہو سکین،

این چنین در سگہ شرع بہ این حال تباہ — خود بہ بنیید و مپرسید کہ چون می باید
فرصت از دست بشد ہر چہ کنی زود بکن — این نہ کارے کہ در و صبر و سکون می باید
این چنین کار بہ تمکین و سکون برناید — اندکے نیز درین شیوہ جنون می باید

کار ملت نہ بہ افسانہ و افسون باشد

سینۂ سوختہ و درد درون می باید

مدت مین فروخت کر لیئے ارکان ندوہ شکر گذار ہین کہ طلبہ جن جن مقامات پر گئے وہان کے باا ثر اصحاب نے اُن کے کام سے عملی ہمدردی کا اظہار کیا اور ہر طریقہ سے اُنکی اعانت کی،

# ارکان ندوۃ العلماء اور انجمن صلاح کا باہمی تصفیہ

چونکہ معاملات ندوۃ العلماء کے متعلق قریباً دو سال سے ملک مین اختلاف پھیلا ہوا تھا، اس لیئے بجا طور پر یہ اندیشہ پیدا ہو گیا تھا کہ اِس دفعہ ندوۃ العلماء کا سالانہ اجلاس مسلمانون کی بد قسمتی کا عبرت انگیز منظر اور اُن کے ادبار کی تماشا گاہ ہوگا جہان مسلمانون کے دو تعلیم یافتہ گروہ باہم دست و گریبان نظر آئینگے، اِس خیال نے دردمندان اسلام کو بیچین اور مضطرب کر رکھا تھا، لیکن خدا کا شکر ہی کہ عین مایوسی و اضطراب کے عالم مین اُمید کی روشنی چمکی، یعنی ابھی اجلاس مین کم و بیش پندرہ روز باقی تھے کہ **صلح کی سلسلہ جنبانی** شروع ہو گئی، اگرچہ مسلمانونکی بد قسمتی نے اسدرجہ مایوس کر دیا ہی کہ کسیطرح یہ توقع نہین تھی کہ اِس گفتگو کا خاتمہ بخیر ہوگا، لیکن باینہمہ انجام کا انتظار تھا، بحمد اللہ کہ یہ حالت منتظرہ زیادہ دیر تک قائم نہین رہی، اور آخرکار ۳۱- مارچ کی وہ تاریخی رات آگئی، جسکی صبح صادق سے دار العلوم مین **دورِ جدید کا آغاز** ہوا،

اِس اجمال کی تفصیل یہ ہی کہ فریقین کی طرف سے پانچ پانچ وکلاء تصفیہ باہمی کیلیئے منتخب کیئے گئے تھے، چنانچہ حسب قرار داد ۳۱- مارچ کی شب کو ارکان انتظامیہ کے وکلاء یعنی جناب مولانا حکیم سید عبد الحی صاحب و جناب منشی محمد احتشام علی صاحب و جناب آنریبل مسٹر محمد نسیم صاحب ایڈوکیٹ و جناب سید ظہور احمد صاحب بی اے ایل ایل بی اور جناب حکیم عبد الرشید صاحب دار العلوم کی جدید عمارت مین جمع ہوئے، اور انجمن صلاح کی طرف سے جناب حاذق الملک حافظ حکیم محمد اجمل خان و جناب صفی الدولہ حسام الملک نواب سید علی حسن خان

کے بعد استقبالیہ کمیٹی کے چار اجلاس ۸ و ۲۱ و ۲۵ و ۲۹ مارچ ۱۹۱۵ء کو زیر صدارت جناب مولوی **نظام الدین حسن** صاحب بی اے۔ بی ایل سابق ڈپٹی کمشنر پار و جناب **شیخ فرزند علی** صاحب وکیل لکھنؤ منعقد ہوئے جسمین اجلاس سالانہ کے انتظامات کے متعلق تمام ضروری تجاویز پر غور کیا گیا ہر شخص کے فرائض متعین کیئے گئے اور ہر صیغہ کے لیے جداگانہ ایک ذمہ دار شخص کا انتخاب کیا گیا' یہ امر باعث مسرت ہے کہ تمام اصحاب نے نہایت مستعدی و سرگرمی سے اپنے متعلقہ فرائض کو انجام دیکر ارکان ندوہ کو منت پذیری و شکر گذاری کا موقع دیا'

## اجلاس کا اعلان اور وفود کی روانگی

تجویز اجلاس سالانہ کے بعد دفتر ندوۃ العلماء سے قریبًا پندرہ سو دعوتی خطوط تمام اضلاع ہند کے مقتدر اور باثر اصحاب' اڈیٹران اخبارات' اور علماء کی خدمت مین روانہ کیئے گئے اور اُن سے اجلاس سالانہ مین شرکت کی درخواست کی گئی' روزانہ اخبارات مین جلسہ کا اعلان کیا گیا' اور ہزارون اشتہارات مختلف مقامات مین شائع کیئے گئے' لکھنؤ اور قریب قریب کے اضلاع مین جلی قلم اعلان چسپان کیے گئے' اور طلبائے دار العلوم کے چار وفد اضلاع اودھ روہیلکھنڈ مین ٹکٹ فروخت کرنے اور عام مسلمانون کو اجلاس مین مدعو کرنے کے لئے روانہ کیے گئے چونکہ اس دفعہ انجمن حمایت الاسلام کے سالانہ جلسے کی وجہ سے پنجاب کے اکثر مہمانون کے تشریف لانے کی اُمید نہ تھی' اور خود ندوۃ العلماء کے سالانہ اجلاس مین بھی چند روز باقی رہ گئے تھے' اس بنا پر طلبہ کو صرف قریب ترین مقامات مین دورہ کی اجازت دیگئی اور انکی کوششین صرف چند اضلاع تک محدود رہین' تاہم بلحاظ حالات موجودہ کوئی وفد ناکامیاب نہین رہا' کیونکہ طلباء نے قریبًا تین سو روپیہ کے ٹکٹ اس قلیل

خوش اسلوبی سے اِس خدمت کو انجام دیا، حالانکہ اجلاس کا مقام شہر سے فاصلہ پر واقع تھا، اِس لیئے قدرتاً انتظام مین دشواریان پیش آتی رہین، لیکن خوش قسمتی سے مہانون کو اِن دشواریون کا اثر محسوس نہین ہوا اور ہر کام اپنے وقت پر انجام پاتا رہا، اجلاس کی ترتیب و آرائش، فراہمی سامان، اور روشنی کا انتظام خواجہ سید رشید الدین صاحب نے قبول فرمایا تھا۔ یہ انتظام اسقدر مکمل تھا کہ کسی کو شکایت نہین پیدا ہوئی، مہانون کے آرام و آسائش کے متعلق ہر چیز پہلے سے فراہم کرلیگئی تھی، جو کافی مقدار مین موجود رہتی تھی، جلسہ گاہ کی ترتیب و زیبائش کے انتظام مین طلبائے دار العلوم بھی شریک غالب تھے، اور اُنھون نے نہایت محنت و دلسوزی سے اِس خدمت کو انجام دیا۔

**لکھنؤ** کے مشہور و خاندانی طبیب جناب حکیم محمد عبد الرشید صاحب و حکیم محمد عبد الحمید صاحب کے زیرِ نگرانی مہانون کے آرام و آسائش کے لیے اجلاس کے احاطہ مین دوا خانہ بھی قائم کیا گیا تھا، یہان ہر قسم کی مفرد و مرکب دوائین مہیا کیگئی تھین، یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہی کہ حکیم محمد عبد الرشید صاحب نے مہانون سے ادویہ کی قیمت قبول نہین کی، بلکہ خود اِن تمام مصارف کو برداشت کیا، اور اس کے علاوہ دیگر انتظامات مین بھی حصہ لیکر اپنے قیمتی وقت کا اکثر حصہ مہانونکی خدمت کیلئے وقف کر دیا۔

**دفتر واقفیت عامہ** کا انتظام حکیم محمد عبد الحسیب صاحب و خواجہ سیّد اصغر حسین صاحب کے متعلق تھا یہان سے مہانون کے متعلق ہر قسم کے ضروری معلومات حاصل کیئے جاسکتے تھے۔

**اجلاس** کے احاطہ مین ٹکٹ گھر بھی قائم کیا گیا تھا جسکی نگرانی اور حساب کتاب کی ذمہ داری جناب منشی شیخ فرزند علی صاحب وکیل لکھنؤ نے قبول فرمائی تھی،

وجناب مولانا ابو الکلام آزاد وجناب بابو نظام الدین صاحب رئیس امرتسر اور جناب ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب بیرسٹرایٹ لا تشریف لائے، ان تمام حضرات کے جمع ہونیکے بعد معاملات ندوہ پر گفتگو شروع ہوئی جو نہایت اطمینان وسکون خاطر سے دیر تک جاری رہی، آخر الامر دستور العمل ندوۃ العلماء مین ضروری تغیر وتبدل کیا گیا، دار العلوم ندوہ کے تعلیم یافتہ اصحاب مین سے پانچ ارکان کا انتخاب منظور کیا گیا، اور اسیطرح تمام مختلف فیہ مسائل کا اطمینان سے فیصلہ ہوگیا، درحقیقت یہ مسلمانونکی نہایت خوش قسمتی ہو کہ خدا نے فریقین کے دلون کو صلح کے لیے جھکا دیا اور ندوہ کی ضرب المثل دیرینہ کشمکش کا غالبًا ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہوگیا، جدید دستور العمل جو آخری مرتبہ ضروری ترمیمات کے بعد منظور کیا گیا ہو عنقریب شائع کیا جائیگا جس سے ناظرین کو موجودہ تغیرات کے متعلق صحیح معلومات حاصل ہوسکین گے،

## اجلاس سالانہ کا انتظام

صلح کا ایک نمایان اثر یہ ظاہر ہوا کہ یکم اپریل کی صبح سے ہر طبقہ کے مقتدر اصحاب اجلاس سالانہ کو کامیاب بنانے اور ہر قسم کے خدمات انجام دینے کے لیے ہمہ تن مستعد نظر آتے تھے، ضروری انتظامات کی تقسیم ہوچکی تھی، چنانچہ اسٹیشن پر مہمانون کے **استقبال کا انتظام** منشی محمود علی صاحب سوداگر امین آباد کے متعلق تھا جنکی اعانت کیلئے طلبائے دار العلوم کی ایک جماعت ہمیشہ اسٹیشن پر موجود رہتی تھی، جہانتک ہمکو معلوم ہو انتظام نہایت معقول تھا اور کسی مہمان کو شکایت کا موقع نہین ملا۔ کھانے کا انتظام حاجی قطب الدین صاحب مالک نامی پریس، محمد کامل صاحب تاجر چکن اور سید حسن شاہ صاحب کے ذمہ تھا، جنکی مدد کیلئے ہر وقت متعدد اشخاص موجود رہتے تھے، ان حضرات نے چار زور تک نہایت

اور جب ان کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام معاملات کا بوجوہ احسن فیصلہ ہو گیا، اور اب کسی قسم کا اختلاف باقی نہین رہا تو اُنکی مسرت کی کوئی حد نہین رہتی تھی، الغرض وہ فریقانہ جوش جس کو ہر شخص اپنے دلمین لیکر آیا تھا آغاز اجلاس تک رخصت ہو چکا تھا،

## عدم شرکت اجلاس سالانہ پر اظہار تاسف اور معذرت کے خطوط

جن معزز صحاب کی خدمت مین اجلاس ندوۃ العلماء کی شرکت کے لیئے دعوتی خطوط روانہ کیئے گئے تھے انمین سے بعض اصحاب کسی مجبوری یا مصروفیت کی وجہ سے شریک اجلاس نہو سکے اور خطوط کے ذریعہ سے اظہار افسوس کیا انمین سے چند خطوط کا ضروری اقتباس یہان درج کیا جاتا ہے،

(۱)

جناب مخدومی و مکرمی مولوی محمد خلیل الرحمان صاحب ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ،

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ،

گرامی نامہ مطبوعہ رقمزدہ ۱۰ ماہ حال کا بہت بہت شکریہ قبول فرمائیے، جس مین جناب نے مہربانی سے آئندہ اجلاس ندوہ مین خاکسار کو مدعو فرمایا ہی، اس اجلاس مین شریک ہونے سے مجکو بہت زیادہ خوشی ہوتی، لیکن اپنی متواتر علالتون کے باعث خصوصاً پچھلی سخت علالت کیوجہ سے جس کا سلسلہ ابھی تک بدستور چلا جاتا ہی، مین اس جلاس مین شرکت سے قطعًا قاصر و مجبور ہون، اور مجکو امید ہی کہ جناب والا بھی شرکت سے معذور تصور فرما کر معاف فرمائینگے تاہم میری دلی خواہش ہی اور خداوند تعالیٰ کی درگاہ مین دعا ہی کہ اس اجلاس مین تمام باہمی اختلاف رفع ہون، اور ندوہ کے مقاصد کی کامیابی کے لیئے کوئی بہترین صورت نکل آئے، اور

اجلاس کے باہر طلبائے دارالعلوم نے بھی انجمن المعین کی طرف سے حسب معمول دوکان قائم کی تھی، جہان مہمانون کیلئے موسمی فواکھات چائے، شربت، لیمونیڈ وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا، اِس دوکان کا تمام انتظام طلبا، کے ہاتھ مین تھا جو نہایت سلیقہ و صفائی سے باقاعدہ طور پر اپنے متعلقہ فرائض کو انجام دیتے تھے،

کارکنان ندوۃ العلما، ممنون ہین کہ تمام حضرات نے شب و روز مصروف رہکر نہایت دلسوزی و ہمدردی سے اپنے اپنے خدمات کو انجام دیا خصوصًا مولوی سید ظہور احمد صاحب بی اے سکرٹری استقبالیہ کمیٹی کی مخلصانہ ہمدردی خاص طور پر قابل شکریہ ہی کیونکہ جناب ممدوح نے باوجود کثرت اشغال ہر قسم کی ذمہ داری اور عام نگرانی کو قبول فرماکر کارکنان ندوہ کو بڑی حد تک اہم ذمہ داریون سے سبکدوش کر دیا، ہمکو مولوی سید ظہور احمد صاحب کے اِن مخلصانہ خدمات پر ذرا بھی تعجب نہین، کیونکہ آپ ہمیشہ سے ندوہ کے ایک سرگرم رکن ہین اور ہر موقع پر ندوۃ العلما، کے تمام معاملات مین آپ نے عمیق دلچسپی کا اظہار کیا ہی،

## مہمانون کی آمد اور اُن کا انتظام آسائش

یکم اپریل کی صبح سے مہمانونکی آمد شروع ہو گئی جس کا سلسلہ اجلاس کی آخری تاریخ یعنی پانچوین اپریل تک جاری رہا۔ مہمانونکے قیام و طعام کا انتظام دارالعلوم کی جدید عمارت اور اس کے وسیع احاطہ مین کیا گیا تھا، اور عمارت جدید کا نوتعمیر ہال جلسہ کے لیے تجویز کیا گیا تھا جس مین تخمینًا پانسو کرسیان موجود تھین گیلریونمین بھی نشست کا انتظام کیا گیا تھا جہان تک ہمکو معلوم ہی یہ انتظام راحت بخش و قابل اطمینان تھا۔ نووارد مہمان جب قیام گاہ پر پہونچتے تھے تو سب سے پہلے ندوہ کی باہمی کشمکش ان کو تحقیق حالات پر آمادہ کرتی تھی،

اور جب ان کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام معاملات کا بوجوہ احسن فیصلہ ہو گیا، اور اب کسی قسم کا اختلاف باقی نہین رہا تو اُنکی مسرت کی کوئی حد نہین رہتی تھی، الغرض وہ فریقانہ جوش جس کو ہر شخص اپنے دلمین لیکر آیا تھا آغاز اجلاس تک رخصت ہوچکا تھا،

# عدم شرکت اجلاس سالانہ پر اظہار تاسف اور معذرت کے خطوط

جن معزز صحاب کی خدمت مین اجلاس ندوۃ العلماء کی شرکت کے لیئے دعوتی خطوط روانہ کیئے گئے تھے انمین سے بعض صحاب کسی مجبوری یا مصروفیت کی وجہ سے شریک اجلاس نہو سکے اور خطوط کے ذریعہ سے اظہار افسوس کیا انمین سے چند خطوط کا ضروری اقتباس یہان درج کیا جاتا ہے،

(۱)

جناب مخدومی و مکرمی مولوی محمد خلیل الرحمان صاحب ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ،

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ،

گرامی نامہ مطبوعہ رقمزدہ ۱۰ ماہ حال کا بہت بہت شکریہ قبول فرمائیے، جس مین جناب نے مہربانی سے آئندہ اجلاس ندوہ مین خاکسار کو مدعو فرمایا ہی، اس اجلاس مین شریک ہونے سے مجکو بہت زیادہ خوشی ہوتی، لیکن اپنی متواتر علالتون کے باعث خصوصًا پچھلی سخت علالت کیوجہ سے جس کا سلسلہ ابھی تک بدستور چلا جاتا ہی، مین اس جلاس مین شرکت سے قطعًا قاصر و مجبور ہون، اور مجکو امید ہی کہ جناب والا بھی شرکت سے معذور تصوّر فرما کر معاف فرمائین گے تاہم میری دلی خواہش ہی اور خداوند تعالیٰ کی درگاہ مین دعا ہی کہ اس اجلاس مین تمام باہمی اختلاف رفع ہون، اور ندوہ کے مقاصد کی کامیابی کے لیئے کوئی بہترین صورت نکل آئے، اور

اجلاس کے باہر طلبائے دار العلوم نے بھی انجمن المعین کی طرف سے حسب معمول دوکان قائم کی تھی، جہان مہمانون کیلیے موسمی فواکہات چائے، شربت، لیمونیڈ وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا، اِس دوکان کا تمام انتظام طلبا، کے ہاتھ مین تھا جو نہایت سلیقہ وصفائی سے باقاعدہ طور پر اپنے متعلقہ فرائض کو انجام دیتے تھے،

کارکنان ندوۃ العلما، ممنون ہین کہ تمام حضرات نے شب و روز مصروف رہکر نہایت دلسوزی و ہمدردی سے اپنے اپنے خدمات کو انجام دیا خصوصاً مولوی سید ظہور احمد صاحب بی اے سکرٹری استقبالیہ کمیٹی کی مخلصانہ ہمدردی خاص طور پر قابل شکریہ ہی کیونکہ جناب ممدوح نے باوجود کثرت اشغال ہر قسم کی ذمہ داری اور عام نگرانی کو قبول فرماکر کارکنان ندوہ کو بڑی حد تک اہم ذمہ داریون سے سبکدوش کردیا، ہمکو مولوی سید ظہور احمد صاحب کے اِن مخلصانہ خدمات پر ذرا بھی تعجب نہین، کیونکہ آپ ہمیشہ سے ندوہ کے ایک سرگرم رکن ہین اور ہر موقع پر ندوۃ العلما، کے تمام معاملات مین آپ نے عمیق دلچسپی کا اظہار کیا ہی،

## مہمانون کی آمد اور اُن کا انتظام آسائش

یکم اپریل کی صبح سے مہمانونکی آمد شروع ہوگئی جس کا سلسلہ اجلاس کی آخری تاریخ یعنی پانچوین اپریل تک جاری رہا۔ مہمانونکے قیام وطعام کا انتظام دار العلوم کی جدید عمارت اور اس کے وسیع احاطہ مین کیا گیا تھا، اور عمارت جدید کا نو تعمیر ہال جلسہ کے لیے تجویز کیا گیا تھا جس مین تخمیناً پانسو کرسیان موجود تھین گیلریو مین بھی نشست کا انتظام کیا گیا تھا جہان تک ہمکو معلوم ہی یہ انتظام راحت بخش و قابل اطمینان تھا۔ نو وارد مہمان جب قیام گاہ پر پہونچتے تھے تو سب سے پہلے ندوہ کی باہمی کشمکش ان کو تحقیق حالات پر آمادہ کرتی تھی،

نہین ہوتا۔ اگر مجھ مین صلاحیت ہوتی تو بسر و چشم شرکت کو حاضر تھا۔ آپ حضرات سے بوجہ مجبوری و معذوری اپنی عدم شرکت کی معافی چاہتا ہون، والعذر عند کرام الناس مقبول،

(۵)

شمس العلماء مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب مصنف تفسیر حقانی ہیڈ مولوی مدرسۂ عالیہ کلکتہ تحریر فرماتے ہین:۔

مولانا المکرم۔ السّلام علیکم

حضرت کا مفاخرت نامہ پہونچا، ممنون فرمایا، مئی کی ۶ اکو تعطیل ہوگی اور آجکل سالانہ امتحان کی تیاری، کیونکر شریک ہو سکتا ہون،

(۶)

جناب مولوی محمد حبیب اللہ صاحب مدار المہام ریاست کدورا تحریر فرماتے ہین۔

نامہ عنایت بغرض شرکت اجلاس ندوۃ العلماء صادر ہو کر باعث مشکوری ہوا، افسوس ہر کہ بوجہ علالت حاضری سے معذور رہون اُمید ہر کہ آپ اِس مجبوری کو معاف فرمائین گے،

خاکسار حبیب اللہ۔

۲۹۔ مارچ ۱۹۱۵ء

(۷)

ندوہ کے قدیم ہمدرد مولانا عبد السبحان صاحب تاجر و رئیس مدراس تحریر فرماتے ہین،

میری صحت چند دن سے خراب ہر اِس لیئے مین شریک ہونے سے بالکل قاصر ہون، مگر اُمید رکھتا ہون کہ جلسہ بفضلہ اچھا ہوگا، اور کامیابی ہوگی، میرے مکرم دوست جناب سید عبد القادر صاحب عُرف جیلانی صاحب جلسہ مین شریک ہونے والے ہین اُن کا شریک ہونا گویا تمام

یہ اجلاس ہر طرح کامیاب ثابت ہو، آمین،

خاکسار مشتاق حسین (نواب وقار الملک) امروہہ ۱۲- مارچ ۱۹۱۵ء

(۲)

جناب مولانا حافظ محمد فضل حق صاحب پرنسپل مدرسہ عالیہ رامپور تحریر فرماتے ہین

"اسمین کوئی شبہہ نہین کہ یہ جلسہ بعض خصوصیات سے بہت اہمیت رکھتا ہی- لیکن مجبوری یہ ہی کہ اسوقت مرض طاعون کی یہان شدت ہی، علاوہ دیگر اعزہ واقارب کے میری دختر سخت علیل ہی ایسی حالت مین کسی طرح مکان مین سے علیحدہ ہونا مناسب نہین معلوم ہوتا ہی امید ہی کہ اس موقع پر میری غیر حاضری محض مجبوری پر مبنی سمجھی جائے گی- فقط والسلام-

(۳)

گرامی نامہ جناب نواب عبد الصمد خان صاحب بہادر رئیس چھتاری

عنایت وکرمفرمائے مخلصان مولانا محمد خلیل الرحمن صاحب دام عنایتکم

بعد اشتیاق ملاقات کے دعا نگار ہون عنایت نامہ نمبری ۱۷۹۰ باطلاع جلسہ چہاردہم ندوۃ العلماء (بمقام لکھنؤ) بہ تعین تاریخ ۳-۴-۵- اپریل آیا- نہایت مشکور کیا، مین اس جلسہ مین بخوشی تمام شریک ہوتا، اور دلچسپی لیتا، مگر ان تاریخون پر پہلے سے دوسرے کام مین حصہ لینے کا وعدہ کر لیا گیا ہی اس سبب سے مجبوری ہو گئی، اسکا مجکو بہت افسوس ہی، زیادہ شوق ملاقات فقط-

(۴)

جناب خان بہادر نواب سید نصیر الدین احمد صاحب رئیس بہار ضلع پٹنہ تحریر فرماتے ہین،

شرکت اس جلسہ کی باعث اعزاز سمجھتا ہون مگر مقتضائے عمر، ضعف ناتوانی- اور دائمی علالت کے نقل وحرکت مین سخت دشواری ہی اسی وجہ سے کسی جلسہ مین شرکت کا اتفاق

گرامی نامہ دعوتی جلسہ کا پہونچا، چونکہ پنجاب مین حمایت اسلام کا جلسہ اُنہی تاریخون مین ہی، اس سلیئے شرکت مشکل ہے،

امیدوار معافی

خاکسار

ابوالوفا ثناء اللہ

امرت سر

مندرجۂ بالا معزز صحاب کے علاوہ اور بھی خطوط موصول ہوئے ہین جس مین شرکت اجلاس سالانہ سے معذوری اور عدم شرکت پر اظہار تاسف کیا گیا ہی لیکن ہم قلت گنجائش کی وجہ سے ان خطوط کو نقل کرنیسے معذور ہین اور صرف اِن معزز حضرات کے اسمائے گرامی ذیل مین درج کرتے ہین۔

(۱) جناب خواجہ محمد حبیب اللہ صاحب نواب ڈہاکہ بالقابہ

(۲) جناب آنریبل خان بہادر محمد عبدالقدوس بادشاہ صاحب مدراس۔

(۳) جناب مولانا محمد حفیظ اللہ صاحب پروفیسر ڈھاکہ کالج۔

(۴) جناب قاضی محمد خلیل صاحب رئیس بریلی۔

(۵) جناب اڈیٹر صاحب اخبار نیر اعظم مرادآباد۔

(۶) جناب مولوی امانت اللہ صاحب علی گڈھ۔

(۷) جناب سید فضل الرحمن صاحب بی اے وکیل کانپور۔

(۸) جناب مولانا سیف الرحمان صاحب مدرس مدرسۂ فتحپوری دہلی۔

(۹) جناب رحمن حسین خان صاحب پنشنر تحصیلدار شاہجہانپور۔

(۱۰) جناب حکیم ابوتراب محمد عبدالحق صاحب امرت سر۔

مدراس کا شریک ہوتا ہی،

(۸)

جناب مولوی حاجی محمد دین صاحب چیف جج و ڈائرکٹر سر رشتۂ تعلیمات ریاست بھاولپور،
اپنے ایک گرامی نامہ مین تحریر فرماتے ہین۔

"ایک عریضہ جناب سید عبدالحی صاحب کی خدمت مین بھیجا ہی، جس مین اپنی عدم شمولیت کی وجہ ظاہر کر کے معافی طلب کی ہی کیا کیا جائے جلسۂ انجمن حمایت اسلام اور جلسہ ندوۃ العلماء کی ایک ہی تاریخون نے محروم رکھا ہی کہ مین جلسۂ ندوہ مین شامل نہ ہو سکا، جناب ڈاکٹر محمد الدین صاحب افسر تصریفات جلسۂ ندوہ مین شامل ہون گے، اور اُمید ہی کہ جناب مولانا مولوی حاجی رحیم بخش صاحب بہادر پریسیڈنٹ کونسل ریاست بھی شامل جلسہ ہون،

(۹)

گرامی نامہ جناب مرزا محمد ظفر اللہ خان صاحب سب جج درجۂ اوّل سیالکوٹ۔

حضرت مولانا والا نامہ بجواب عریضہ نیاز شرف صدور لایا مین حاضری لکھنؤ کیلئے بالکل تیار تھا، لیکن پہلے جیسا کہ عرض کیا تھا، بہت دن مین بیمار رہا جس سے طبیعت کمزور ہو گئی ہی، اب پھر مجھے دورہ درد سر کی سخت تکلیف ہوئی اس سے اور زیادہ نخافت ہو گئی ہی اور اس قدر طویل سفر سے خوف معلوم ہوتا ہی، اس لئے اسوقت کی حاضری سے معذور ہون۔ معاف فرمایا جاؤن،

(۱۰)

جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب تحریر فرماتے ہین،

جناب من، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کی مالی کمزوری نے اسکی جرأت نہ کرنے دی کہ سالانہ اجلاس کا بار بھی موجود سرمایہ کے سر ڈالا جائے انھین وجوہ سے ۱۳۱۱ و ۱۹۱۲ء کے اجلاس مجبوراً ملتوی رکھنا پڑے مگر اسکے ساتھ ہی یہ امر بھی ارکان کے پیش نظر تھا کہ قومی اطمینان اور توجہ نیز بعض کارروائیونکی منظوری حاصل کرنے کے لیے جلسہ عام کا جلد سے جلد منعقد ہونا بھی ضروری ہی چنانچہ اسوقت باوجود گذشتہ موانع سے قوی موانع موجود ہونیکے اپنی ذمہ داری کے خیال نے موجودہ اراکین کو مجبور کیا اور انھون نے اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر بھروسہ کرکے اس جلسہ عام کا اعلان کر دیا اور ۱۹۱۲ء مین جو وجہ غیر مکمل عمارت دارالعلوم لکھنؤ مین انعقاد جلسہ کی تھی وہی اسوقت بھی موجود ہی کہ اکابر قوم تشریف لائین اور تعمیر مین ۱۹۱۲ء کے بعد سے جو ترقی ہوئی ہی اُس کو ملاحظہ فرمائین اور جو کسر بوجہ کمی سرمایہ کے ابھی باقی ہی اُسکی طرف بھی خاص توجہ فرمائین، لہذا یہ اجلاس سالانہ بھی بمقام لکھنؤ عمارت دارالعلوم مین قرار دیا گیا۔

السعی منی والاتمام من اللہ

# کارروائی جلسہ ہاے انتظامیہ

**انعقاد جلسۂ انتظامیہ** اپریل ۱۹۱۲ء کے جلسۂ عام کے بعد سے اسوقت تک دس جلسہائے انتظامیہ منعقد ہوئے جسمین سے جلسہائے منعقدۂ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰ جولائی ۱۹۱۳ء مین معتمدین نے استعفے دیئے چونکہ ارکان انتظامیہ کو بیشتر اِس سے یہ نقص انتظامی محسوس ہو رہا تھا کہ تقسیم عمل کے طریقہ پر تین معتمدیان جو قائم کی ہین تینون کے مساوی الاختیار ہونیکی وجہ سے برابر تصادم رہتا ہی اور اِس سے انتظام مین بڑا خلل پڑتا ہی اور یہ انتظامی نقص خود معتمدین کو بھی محسوس ہو رہا تھا لہذا جلسۂ انتظامیہ نے وہی قدیم انتظام پھر قائم کر دیا کہ ایک شخص با اختیار ناظم رہے اور حسب

اِن حضرات کے علاوہ خان بہادر شمس العلماء مولوی ابوالخیر صاحب فصیحی غازیپوری اور قاضی محمد سُلیمان صاحب سشن جج پٹیالہ نے بذریعۂ تار شرکت سے معذوری ظاہر فرمائی،

# اجلاس سالانہ کا آغاز

## زیر صدارت جناب مولانا شاہ محمد سُلیمان صاحب چشتی قادری

۲۔ اپریل ۱۹۱۵ء روز شنبہ کو ۳ بجے دن کے زیر صدارت جناب شاہ محمد سُلیمان صاحب چشتی قادری ندوہ کا سالانہ اجلاس نہایت سکون و اطمینان سے شروع ہوا تلاوت قرآن مجید کے بعد جناب حکیم محمد عبدالرشید صاحب پریسیڈنٹ استقبالیہ کمیٹی نے ایک مفصل تقریر کرتے ہوئے جو ندوہ کے مقاصد و اغراض پر مشتمل تھی مہمانون کا خیر مقدم کیا، اس کے بعد مولانا محمد خلیل الرحمان صاحب ناظم ندوۃ العلماء نے حسب ذیل سالانہ رپورٹ پڑھکر سنائی۔

# رپورٹ جناب ناظم صاحب ندوۃ العلماء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلّی علی رسولہ الکریم

**اما بعد۔** مجھکو دلی افسوس کے ساتھ اس امر کا اعتراف ہی کہ تھوڑے عرصے سے ندوۃ العلماء کے سالانہ اجلاس بے ترتیب ہو گئے اور گذشتہ اجلاسون کے بعد سب سے آخری اجلاس جو اپریل ۱۹۱۲ء مین بمقام لکھنؤ منعقد ہوا اُس کے بعد دُنیائے اسلام مین کچھ ایسے پریشان کن واقعات پیش آتے رہے اور مسلمانون پر دیگر ضروریات قومی کی وجہ سے اس قدر چندونکی بھر مار رہی کہ وہ دوسری طرف سر نہ اُٹھا سکے اور ندوۃ العلماء کی مالی مشکلات اسقدر بڑھ گئی کہ مجبوراً ارکان کو ایک طرف تو پبلک چندون کی مایوسی نے دوسری طرف ندوۃ العلماء

ناظم کے اپنے نام کرا کر بذریعۂ کارندہ وغیرہ کے اس پر قبضہ کیا۔

خدا کا احسان ہی کہ باوجود شدید مخالفت و مزاحمت کے عدالت سے بھی کامیابی ہوئی اور قبضہ بھی ہو گیا مگر ان چند سالون مین مقدمات اور مخالفتون کی وجہ سے بجز سو دو سو روپیہ سالانہ کے اور زیادہ نفع نہین ہوا بلکہ بسا اوقات اسکی آمدنی سے زیادہ اپنے پاس سے ندوۃ العلماء کو خرچ کرنا پڑا۔

اسی خیال سے اطمینان قبضہ و دخل کے بعد حسب تجویز جلسۂ انتظامیہ منعقدہ ۱۲ جون ۱۹۱۴ء مین نے مولوی احمد زمان خان صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ شاہجہان پور کو جو ہمزہ پور کے نصف حصہ کے شریک ہین نکاسی خام سے علاوہ مالگذاری کے جو سماصہ ہی ایک اسّی بیس روپیہ بابت اخراجات تحصیل وصول و منافع ٹھیکہ دار کے منہا کر کے پانسو چھتیس روپیہ سالانہ پر اس جائداد کا ٹھیکہ سات سال کے واسطے دیدیا گیا۔ اور قبل ٹھیکہ دینے کے اس کشاکش کے زمانے مین جو بقایا اسامیون کے ذمہ مبلغ ایک ہزار تین سو آٹھ روپیہ باقی تھے وہ بھی بہ منہائی حق چہارم تحصیل وصول مبلغ تین سو ستائیس روپیہ کے مبلغ نو سو اکاسی روپیہ پر ٹھیکہ دار کے ذمہ کر دیئے گئے اور وہ اسکو ایک سو چونسٹھ روپیہ سالانہ قسط کے حساب سے ادا کرینگے اسطرح پر سر دست تا ادائے بقایا بلا کسی تردد اور مصارف مقدمات کے سات سو روپیہ سالانہ آمدنی ملتی رہیگی اور اس کے بعد مبلغ پانسو چھتیس روپیہ سالانہ منافع کی مستقل آمدنی ہو گی۔

**فروخت جائداد** تکمیل عمارت دار العلوم کے لیے تعمیر کے چندے کی کمی ہو گئی تھی نیز مکانات وصیتی ضلو بیگم صاحبہ واقع لال باغ لکھنؤ کی مرمت وغیرہ مین زیادہ صرف ہوتا تھا لہذا جلسۂ انتظامیہ ۔ مارچ ۱۹۱۳ء نے یہ طے کیا تھا کہ عمارت قدیم دار العلوم واقع گولہ گنج لکھنؤ پندرہ ہزار روپیہ

ضرورت بماتحتی ناظم نائب ناظم مقرر کیئے جائین چنانچہ اس کے بعد انتخاب نظامت کی جو کارروائی عرصے سے چلی آرہی تھی اور اسمین بشمول دیگر حضرات میری بھی نامزدگی ہوئی تھی دیگر حضرات کے انکار و عدم جواب کی وجہ سے جلسۂ انتظامیہ نے مجھے بشرط منظوری جلسۂ عام ناظم منتخب کیا، جس کے بعد سے اسوقت تک چھ جلسہائے انتظامیہ منعقد ہوئے جسمین علاوہ معمولی کارروائیون کے حسب ذیل اہم کارروائیان ہوئین جن کو پیش کرنا مناسب سمجھتا ہون۔

تعمیرات | تعمیرات کے حساب و کتاب کی جانچ کے لیئے اولاً جناب خان بہادر میر جعفر حسین صاحب انجنیر آڈیٹر مقرر ہوئے مگر جب جناب موصوف نے لکھنؤ تشریف لانے سے انکار کیا تو جلسۂ انتظامیہ نے بمعاوضہ آڈیٹر مقرر کرنے کی تجویز کی اور میر عاشق حسین صاحب سابق انجنیر ریاست بھاولپور نے اُسقدر معاوضہ پر جو ان کے مصارف آمد و رفت کے واسطے کافی ہو آڈیٹر ہونا منظور کیا چنانچہ دو تین بار اُنھون نے تشریف لا کے جانچ کی جسکی تفصیلی کیفیت آپ حضرات کو انکی آڈٹ رپورٹ سے معلوم ہوگی۔

انتخابات و اجلاس | ارکین کونسل نظامت و مجلس مال و مجلس دار العلوم کا انتخاب ۲۱-جون ۱۴ء کو عمل مین آیا۔ کونسل نظامت نے تاریخ انتخاب سے اسوقت تک دو اجلاس کیئے اور مجلس دار العلوم نے تین اجلاس کیئے۔

انتظام جائداد موقوفہ شاہجہانپور | جائداد موقوفہ شاہجہانپور پر مولوی عبد الواجد خان صاحب مرحوم جنھون نے دار العلوم ندوۃ العلماء کے لیے یہ جائداد وقف کی تھی بحیثیت متولی قابض تھے اور وہ اسکی آمدنی کو بطور خود مدرسہ جامع مسجد شاہجہانپور مین جس کو دار العلوم ندوۃ العلماء کی شاخ قرار دیا تھا صرف کرتے تھے۔

مولوی صاحب کے انتقال کے بعد عدالت سے اسکا داخل خارج مین نے بحیثیت

رہیگی اور نہ بغیر اس کے آپ حضرات اُن کامون کے متعلق جو موجودہ کارکن جماعت نے تھوڑے یا بہت کیئے ہین اچھی یا بُری رائے قائم فرما سکتے ہین۔

**حضرات!** جلسہائے انتظامیہ (۱۸-۱۹-۲۰) جولائی ۱۳ء کو جدید انتظام قائم ہوا اور ۲۵ جولائی ۱۳ء سے ندوۃ العلماء اور دار العلوم کی مخالفت ونقائص کا اعلان اخبارات وغیرہ مین شروع ہوگیا جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ ایک طرف تو ناواقف حضرات مشکوک ہونے لگے دوسری طرف موجودہ اراکین کو جنکی تمامتر کوششین اور قوتین اندرونی اصلاحات پر صرف ہونی چاہیئے تھین وہ خارجی اثرات کے بچاؤ مین ہی صرف ہوئین اور یہ لوگ خدا پر بھروسہ کرکے اِن آفتون کا حزم واستقلال کے ساتھ برابر مقابلہ کرتے رہے کہ اسٹرایک کا ناگوار واقعہ پیش آیا آپ حضرات خود اندازہ فرمائین کہ ایسی حالت مین جبکہ دار العلوم کا قدیم مکان فروخت ہوچکا تھا اور دار العلوم کرایہ کے مکان مین تھا طلبہ کے قیام وغیرہ کا انتظام بھی کرایہ کے متفرق مکانون مین تھا دفتر وکتب خانہ بھی علیحدہ علیحدہ کرایہ کے مکانات مین تھے اِن مشکلات اور پریشانیون کو ملحوظ رکھتے ہوئے غیر معمولی مصارف کی افزونی جدید عمارت دار العلوم کی عدم تیاری بدنظمیون کا شور وغل، مسلمانون کے دلون کو غیر مطمئن کیئے ہوئے تھا ایسے وقت مین اسٹرایک کا کیسا خراب اثر پڑ سکتا تھا اِن وجوہ سے لازمی طور پر یہ نتائج پیدا ہوئے کہ قومی چندے جسکی رفتار عرصے سے سُست تھی تقریبًا بالکل بند ہوگئے ریاست عالیہ بھوپال اور رامپور نے اپنی امدادین ملتوی فرمائین برٹش گورنمنٹ کی طرف سے بھی غیر معمولی طور پر ندوۃ العلماء اور اُس کے انتظامات کے متعلق دیکھ بھال شروع ہوگئی چنانچہ پہلی مرتبہ انسپکٹر صاحب تعلیمات صوبہ متحدہ نے دار العلوم اور دفتر ندوۃ العلماء کا جبکہ وہ کرایہ کے مکانون مین تھے معائنہ فرمایا اور یہ ریمارک کیا کہ اگر دار العلوم ایسے مکان اور ایسی

اور مکانات وصیتی فضلو بیگم صاحبہ سات ہزار روپیہ پر فروخت کرکے یہ روپیہ جدید عمارت مین صرف کیۓ جائین اِس بنا پر عمارت قدیم دار العلوم پندرہ ہزار روپیہ مین ۱۷- مارچ ۱۳ء کو فروخت ہوئی اور مکانات وصیتی فضلو بیگم صاحبہ بجاۓ سات ہزار روپیہ کے ۱۴ء مین بارہ ہزار روپیہ کو فروخت کیۓ گئے۔

**ترتیب دستور العمل جدید ندوۃ العلماء**

مسودہ دستور العمل جدید مرتبہ سب کمیٹی حسب تجویز جلسہ انتظامیہ بتاریخ ۲۷- مئی ۱۴ء بغرض حصول عام رائے اخبارات مین شائع کیا گیا اور اراکین انتظامیہ ندوۃ العلما کی خدمت مین بھی بھیجا گیا اور اگست ۱۴ء تک رایون کے بھیجنے کا انتہائی وقت مقرر کیا گیا مگر سواۓ اراکین انتظامیہ کے اور کیسی کی کوئی راۓ یا ترمیم نہین آئی اور بعد گذرنے اِس میعاد کے سکرٹری صاحب انجمن اصلاح نے ایک ماہ کی مجھ سے اور توسیع چاہی جس کو مین نے نہایت خوشی سے منظور کرکے سکرٹری صاحب اصلاح کو اسکی اطلاع دی اور اخبارون مین بھی اعلان کر دیا مگر یہ میعاد بھی گذر گئی اور کوئی مشورہ کسی طرف سے موصول نہین ہوا اور بعد گذرنے اِس دوسری میعاد کے ۲۴- دسمبر ۱۴ء کو ایک جدید مسودہ دستور العمل کا کمیٹی اصلاح کی طرف سے موصول ہوا جس کے بعد مین نے دونون دستور العمل کے مسودے سلکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیۓ اور اُس نے بعد غور و فکر کے مناسب ترمیمین کر دین الحمد للہ کہ بتاریخ ۱۳- مارچ ۱۵ء حسب قرارداد باہمی ۷- ممبر کمیٹی اصلاح اور ۷- اراکین انتظامی نے باہم ایک اجلاس کرکے اُمور متنازعہ کا مشورہ کرکے صلح کر لی اور جلسہ انتظامی اپریل ۱۵ء کے مرتبہ دستور العمل کو منظور کرکے مشتہر کرنے کا حکم دیدیا۔

**مشکلات کار**

اگر آپ حضرات کے سامنے اُن مشکلات کا اجمالی طور سے تذکرہ نہ کیا جاۓ جنمین جدید انتظام کے بعد سے ارکان انتظامیہ مبتلا رہے ہین تو رپورٹ ہذا بالکل نا مکمل

فرمائین تاکہ یہ دشواریان رفع ہوجائین- اور ہر شخص دار العلوم سے آسانی کے ساتھ فائدہ اُٹھا سکے۔

کتب خانہ- ندوۃ العلماء کا کتب خانہ بھی ذکر کے قابل ہی جسمین دن بدن اضافہ ہوتا جاتا ہی اور یہ ندوۃ العلماء کا بہترین سرمایہ ہی مکان کے نہونیکی وجہ سے یہ کرایہ کے مکان مین ابھی تک شہر مین ہی گو اسوقت عارضی طور پر اس کے لیے یہان جگہ نکالی جائے گی لیکن وہ کتب خانہ کے لیئے موزون اور مناسب نہوگی اِس لئے ضرورت اِس امر کی ہی کہ اس کے لئے مستقل مکان بنوایا جائے اور ایسی صورت مین اسکی عمدہ ترتیب اور پوری حفاظت ہوسکتی ہی- سنہ ۱۲و۱۹۱۱ء کو کتب خانہ مین کل ۱۲۱۰۵ جلدین مختلف علوم و فنون کی کتابون کی تھین سنہ ۱۳ سے ۱۵ تک چالیس مختلف ضروری کتابون کا اضافہ ہوا۔

معائنہ دار العلوم ندوۃ العلماء منجانب کانفرنس- مین نہایت امتنان اور شکر گذاری کے ساتھ مولوی ادریس احمد صاحب بی-اے جنرل سپرنٹنڈنٹ مسلم یونیورسٹی و قائم مقام اسسٹنٹ سکریٹری مدرسۃ العلوم علیگڈھ- جناب سید عبد الباقی صاحب ایم-اے ممبر سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس و جناب مولوی نظام الدین حسن صاحب بی-اے بی ایل سابق ڈپٹی کمشنر بوٹ محل (برار) کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہون کہ اِن حضرات نے حسب ایمائے حضور سرکار عالیہ فرمانروائے ریاست بھوپال خلد اللہ ملکھا علی گڈھ کانفرنس کی طرف سے دار العلوم مین تشریف لاکر نہایت صداقت سے تمام واقعات کی تحقیقات اور دار العلوم و حسابات کا معائنہ فرمایا اور ایک مفصل رپورٹ حسابات و تعلیم انگریزی اور عام حالت دار العلوم کے بابت لکھی۔

اور یہ رپورٹ جناب صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب اسسٹنٹ سکرٹری کانفرنس

حالت مین رہا جو اسوقت ہی تو غیر محدود مدت تک گورنمنٹ کی امداد قائم نہین رہ سکتی، جلد سے جلد مکان تبدیل کرنا چاہیئے،

مگر ہملوگ گورنمنٹ عالیہ کے بیحد شکر گذار ہین کہ وہ برابر ندوۃ العلماء کے صحیح حالات و ضروریات دریافت فرماتی رہی اور اپنی بیش بہا امداد کو موقوف نہین فرمایا۔ اسٹرایک سے طلبہ کی تعداد جو ایک سو سے زیادہ تھی صرف تیس ۳۰ رہگئی،

ان تمام واقعات کے اصل اسباب اور وجوہ سے اس موقع پر بحث نہین کرون گا۔ اور نہ ان کے اظہار سے اسوقت کیسی شکایت مقصود ہی بلکہ صرف یہ دکھانا مقصود ہی کہ موجودہ ارکان نے جس وقت سے اپنے ہاتھ مین کام لیا اُن کو کن کن مشکلات کا سامنا رہا اور کیا کیا مصیبتین اُن کو برداشت کرنا پڑین،

مگر خداوند تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہی کہ اُس کے فضل و کرم سے ہملوگ اِن تمام مشکلات پر رفتہ رفتہ غالب آگئے اور اسٹرایک رفع ہو جانے کے بعد سے طلبہ کی تعداد مین اضافہ ہوتا گیا اور بجائے تیس ۳۰ طالب علم کے ۹۰ طالب علم اسوقت دار العلوم مین زیر تعلیم ہین اور برابر درخواستین داخلہ کی آرہی ہین مگر جگہ کی تنگی اور وظائف کی قلت کے سبب سے درخواستین نامنظور کرنا پڑتی ہین جب دار العلوم شہر مین تھا تو طلبہ کے قیام کے واسطے کرایہ کے مکانات بھی ملجاتے تھے اگرچہ اسمین بھی بیحد دقت ہوتی تھی مگر یہان سوائے عمارت دار العلوم کے اور کوئی دوسرا مکان نہین یہان تک کہ اس کے قرب و جوار مین اساتذہ کے قیام کے واسطے بھی مکانات نہین ملتے اور اس وجہ سے وہ شہر مین رہتے ہین اور روزانہ اسقدر طویل مسافت کی زحمت کو وہ برداشت کرتے ہین لہذا مین آپ حضرات سے پرزور الفاظ مین درخواست کرتا ہون کہ دار العلوم کی تکمیل اور دار الاقامہ کی تعمیر کی طرف جلد سے جلد اپنی توجہ مبذول

آئندہ بہت کچھ اسکی اُمید ہی باوجودیکہ حال کی نزاع نے بہت کچھ نقصان پہونچایا۔
سردست مدرسہ کی خاص ملکیت مین اسکی شاندار عمارت ہی جسکی تقریباً تکمیل ہو چکی ہی اور
اُس کے اہم ضروریات حسب ذیل ہین۔

(۱) سرمایہ برائے تکمیل عمارت و بورڈنگ۔

(۲) سرمایہ مستقل۔

**دار العلوم و ندوۃ العلماء کی مالی حالت**

مالی حالت کا صحیح اندازہ فرمانے کے واسطے یہ مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اسکی گذشتہ اور موجودہ حالت دونون کو آپ کے سامنے بیان کرون قبل انتظام جدید اوسط ماہوار دار العلوم و ندوۃ العلماء کی آمدنی الساطہ تھی اور خرچ اوسط ماہوار الساعہ تھا اور بعد انتظام جدید کے اگست سنہ ۱۳ء سے دسمبر سنہ ۱۴ء تک اوسط ماہوار آمدنی ساعہ اور خرچ اوسط ماہوار لمامہ رہا اور خدا کے فضل سے سہ ماہی سنہ ۱۵ء مین اوسط ماہوار آمدنی الماعہ اور خرچ الصہ ہے خدا کا احسان ہے کہ جو مشکلات میرے زمانے مین پیش آئین میرے ہی وقت مین اُن کا خاتمہ بھی ہو گیا اور آج مین اُسکو ایسی حالت مین آپ کے سامنے پیش کر رہا ہون کہ پہلے زمانے کے قریب قریب ہے۔

**انتقال اراکین وغیرہ**

اس دو سال کے درمیان مین مین جو عظیم نقصان ندوۃ العلماء کو ہمارے قدیم ارکان و احباب شمس العلماء علامہ شبلی نعمانی) مولوی عبد الحی صاحب وکیل چندوسی، حکیم حافظ محمد عبد الولی صاحب لکھنوی اور دار العلوم کے شفیق اور لائق اُستاد مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کے انتقال سے پہونچا ہی اُسکا نہایت رنج و افسوس کے ساتھ اظہار کرنا اپنا فرض سمجھتا ہون اور مستدعی ہون کہ آپ سب حضرات مرحومین کے واسطے دعائے مغفرت فرمائین۔ اناللہ و انا الیہ راجعون ط

کی خدمت مین پیش کی صاحبزادہ صاحب ممدوح نے اِس رپورٹ پر ایک مفصل ریمارک
فرماکر حضور سرکار عالیہ دامت سلطنتہا کے سرکار مین پیش کی۔
جناب صاحبزادہ صاحب ممدوح کا مین بیحد شکرگذار ہون اور دارالعلوم ہمیشہ
اُن کا ممنون احسان رہے گا کہ جنکی مزید تصریح اور اطمینانی حالت ظاہر کرنے سے حضور سرکار عالیہ
دامت سلطنتہا نے اپنے شاہی عطیہ کے اجرا کا فرمان صادر فرمایا جو ندوۃ العلماء کو مستقل طور سے
ڈھائی سو روپیہ ماہوار مرحمت فرمائی تھین معائنہ کی مفصل مطبوعہ رپورٹ آپکی خدمت مین
پیش کیجاتی ہے۔

| |
|---|
| معائنۂ دارالعلوم منجانب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لکھنؤ بالقابہ |

جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لکھنؤ مسٹر جاہلنگ بالقابہ نے بھی
دارالعلوم کا معائنہ فرمایا جن الفاظ مین جناب ممدوح نے دارالعلوم
کی عام حالت تحریر فرمائی ہے وہ اجمالاً اُنھین الفاظ مین مندرجۂ ذیل ہے اسکو صاحب انسپکٹر
لکھنؤ کی رپورٹ سے ملاکر آپ حضرات اندازہ فرما سکتے ہین کہ اُسوقت دارالعلوم کی کیا
حالت تھی اور اَب کیا ہے۔

## خلاصہ رپورٹ معائنہ دارالعلوم صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر بالقابہ

مجھے اطمینان ہے کہ اب انتظام دارالعلوم قابل اطمینان اشخاص کے ہاتھون مین ہے،
اَب اس امر کا خوف نہین کہ آئندہ کسی قسم کے نزاعی اثرات پیدا ہون میرے علم ویقین
مین مدرسہ کی موجودہ کمیٹی دل وجان سے اپنے مجوزہ اغراض کی تکمیل مین کوشان ہے یہ
اغراض بہت زیادہ قابل تعریف ہین قدیم تعلیم کے ساتھ ساتھ نئی تعلیم کی تحصیل ایک
ایسا خیال ہے جس سے ہمکو پوری ہمدردی کرنا چاہیے اسمین بہت کامیابی ہو چکی ہے اور

اس رزولیوشن کو پیش کرتے وقت مولانا ممدوح نے ایک تاسف انگیز و معنی خیز تقریر فرمائی جسمین علامۂ شبلی مرحوم و مغفور کے ذوق علمی خدمات ملی اور ایثار نفس کی متعدد مثالین پیش کین بعدازان جناب مولوی اعجاز علی صاحب رئیس کاکوری نے اسکی تائید فرمائی، اور رزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا،

آج کے اجلاس مین ناظم صاحب ندوۃ العلماء نے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے جس معائنہ کا ذکر کیا ہے اسکی مفصل رپورٹ حسب ذیل ہے،

# رپوٹ معائنہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

واقع ۱۳-۱۴-اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ء

حسب ایما

## ہرہائنس حضور سرکار عالیہ فرمانروائے ریاست بھوپال خلد اللہ ملکہا

بذریعہ

## کمیشن آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس علیگڈھ

# نقل معائنہ حسابات ندوۃ العلماء لکھنؤ

بعالیخدمت جناب آنریری جائنٹ سکرٹری صاحب آل انڈیا محمڈن اینگلو اورینٹل کانفرنس علیگڈھ

جناب والا۔

حسب ہدایت مین نے ندوۃ العلماء لکھنؤ کے حسابات بمعیت جناب مولوی نظام الدین حسن صاحب

مذکورۂ بالا رپورٹ کے ختم ہونے پر محترم صدر کی طرف سے پہلا رزولیوشن حسب ذیل الفاظ میں پیش کیا گیا جو بالاتفاق پاس ہوا۔

"اس جلسہ ندوۃ العلماء کی رائے میں ہم مسلمان باشندگان ہند کو جو گورنمنٹ برطانیہ کے زیر سایہ آزادی و امن و امان سے زندگی بسر کر رہے ہیں، لازم ہے کہ برطانیہ کے ساتھ موجودہ جنگ کے متعلق اپنے وفادارانہ طریق عمل کو قائم رکھیں اور جس اطمینان و سکون کے ساتھ اب تک زندگی بسر کرتے رہے ہیں، اسکو اپنا نصب العین بنائے رکھیں۔"

اس کے بعد جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری سابق معتمد مال ندوۃ العلماء نے دوسرا رزولیوشن علیا حضرت بیگم صاحبہ بھوپال خلد اللہ ملکہا کے شکریہ کے متعلق پیش کیا، جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں،

"ندوۃ العلماء کا یہ جلسہ علیا حضرت سرکار عالیہ بھوپال ظلہم اللہ ملکہا کی فیاضانہ امداد کی بحالی پر دلی شکر کا اظہار کرتا ہے"

مولانا ناظر حسن صاحب مدرس مدرسۂ عالیہ کلکتہ نے اسکی تائید فرمائی اور رزولیوشن بالاتفاق منظور ہوا۔

بعد ازاں مولانا مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری اسٹیج پر تشریف لائے اور مندرجۂ ذیل رزولیوشن نہایت موثر طریقہ سے پیش کیا،

"یہ جلسہ جناب شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی مرحوم کی وفات پر دلی حزن و ملال ظاہر کر کے اسکا اعتراف کرتا ہے کہ ممدوح نے عرصہ دراز تک بڑے ایثار کے ساتھ اغراض ندوۃ العلماء کی کامیابی کے واسطے بیش بہا خدمات انجام دیے ہیں اُن کے لیے دعاے مغفرت اور اُن کے پسماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہے"

کہ ایسا حساب پریس مین گیا ہوا ہے۔ اور عنقریب معتمد صاحب تعمیرات کی طرف سے شائع ہوگا'
تعمیرات کے حسابات کے بارے مین چند ہدایتین دینا ضروری سمجھتا ہون اور اِس بارے
مین جناب مولوی نظام الدین حسن صاحب سے استصواب کرلیا گیا ہے'

(۱) روزنامچہ تعمیرات یعنی بلڈنگ کیش بک مین بعض رقوم بالا بالا جمع ہوکر خرچ ہوئی
ہین اور وہ ناظم صاحب کے سیاہہ نقد مین نہین پائی جاتی ہین ہماری مشترکہ رائے ہے'
کہ تمام ایسے رقوم جو بالا بالا بمد تعمیرات صیغۂ تعمیرات کو وصول ہوکر خرچ ہوگئی ہین۔ یکجائی یا
تفصیلاً آپ جناب ناظم صاحب کے سیاہہ مین درج کرکے معتمد تعمیرات کے نام خرچ مین ڈالدیجائین
اور اُن کی کتاب کے صفحے کا حوالہ دیدیا جائے۔ اور آئندہ سے کوئی رقم خواہ کیسی ہی خفیف
کیون نہ ہو بالا بالا سیاہہ تعمیرات مین درج نہ ہو بلکہ اول ناظم صاحب کے سیاہہ نقد مین جمع ہو'
اس کارروائی کے نہ ہونے سے یہ نتیجہ پیدا ہوسکتا ہے۔ کہ ناظم صاحب کے یہان سے جو نقشہ جات
آمد و خرچ مرتب ہون گے بسبب ایسی فروگذاشت کے پورے طور پر صحیح نہین ہوسکتے۔

(۲) حساب تعمیرات مین بڑی رقوم۔ دستگردان کی ہین یعنی ضرورتاً معتمد صاحب
تعمیرات نے اپنے پاس سے رقوم بطور قرض کے دے دی ہین۔ اور پھر جب کبھی چندہ
موعود ادا ہوا اُس سے یا کسی اور صورت سے آور ہوئی ہے تو دستگردان کی رقوم خرچ مین ڈالکر
روپیہ واپس لے لیا گیا ہے۔ ان اُمور کی باضابطہ اطلاع مجلس انتظامی کو وقتاً فوقتاً ہونا چاہیئے
اور اگر ضرورت پیش آئے تو ایک خاص مقدار تک قرض لینے کی منظوری مجلس انتظامی
سے حاصل کرلی جائے۔

(۳) سالانہ موازنہ فرد باقیات یعنی بیلنس شیٹ و بجٹ تعمیرات کا لغایت ۳۱ مارچ
طیار کیا جائے اور مجلس انتظامی کی منظوری کے واسطے پیش ہو ممبر صاحب انچارج تعمیرات سے

بی اے۔ بی ایل سابق ڈپٹی کمشنر پوٹ محل برار۔ و مولوی ادریس احمد صاحب بی اے۔ جنرل سپرنٹنڈنٹ یونی ورسٹی ایسوسی ایشن و قائمقام اسسٹنٹ سکرٹری مدرستہ العلوم علی گڈھ معائنہ کیئے اولاً جو نقد روپیہ جناب ناظم صاحب کی تحویل مین تھا اسکی پڑتال کی اور صحیح پایا۔ پھر جو روپیہ الہ آباد بنک لمیٹڈ شاخ لکھنؤ مین تھا اُسکا اندراج پاس بک مین دیکھا اس کے بعد روزنامچہ یعنی سیاہہ نقدی جو ناظم صاحب کی تحویل مین ہی اُسکی رقومات آمد و خرچ کا معائنہ من ابتداء یکم اپریل ۱۹۱۲ء لغایت ۳۱۔ اگست ۱۹۱۳ء رسیدات و پرچہ ہائے ارسال سے کیا اور اُنکو درست و ٹھیک پایا کہین کہین خفیف رقوم کے حکم دہانید پر معتمد صاحب صیغۂ مال کے دستخط ہونا باقی رہ گئے تھے محرر کو ہدایت کردی ہے کہ ان پر دستخط کرائے اور آئندہ سے کوئی خفیف سے خفیف رقم بھی بغیر دستخطی حکم کے ادا نہ ہونے پائے۔ دوچرس کی ترتیب تاریخ وار ہے یعنی ہر تاریخ کی آمد اور اس تاریخ کا خرچ معہ تمام کاغذات متعلقہ کے ایک ایک فائل مین علیحدہ مرتب ہے میری رائے ہی کہ تمام کاغذات ایک بڑی فائل مین جو بصورت کتاب ہو چسپان کردیے جائین۔ حاجت مند طلبہ کو جو وظیفہ دار العلوم سے ملتا ہی وہ مصارف خوراک کے لیئے محرر صاحب دار الاقامہ کو ادا کردیا جاتا ہی۔ اور محرر صاحب کی رسید لے لی جاتی ہی۔ مین نے ان رسیدات کو کافی نہ سمجھا بلکہ کتاب حسابات دار الاقامہ کو بھی منگا کر دیکھ لیا کہ وہان رقوم ٹھیک ٹھیک درج ہین اور تنقید کو اس وقت تک جاری رکھا جب تک کہ اطمینان اُن کے صحیح مصرف کا نہ کرلیا۔ اسی طرح جو رقم معتمد صاحب تعمیرات کو ادا کی گئی ہین اُن کو بھی بخوبی دیکھ لیا کہ تعمیرات کے روزنامچے یعنی کیش بک مین درج ہوئی ہین اور پھر اُن کے مصرف کو دیکھ لیا۔ تعمیر کا حساب سرسری طور پر دیکھ سکا اس کے ساتھ کھاتا بھی ہی مگر چونکہ بیلنس شیٹ یعنی فرد باقیات و اخراجات اس وقت سامنے نہ تھی اس لیے اسکا مقابلہ نہ ہوسکا معلوم ہوا ہی

# کیفیت معائنہ آمد و خرچ ندوۃ العلماء

بجٹ سنہ ۱۹۱۴-۱۵ء کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مستقل آمدنی ندوۃ العلماء کی جن کا مصرف تعلیم دینی یا دُنیوی ہی اسطرح پر ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| (۱) | گرانٹ ان ایڈ یعنی عطیہ گورنمنٹ ممالک متحدہ | سالانہ | (۶۰۰۰) |
| (۲) | عطیہ سرکار عالیہ ریاست بھوپال خلد اللہ ملکہا۔ | " | (۳۰۰۰) |
| (۳) | عطیہ ہز ہائنس نواب صاحب بہادر ریاست رامپور دام ملکہ | " | (۵۰۰) |
| (۴) | عطیہ ہز ہائنس سر آغا خان بہادر | " | (۵۰۰) |
| (۵) | عطیہ آنریبل سر راجہ تصدق رسول خان صاحب بہادر تعلقہ دار جہانگیر آباد | " | (۶۰۰) |
| (۶) | آمدنی[لہ] از وقف شیخ قادر بخش صاحب مرحوم | " | (۱۰۰) |
| (۷) | کرایہ مکان واقعہ للت پور۔ | " | (۱۵) |
| (۸) | کرایہ مکانات واقع لال باغ لکھنؤ۔ | " | (۳۳۶) |

میزان ۱۱۰۵۱ روپیہ

انہیں سے نمبر ۸ کی آمدنی جاتی رہی ہی- اس لیئے کہ مکان فروخت ہوگیا- پس مستقل آمدنی سالانہ دس ہزار سات سو پندرہ روپیہ ہوئی اس کے مقابل مین جو خرچ محض تعلیم دینی و دنیوی کا ہوتا ہی- وہ اسطرح پر ہے۔

(۱) تنخواہ عہدہ داران تعلیم دنیوی عربی و انگریزی یعنی تنخواہ پرنسپل و پروفیسران و ہڈ ماسٹر

لہ اکثر دو سو روپیہ سالانہ آتے ہین چونکہ اسمرتبہ بدفعات آمدنی ہوئی اس لیئے یہان پر صرف اسی قدر درج ہوا اور بقیہ سو روپیہ بعد کو آیا ہی- لہذا اسکو دو سو سمجھنا چاہیئے- ناظم ندوۃ العلماء

معلوم ہوا کہ اس قسم کی ایک فرد حساب زیر طبع ہی۔

(۴) تعمیرات کے حساب آڈٹ ہونا چاہیئے اور اسکی جانچ کے واسطے ایسا ماہر فن ہونا چاہیئے کہ جو تعمیرات کے تخمینون اور لاگت و نرخ وغیرہ سے بخوبی واقف ہو محض آمد و خرچ کا دیکھ لینا اور اسکی طرف سے اطمینان کر لینا کافی نہین ہی۔ بلکہ یہ دیکھ لیا جائے کہ جو عمارت تیار ہو چکی ہی اسکے مقابلہ مین جو خرچ ہوا ہی آیا وہ خرچ ٹھیک ہے یا نہین۔ معلوم ہوا ہی کہ میر عاشق حسین صاحب انجنیر کا تقرر بنا بر جانچ حسابات صیغۂ تعمیرات منظور ہوا ہی۔ اور اس بارے مین اُن سے مراسلت ہو رہی ہے۔

(۵) کتب خانہ کا کھاتہ علیحدہ ہونا چاہیئے جس سے کہ تمام آمد و خرچ کتب خانہ کا حساب یکجائی معلوم ہو سکے اسی طرح جو فرد باقیات یعنی بجٹ کتب خانہ کا تیار ہو اُس کے ساتھ تعداد کتب بھی درج ہونا چاہیئے۔ اس کھاتہ مین کتب خانہ کی آمد ہر قسم کی خواہ چندے سے ہو خواہ فروخت کتب سے ہو درج ہونا چاہیئے۔ اخراجات مین تنخواہ ملازمین۔ کرایہ مکان مصارف جلدی بندی خریداری کتب درج ہونا چاہیئے۔

(۶) ناظم صاحب دار العلوم و معتمد صاحب صیغۂ تعمیرات کا یہ عذر معقول ہے کہ ترتیب حساب کے بارہ مین جس طرح اپنی رائے مین مناسب سمجھتے ہین۔ اسی طرح پر حساب کی ترتیب رکھی جاتی ہی۔ ہماری رائے ہی۔ کہ ایک مسودہ دستور العمل حسابات کا تیار کر لیا جائے۔ اور بعد منظوری جلسہ انتظامیہ صیغہ جات تعمیرات و مال کو ہدایت کر دی جائے کہ اُن قواعد کے بموجب کتاب حسابات مکمل رکھین۔

(۷) گوشوارہ آمد و خرچ کا ماہ بماہ رسالہ ندوہ مین بطور ضمیمہ کے شائع ہونا چاہیئے تاکہ معطیان چندہ کو جلد جلد اطلاع وصولیابی چندہ کی ہوتی رہے۔

# نقل معائنہ دار العلوم ندوۃ العلماء

بعالیخدمت جناب صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب آنریری جائنٹ سکریٹری کانفرنس

جناب والا۔

حسب ارشاد مین نے بمعیت جناب مولوی نظام الدین حسن صاحب بی اے بی ایل و سید عبد الباقی صاحب ایم اے ممبران سنٹرل اسٹنڈنگ کمیٹی آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس دار العلوم ندوۃ العلماء کا ۱۲ و ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء کو معائنہ کیا۔

**مقصد** یہ دار العلوم انجمن ندوۃ العلماء کی سرپرستی مین سولہ سال سے قائم ہی۔ اور اس درسگاہ کا مقصد علوم عربیہ متداولہ کے ساتھ ساتھ مسلمان طلبا کو انگریزی تعلیم دینا ہی۔

**درجہ بندی** لحاظ درجہ بندی دار العلوم آٹھ جماعتو نمین منقسم ہی۔ ہر جماعت مین طلبا ایک سال تعلیم پاتے ہین اور اس طرح آٹھ سال مین مروجہ علوم عربیہ کا نصاب ختم ہو جاتا ہی۔ اور ساتھ ہی طلبا مین انگریزی اسکولون کی آٹھوین جماعت کی معیار تک انگریزی اور ریاضی کی لیاقت پیدا ہو جاتی ہی اس جماعت بندی کی ممتاز خصوصیت یہ ہے کہ یہ جماعت بندی صرف عربی تعلیم ہی کے لحاظ سے نہین ہی بلکہ انگریزی تعلیم کے لحاظ سے بھی یہی جماعت بندی کارآمد ہی۔ جماعت بندی کی اس یکسانیت سے جماعت بندی کے جو فوائد ہین وہ اس درس گاہ کو بآسانی حاصل ہین۔ مگر دوران سال مین بعض مستثنیات بھی پیش آجاتے ہین مثلاً ایک جدید امیدوار داخلہ جو عربی لیاقت کے اعتبار سے چھٹی ساتوین جماعت مین شامل ہونے کے قابل ہی۔ انگریزی اور حساب سے ناواقف ہوتا ہی ایسے بیرونی اُمیدوارون کے لیئے ایک اسپشل (مخصوص) انتظام موجود ہی۔ وہ یہ کہ جو طالب العلم اپنی عربی جماعت کے ساتھ انگریزی نہین پڑھ سکتا اُسکو وہ

وسکنڈر ماسٹر وغیرہ سالانہ (۹۱۲۰)

(۲) تنخواہ عہدہ داران صیغۂ تعلیم دینی یعنی تنخواہ مفسر فقیہ متکلم وقاری وغیرہ سالانہ (۳۶۶۰)

(۳) تنخواہ محرر وچپراسیان وپنکھہ قلی وسائر خرچ دفتر " (۱۴۴۸)

(۴) اخراجات متفرقات مثل طبع پرچہ جات امتحان انعام طلبہ سامان نشست ومرمت سامان وغیرہ۔ سالانہ (۱۷۵۲)

میزان (۱۵۹۸۰) روپیہ

اس سے معلوم ہوا کہ اخراجات تعلیم آمدنی سے بہت بڑھے ہوئے ہین یہ کمی چندون سے پوری کیجاتی ہی جو بذریعہ وکلاء جلسہ سالانہ جمع ہوتے ہین۔ مگر ایسی غیر مستقل آمدنی ایک ایسی بڑی اور مفید تعلیم گاہ کے مستقل اخراجات کے واسطے کافی نہین۔ فقط۔

دستخط

سید عبد الباقی رجسٹرار مدرسۃ العلوم علیگڈھ ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء

مجھے عام طور پر اس رائے سے اتفاق ہے لیکن صیغۂ تعمیرات کے مصارف کا ہم لوگ مطلق اطمینان نہین کر سکے اور جس حساب کی سالانہ تنقیح یعنی آوٹ نہ ہوا اسپر رائے قائم کرنا خلاف عقل ہے۔

دستخط

نظام الدین حسن

منقح حسابات ندوۃ العلماء

کام نہین ہے،

**منشاء معائنہ** اس معائنہ مین خاص کر دار العلوم کے حساب کی پڑتال عام حالت کی دیکھ بھال اور انگریزی تعلیم کی جانچ مد نظر تھی۔

چنانچہ حسابات کے متعلق رپوٹ جُداگانہ پیش کی جاتی ہی۔ بحیثیت موجودہ درسگاہ کی حالت قابل اطمینان نظر آئی یہ دار العلوم قوم کی مفید خدمت انجام دے رہا ہی۔ اسوقت حسب ذیل طلبا دار العلوم مین زیر تعلیم ہین۔

| نام درجہ | تعداد طلبہ درج رجسٹر | تعداد طلبہ حاضر بوقت معائنہ | نام درجہ | تعداد طلبہ درج رجسٹر | تعداد طلبہ حاضر بوقت معائنہ |
|---|---|---|---|---|---|
| اول | ۷ | ۵ | پنجم | ۹ | ۸ |
| دوم | ۸ | ۵ | ششم | ۱۰ | ۸ |
| سوم | ۱۰ | ۹ | ہفتم | ۷ | ۷ |
| چہارم | ۱۳ | ۸ | ہشتم | ۶ | ۶ |

درجۂ تکمیل مین اسوقت صرف ایک طالب العلم مولوی محمد اکرم صاحب ہین اور ایک طالب العلم (احمد اللہ صاحب) صرف ادب پڑھنے کی غرض سے دار العلوم مین داخل ہین۔ افسوس ہی کہ درجۂ تکمیل اور درجۂ ہشتم مین اسوقت کوئی انگریزی خوان طالب علم نہ تھے۔ اُمید ہی کہ آئندہ امتحان کے بعد درجہ وار ترقی کے موقع پر یہ ناگوار کمی رفع ہو جائے گی ساتوین جماعت کا انگریزی مین مین نے امتحان لیا طلبا چھوٹے بڑے فقرون کا انگریزی مین بہت اچھا ترجمہ کرتے تھے اور عربی زبان کی کافی واقفیت کا یہ نتیجہ پایا کہ ذرا سے اشارہ پر طلبا اپنی غلطی پر خود ہی متنبہ ہو جاتے تھے اور خود ہی اپنی غلطی کی فوراً اصلاح کرتے تھے۔ انگریزی مین ساتوین جماعت کے طلبا کی لیاقت انگریزی اسکولون کی ساتوین جماعت کے

انگریزی ماسٹر تعلیم دیتا ہی جو اُس گھنٹے مین فارغ ہو یعنی ٹائم ٹیبل مین اُس کا وقت خالی ہو، ایسی مثالین بہت کم ہین۔ اور موجودہ اسٹاف اِس انتظام کو بغیر وقت کے چلا سکتا ہی۔ ایک زبان کی واقفیت دوسری زبان کے سیکھنے مین بہت کارآمد ہوتی ہی۔ اور جیسا کہ موقع پر جانچ سے معلوم ہوا دارالعلوم کے طلبا اوسط رفتار کی بہ نسبت انگریزی مین ضروری واقفیت جلد پیدا کر لیتے ہین کسی کسی جماعت مین ایک یا دو طالب العلم انگریزی سے مستثنیٰ ہین۔

**اوقات تعلیم** روزانہ اوقات تعلیم ۴۵-۵ھ منٹ کے چھ پیریڈ (Period) پر منقسم ہین، ان مین سے چار پیریڈ روزانہ عربی تعلیم کے لیے محفوظ ہین اور دو پیریڈ روزانہ انگریزی و ریاضی کی تعلیم کے واسطے مقرر ہین۔ چونکہ آٹھ جماعتون کیلئے عربی کے آٹھ اُستاد اور انگریزی کے چار ماسٹر ہین اسلیے معمولاً ہر ہر ماسٹر کو چار چار پیریڈ کام کرنا پڑتا ہی خاص حالت مین انگریزی کے اُستاد خالی اوقات مین اُن طلبا کو پڑھاتے ہین۔ جو درجہ بندی مین شامل نہین ہو سکتے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔

**معیار تعلیم** انگریزی اور حساب دوسری جماعت سے سکھانا شروع ہوتا ہی۔ آٹھوین جماعت مین ایک طرف عربی کا مقررہ نصاب ختم ہوتا ہی اور دوسری طرف انگریزی و ریاضی مین انگریزی مڈل کے معیار کی قابلیت طلبہ مین پیدا ہو جاتی ہی۔ اب تک انگریزی کے ساتھ صرف حساب (ارتھمیٹک) کی تعلیم کا اہتمام تھا۔ مگر اب ارتھمیٹک کے علاوہ الجبرا اور اقلیدس کی تعلیم کا نہایت مفید اضافہ کر دیا گیا ہی۔ آٹھوین جماعت کے بعد علوم عربیہ مین اعلیٰ دستگاہ حاصل کرنے کی غرض سے ایک ایک درجہ تکمیل کا بھی قائم ہی اور طلبا کو اختیار ہی کہ وہ تکمیل علوم عربیہ کے ساتھ ساتھ دو سال کے دوران مین انگریزی ریاضی اور تاریخ جغرافیہ مین انٹرنس (میٹرک) کے لیے اپنے آپ کو تیار کرین ایسی تیاری بلحاظ اسباب موجودہ کوئی مشکل

خوراک کے لیے باورچی خانہ کی آمدنی مین براہ راست جمع ہو جاتے ہین۔

**عمارت دارالعلوم** دارالعلوم ایک اقامتی درسگاہ ہی یعنی طلبا عموماً دارالعلوم کے بورڈنگ ہوس مین مقیم رہتے ہین کچھ عرصہ قبل انجمن ندوہ اور دارالعلوم دونون کرایہ کے مکانون مین تھے۔ اب ندوہ کی اپنی عمارت کے بعض حصّے تیار ہو جانے پر دارالعلوم اپنی ذاتی عمارت مین منتقل ہوگیا ہی۔ ندوہ کی عمارت نہایت شاندار پیمانہ پر تیار ہو رہی ہی۔ اس کے گرد و پیش فرحت بخش مناظر ہین عدم تکمیل تعمیر کی وجہ سے ہنوز گنجائش کم ہے بہت سے کمرے ہنوز ناتمام ہین۔ لہذا طلبا آرام سے نہین رہ سکتے۔ اور تعلیم کے اوقات مین تعمیر کا سلسلہ روزمرّہ جاری رہنے سے بوجہ شور و غل تعلیم مین بھی ضرور حرج ہوتا ہی قلت فنڈ کی وجہ سے باقی ماندہ تعمیر کی رفتار سُست ہی اور سخت ضرورت ہی کہ اکابر قوم یا کوئی مربی تعلیم معقول مالی امداد دیکر ندوہ کی شاندار عمارت کو جلد تکمل کرنے کا انتظام کرین۔

**فرنیچر** دارالعلوم کے فرنیچر مین ۱۹ کرسیان ۲۲ بنچ معہ ڈیسک اور نو سادہ بنچین اور چھ میزین شامل ہن بنچ اور کرسیان موجودہ ضرورت کے لیے کافی ہین مگر جماعتون اور دفتر کے لیے کم سے کم چار میزون کی اسوقت اور ضرورت ہی۔[۱]

**تعلیمی سامان** تعلیمی سامان مین صرف پانچ بلیک بورڈ (تختہ سیاہ) ہین اور کچھ نہین چونکہ ماہرین فن تعلیم کا قول ہی کہ (تختہ سیاہ ہی) ہر درسگاہ کی روح رواں ہوتا ہی۔ اس لیے کم سے کم ہر جماعت کے لیے ایک ایک تختہ سیاہ ہونا لازمی ہی جو ہر وقت جماعت مین موجود رہے۔ دوران تعلیم مین بلیک بورڈ (تختۂ سیاہ) کے استعمال پر بہت اصرار ہونا چاہیے[۲]

---

۱ میزین حسب ضرورت بعد معائنہ پوری کر دی گئین۔

۲ اسوقت بلیک بورڈ (تختہ سیاہ) ۹ ہین یعنی ہر جماعت مین ایک تختۂ موجود ہی یہ کمی معائنہ کے بعد پوری کر دی گئی۔

طلبا کی اوسط لیاقت سے کم نہ تھی باقی ماندہ سب جماعتون کا بھی مین نے انگریزی و ریاضی مین امتحان لیا۔ طلبا سے انگریزی کتاب پڑھوا کر سنی۔ انگریزی سے اُردو ترجمہ مین طلبا بالکل بے تکلف تھے۔ البتہ اُردو فقرون کے انگریزی ترجمہ کرنے کا ربط نسبتاً کم پایا گیا۔ گرامر (صرف نحو) اور پارزنگ (ترکیب نحوی) طلبا کو اچھی طرح سمجھائی گئی ہی انگریزی کتاب پڑھنے کا لہجہ اصلاح طلب ہے انگریزی کتاب پڑھنے اور بولنے کے لہجہ مین کوئی تفاوت نہ ہونا چاہیئے، حساب الجبرا اور اقلیدس کیطرف طلبا کی کافی توجہ پائی گئی سوالون کے جواب قریب قریب سب نے صحیح بتلائے الجبرا اور اقلیدس کی ابھی ابتدا ہوئی ہی مگر طلبا کو ان نئے مضمونون سے پوری دلچسپی ہی مین نے اقلیدس الجبرا کے متعلق سوالات تختہ سیاہ پر طلبا سے حل کرائے کلیات اخذ کرائے جن کو طلبا نے آسانی سے بتلایا اور انگریزی زبان مین اپنے بتلائے ہوئے کلیات کو ادا کیا اور یہ اچھی خاصی "تعریفات" تھین۔ اس تفصیل سے صرف یہ مقصد ہی کہ اس دار العلوم مین انگریزی اساتذہ کے زیرِ تعلیم طلبا معمولی اسکولون کے طلبا سے بلحاظ استعداد بہتر پائے گئے۔

**دار العلوم ریکگنائزڈ نہین ہی** دار العلوم چونکہ خاص قسم کی اسلامی درسگاہ ہے اور اسکا مقصد بھی خاص ہی اس لیئے وہ سرشتہ تعلیم کے قواعد کی پوری پابندی نہین کر سکتا لہذا وہ مروجہ معنون مین ریکگنائزڈ (Recognised) نہین ہی با این ہمہ دار العلوم کو گورنمنٹ سے معقول امداد ملتی ہی اور اسطرح یہ دار العلوم ایک (مانوی) کانگسڈ ایڈڈ انسٹی ٹیوشن ہی

**تعلیمی فیس** طلبا سے کسی قسم کی تعلیمی فیس نہین لی جاتی بلکہ حاجتمند طلبا کو چھ چھ روپے ماہوار کی شرح سے اسوقت بیس امدادی وظائف دیئے جاتے ہین جو اُن کی

تقدیم و تاخیر کا سلسلہ درہم برہم ہی۔ رجسٹر حاضری مین ایک جگہ رجسٹر کو چاقو سے چھیلا گیا ہے یہ عمل ہرگز روا رکھنے کے قابل نہین رجسٹر رخصت مین کہین کہین ہندسہ بدلا گیا ہی یہ جائز نہین۔ ہندسہ یا رقم کو چھیلنے یا بدلنے کے بجاے سرخی سے کاٹ کر مطلوبہ ہندسہ یا رقم لکھنا چاہیئے اور تبدیلی کے مقام پر مختصر دستخط افسر ذمہ دار کے ہونے چاہئین۔ رجسٹر نتیجہ امتحانات ۱۹۱۳ء مین سال ہفتم کے دو طلبا کو رعایتی ترقی دینا درج ہی لیکن اگر یہ رعایت بے وجہ تھی تو بے محل استعمال ہوئی اور اگر اسکی کوئی وجہ تھی تو درج ہونی چاہیئے تھی رجسٹر حاضری جماعت دارنا قص ہی اسمین ہر طالب علم کے نام کی سامنے کئی کئی حاضریون کے اندراج کی جگہ چھوٹی ہوئی ہی تاکہ ایک ہی رجسٹر مین کئی اُستاد ایک درجہ کے طلبا کی حاضری درج کرسکین مگر اس سے یہ نہین معلوم ہوسکتا کہ کس اُستاد کے وقت مین فلان فلان طالب علم غیر حاضر رہے۔ لہذا رجسٹر حاضری ہر جماعت کے متعلق ہر اُستاد کے علیحدہ علیحدہ ہونے چاہئین۔

## دار العلوم کا اسٹاف حسب ذیل ہے

| نمبر شمار | نام | عہدہ | میعاد ملازمت | عمر تخمیناً | تنخواہ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | مولوی ناظر حسن صاحب دیوبندی | فقیہ اول | تازہ تقرر ہوا ہے | - | ما/ | مہتمم دار العلوم (پرنسپل) کی جگہ خالی ہے فقیہ اول انچارج ہین |
| ۲ | مولوی شیخ محمد صاحب عرب | ادیب | پانچ سال | ۵۵ سال | لعہ/ | بھوپال مین مدرس رہچکے ہین |
| ۳ | مولوی سید علی زینبی صاحب | نائب ادیب | ۱۰ سال | ۴۰ سال | صعہ/ | |
| ۴ | مولوی شبلی صاحب | فقیہ دوم | ۱۰ سال | ۵۰ سال | سعہ/ | |
| ۵ | مولوی محمد یوسف صاحب انصاری | مدرس | ۴ سال | ۲۵ سال | عہ | سند یافتہ درجہ تکمیل ندوۃ العلماء |
| ۶ | مولوی محمد یوسف صاحب | مدرس منطق فلسفہ | ۲ سال | ۳۰ سال | | " " " |

اور گو جغرافیہ تاریخ کی تعلیم باقاعدہ نصاب مین داخل نہین ہی مگر عالم کے روزمرہ کے واقعات سے طلبا کو آگاہ کرتے رہنا تعلیمی اسٹاف کا فرض ہی اور اس فرض کے ادا کرنے کے لیے نقشون کا استعمال ناگزیر ہی۔ طلبا کو جغرافیہ سے آشنا کرنے کی غرض سے جغرافیائی[1] اصطلاحات کا نقشہ دنیا کا اور پانچون براعظم کے نقشے دار العلوم مین ہونا ضروری ہین۔

**کتب خانہ** دار العلوم کے متعلق ایک نہایت قیمتی کتب خانہ ہی جو بوجہ عدم تکمیل عمارت دار العلوم ابھی شہر مین ہی۔ لہذا اُس کے معائنہ کا موقعہ نہین ملا۔ کتب خانہ سے اسٹاف اور طلبا پورے طور پر اُس وقت مستفید ہوسکین گے جب کہ کتب خانہ دار العلوم کی جدید عمارت مین منتقل ہو جائے۔

**رجسٹر** دار العلوم مین حسب ذیل رجسٹر ملاحظہ ہوئے (۱) رجسٹر داخلہ (۲) عام رجسٹر حاضری طلبا (۳) جماعت وار رجسٹر حاضری طلبا (۴) رجسٹر نتائج امتحانات (۵) آرڈر بک جسمین مہتمم صاحب (پرنسپل) کی طرف سے احکام و ہدایات درج ہوتے ہین (۶) اسی طرح آرڈر بک ہڈ ماسٹر صاحب کی جُداگانہ ہی (۷) رجسٹر برآورد تنخواہ ملازمین (۸) رجسٹر تقسیم تنخواہ۔ (۹) رجسٹر نقل درخواست ہائے رخصت مدرسین معہ نقل احکام (۱۰) رجسٹر معائنہ (۱۱) رجسٹر خط کتابت (۱۲) اسٹاک بک۔ رجسٹر[2] حاضری اساتذہ کے اضافہ کی ضرورت ہی جو پرنسپل صاحب اور ہڈ ماسٹر صاحب کے کمرے مین رہین اور اُسمین اساتذہ کو وقت آمد اور وقت رخصت روزانہ درج کرنا چاہیئے اور اس رجسٹر کی پرنسپل صاحب اور ہڈ ماسٹر صاحب روزانہ نگرانی فرمایا کرین۔ رجسٹر داخلہ مین تاریخ ہائے داخلہ سنہ ۱۹۱۲ء سے تو صحیح طور پر درج ہین مگر اس سے بیشتر تاریخون کی

[1] چونکہ اسوقت تک دار العلوم زیر تعمیر ہی اسلیئے گرد و غبار سے ہر مہینہ مین نقشہ کے خراب ہونیکا احتمال تھا اسواسطے نقشے نہین رکھوائے گئے۔ بعد تکمیل عمارت کے اسکا انتظام کر دیا جائے گا۔ [2] رجسٹر حاضری مدرسین موجود ہی

ہوتی ہین۔ اس سوسائٹی کا ایک اپنا مختصر سا کتب خانہ موسوم بہ "دارالمعلومات" ہی جسمین اخبارات بھی آتے ہین۔

**قیام فیس طعام و ڈسپلن** دارالعلوم سے ملحق بورڈنگ ہوس مین طلبا مقیم ہین رہنے کا طریقہ ستھرا اور پسندیدہ پایا گیا۔ ڈسپلن کی حالت قابل اطمینان ہی طلبا کو جماعت اور مسجد اور قیام گاہ مین برابر مودب پایا اُستادون کا ان پر خاص اثر ہی۔ ہر طالب علم سے کھانے کی فیس (ے/) ماہوار لی جاتی ہی جس کے عوض کھانے کے علاوہ طلبا کو روشنی بھی دیجاتی ہی مصارف ظروف بھی اسی مین شامل ہین کھانے کا انتظام بورڈنگ ہوس کی طرف سے ہوتا ہی اور دو وقتہ طلبا کو گوشت روٹی اور دال ملتی ہی کبھی کبھی چاول بھی دئے جاتے ہین امتحاناً کھانا منگا کر دیکھا گیا اُسمین کوئی نقص نتھا بورڈنگ ہوس مین ایک اُستاد مستقل طور پر سکونت پذیر ہین مگر ضرورت ہی کہ ایک مولوی اور ایک ماسٹر بورڈنگ ہوس مین رہین تاکہ مطالعہ کے وقت طلبا کو عربی اور انگریزی دونون زبانون مین یکسان مدد مل سکے۔

**نصاب تعلیم** عربی نصاب اسوقت زیر بحث نہین۔ انگریزی نصاب مجوزہ ہڈ ماسٹر صاحب اسوقت ملاحظہ ہوا۔ اسمین کوئی بات قابل اعتراض نہین ہی ہر درجہ کے لئے ایک ریڈر، صرف نحو عبارت نویسی اور ریاضی کی تعلیم کا بندوبست ہے۔ اور منشاء نصاب انگریزی اسکولون کے مڈل کلاس کے معیار تک طلبا کو انگریزی اور ریاضی کی تعلیم دینا ہی۔ مگر دارالعلوم کے خاص حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے انگریزی تعلیم کی کامیابی کا دارومدار اُستاد کی شخصی قابلیت اور موزونیت پر ہے طلبا کی عربی استعداد سے بہت کچھ نفع اُٹھایا جا سکتا ہی۔ ہڈ ماسٹر صاحب کے نصاب کا عملی تجربہ جبتک کم سے کم سال بھر تک نہ ہوئے کوئی کار آمد رائے اُسکے متعلق نہین دیجا سکتی۔

**طبی امداد** افسوس ہی کہ دارالاقامہ مین طلبا کیواسطے کوئی طبی امداد کا طریقہ معین نہین ہی کچھ نہ کچھ

| نمبر شمار | نام | عہدہ | میعاد ملازمت | عمر تخمیناً | تنخواہ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۷ | مولوی فضل الرحمن صاحب | مدرس صرف و نحو | ۸ سال | ۳۰ سال | عہ | فارغ التحصیل ندوۃ العلماء |
| ۸ | مولوی محمد صفدر علی صاحب | مدرس فارسی | ایک سال | ۶۰ سال | صہ | |
| ۹ | مسٹر وحید الحسن صاحب صنابی اے ایل ٹی | ہڈ ماسٹر | جدید تقرر | ۲۵ سال | مار | ٹرینڈ گریجوایٹ ہین بریلی میں ہیڈ ماسٹر رہ چکے ہین۔ |
| ۱۰ | مسٹر محمد ظہیر صاحب بی اے۔ | سکنڈ ماسٹر | " | ۲۳ سال | صہ | گریجوایٹ ہین۔ |
| ۱۱ | مسٹر محمد ادریس احمد صاحب | تھرڈ ماسٹر | " | ۲۶ سال | سہ | انٹرینس پاس ہین مشن اسکول میں ٹیچر رہ چکے ہین |
| ۱۲ | مسٹر عبد الجلیل صاحب | فورتھ ماسٹر | ۸ سال | ۲۵ سال | عسہ | نارمل پاس ہین انٹرینس تک انگریزی مین تعلیم پائی ہے ہمیشہ ٹیچر رہتے ہین ریاضی پڑھاتے ہین |

دار العلوم کی موجودہ ضرورت کے لیے یہ اسٹاف کافی ہی البتہ انتظامی اُمور کی کافی نگرانی کے لئے مہتمم کا عہدہ جس قدر جلد پُر ہوسکے بہتر ہوگا۔ درجہ تکمیل کے طلبا اگر آئندہ انٹرینس کی تیاری کرنا چاہین گے تو اُس حالت مین انگریزی اسٹاف مین اضافہ کی ضرورت ہوگی۔

**نتائج امتحان** ۱۹۱۴ء کے سالانہ امتحان کے وقت ۸۰ طلبا درج رجسٹر تھے ۷۱ شریک امتحان ہوئے اور منجملہ ۷۱ کے ۵۵ اُمیدوار کامیاب ہوئے ۷۷ فیصدی کامیابی کی شرح بری نہین ہے مگر اسمین ترقی کی بہت گنجائش ہی جو طلبا شریک امتحان نہون اُن کو ترقی درجہ سے محروم رہنا چاہیئے نیز درجہ کی ترقی کے لئے انگریزی و ریاضی مین کامیابی کی شرط لازمی ہونا چاہیئے ورنہ جماعت بندی پر بلکہ دار العلوم کے مقصد پر بُرا اثر پڑے گا۔

**ورزش کھیل** دار العلوم کے طلبا ہاکی کھیلتے ہین اور کھیل کے وقت اساتذہ مین سے ایک صاحب بالالتزام نگران ہوتے ہین۔

**طلبا کی سوسائٹی** طلبا کی ایک سوسائٹی موسوم بہ "الاصلاح" قائم ہی جس مین مباحثے اور تقریرین

لہ امتحان مین کامیابی جب ہی ہوتی ہی جب کہ انگریزی و ریاضی کے نمبر بھی قابل کامیابی ہون اسکا التزام ہمیشہ سے ہی۔

ایسا کرنے سے اُستاد کو وقت پر سوچنے اور غور کرنے کی ضرورت باقی نہین رہتی انگریزی ماسٹرون کو ایسی نوٹ بُک ضرور رکھنا چاہیئے۔

ہڈماسٹر صاحب کو ایک کانفیڈنشل نوٹ بک (لاگ بُک) رکھنا بہتر ہی ہڈماسٹر کا فرض ہی کہ وہ اپنے فرصت کے گھنٹہ مین دوسری جماعتو نمین جاکر ماسٹرونکا طرز تعلیم جانچتا رہے اور اُنکی کارروائی زیر نظر رکھے ایسے معائینون کے وقت جو نقائص نظر آئین اُنکو کلاس مین برملا ظاہر نہ کیا جائے بلکہ جو کچھ ہدایات کرنے کی ہو اس نوٹ بُک مین درج کرکے اُستاد متعلق کے پاس بھیجدینا چاہیئے تاکہ وہ دیکھکر دستخط اطلاعیابی کردے یہ عملی طریقہ ہی اساتذہ کو فن تعلیم کی تربیت دینے کا چونکہ ہڈماسٹر صاحب دار العلوم ٹرینڈ اور سند یافتہ ہین وہ اساتذہ اور دار العلوم کو اس طریقہ سے بہت کچھ فائدہ پہونچا سکتے ہین۔

دستخط

ادریس احمد

۱۶ - اکتوبر ۱۹۱۴ء

۵ - نومبر ۱۹۱۴ء روز پنجشنبہ

عام طور پر مجھکو رائے مذکور الصدر سے بالکل اتفاق ہی لیکن پرنسپل یعنی مدرس اعلی موجود نہ تھے اور ہڈماسٹر یعنی افسر مدرسین اُس روز ہی تشریف لائے تھے لہذا انتظام موجودہ کی نسبت مین رائے قائم نہ کر سکا کارنامہ مدرسین روزانہ مرتب ہو اور سالانہ و سہ ماہی امتحانات کے نتائج ہر درجہ کے معائنہ کرائے جائین تو نسبت تعلیم کی رائے قائم کرنا آسان ہو۔

دستخط

نظام الدین حسن

منقح تعلیم ندوۃ العلماء لکھنؤ

انتظام فوری ضرورتون کے لیے ہونا ضرور ہی۔

**مشورے اور ہدایات** معائنہ کے وقت عربی انگریزی کے درجہ وار نصاب تعلیم اور ٹائم ٹیبل موجود تھی مگر انگریزی کا استادوار ٹائم ٹیبل مرتب نہ تھا۔ پرنسپل صاحب کے دفتر مین عربی تعلیم کا درجہ وار اور استاد وار نصاب تعلیم اور ٹائم ٹیبل مکمل آویزان رہنے چاہین اسیطرح انگریزی تعلیم کا مکمل نصاب اور ٹائم ٹیبل ہڈماسٹر صاحب کے کمرہ مین آویزان ہونا ضروری ہی۔ اور ہر درجہ مین اُس درجہ کا سال بھر کا نصاب تعلیم اور ہفتہ بھر کے سبقون کی تقسیم معہ اُستادونکے نامونکے آویزان رہے تاکہ ہر شخص کو داخلہ کے وقت یہ معلوم ہو سکے کہ اِس کلاس مین اسوقت کون سے اُستاد کو کیا مضمون پڑھانا ہے۔

**کارنامہ** اس صوبہ کے سررشتہ تعلیم کے زیر ہدایت انگریزی مدرسین مین ڈائریان (روزنامچہ) مروج ہین۔ یہ روزنامچہ ہر کتاب کے لیے اُستاد کو علیحدہ علیحدہ رکھنا پڑتا ہی اس روزنامچہ کے شروع مین ہر مدرس کو لکھنا پڑتا ہی کہ وہ اِس کتاب کو کیونکر پڑہائیگا (اپنا طریقۂ تعلیم درج کرنا ہوتا ہی) نیز یہ لکھنا ہوتا ہی کہ فلان ہفتہ مین مین اسقدر سبق فلان صفحہ سے فلان صفحہ تک ہوئے یہ روزنامچہ نہایت مفید ثابت ہوا ہی یہ گویا اساتذہ کا کارنامہ ہی جس سے روزانہ درسون کا پتہ معلوم ہو سکتا ہی ہڈماسٹر صاحب اگر یہ ڈائریان دارالعلوم کے اساتذہ کیلیے خریدلین اور اُنکی خانہ پُری کی خوب نگرانی رکھین تو اساتذہ مین جیسی اور تعلیم مین نمایان ترقی محسوس ہوگی سرکاری انسپکٹر کے معائنہ کے وقت یہ روزنامچہ اُسکے پورے اطمینان اور خوشنودی کا باعث ہونگے۔

سرکاری اسکولون مین ہر اُستاد کو ہر کتاب کے متعلق ایک نوٹ بُک بھی رکھنی ہوتی ہے جسمین روزانہ اسباق کی مشکلات کا حل درج ہوتا ہی (مثلاً مشکل الفاظ عبارات اور محاورات کے معنی وغیرہ) یہ نوٹ بُک استاد کی تیاری کی علامت ہی کہ اُس نے درس کے لیے اپنے آپ کو تیار کر لیا جو کچھ اس نوٹ بک مین درج ہوتا ہی اُستاد موقعہ موقعہ پر تختۂ سیاہ پر لکھتا ہی اور طلبا اپنی اپنی کاپیون مین وہ بہت کچھ نقل کر لیتے ہین اس طرح طلبا کی کاپیون مین گویا استاد کی نوٹ بُک خود بخود نقل ہو جاتی ہے

سید عبد الباقی صاحب نے مفصل رپورٹ مرتب کی ہے اور انگریزی تعلیم اور عام حالت کی نسبت مولوی ادریس احمد صاحب نے رپورٹ تحریر کی ہے ان دونون رپورٹون پر جناب والا مولوی نظام الدین حسن نے اپنے نوٹ تحریر فرمائے ہین دونون رپورٹون اور مولوی صاحب موصوف کے نوٹونکی صحیح نقول ہمرشتہ عریضہ ہذا ہین اور اصل دفتر مین موجود ہین۔

حسابات اور انگریزی تعلیم اور عام حالت کے متعلق چونکہ مذکورۂ بالا رپورٹون مین ایک حد تک مفصّل کیفیت موجود ہے اس لئے مجکو زیادہ عرض کرنے کی ضرورت نہین ہے البتہ چند اُمور کی نسبت اپنی رائے کو ذیل مین پیش کرتا ہون۔

بعد پوری جانچ کے ندوہ کے حسابات کی نسبت رجسٹرار صاحب نے عام طور پر اپنا اطمینان ظاہر فرمایا ہے اور مولوی نظام الدین حسن صاحب نے اتفاق کیا ہے جو جزوی اور فروعی فروگذاشتین پائی گئین۔ اُن کی نسبت رجسٹرار صاحب نے ضروری مشورے دیئے ہین۔ اُمید ہے کہ اُنپر توجہ ہوگی اس سے پیشتر ندوۃ العلماء کے حسابات کا معائنہ اس زمانہ کے آوٹ کے طریقون کے مطابق نہین ہوا اسلئے اس قسم کی فروگذاشتون کا ہونا کوئی تعجب کی بات نہین۔ مگر حسابات کی عام حالت رجسٹرار صاحب کی رپورٹ سے بالکل قابل اطمینان پائی جاتی ہے البتہ تعمیرات کے حسابات کا معائنہ نہین کرایا گیا اسکی نسبت رجسٹرار صاحب اور مولوی نظام الدین حسن صاحب دونون نے اپنی رپورٹون مین نوٹ کیا ہے تعمیرات کے فنڈ مین جسقدر روپیہ موجود ہونا چاہیئے اُسکی نسبت رجسٹرار صاحب کو جانچ نہین کرائی گئی یعنی جہان کہین روپیہ جمع ہے اُسکی رسید وغیرہ نہین دکھلائی گئی معائنہ کے بعد مین نے ناظم صاحب اور معتمد صاحب کو کئی بار لکھا کہ جس شکل مین اور جس جگہ روپیہ جمع ہے اُسکی نسبت حسب قاعدہ رسید وغیرہ کا حوالہ دیا جائے جو آخری خط ناظم صاحب کا آیا اُس کے ساتھ چھپے ہوئے حسابات کی ایک نقل موصول ہوئی مطبوعہ حسابات کے موافق تعمیرات کی مد مین لعاصہ ۵ ۵ر۹ پائی باقی دکھلائے گئے ہین

# نقل خط نوشتہ آنریری جائنٹ سکرٹری کانفرنس

## بنام

# میر منصب علی صاحب فنانشل سکرٹری بھوپال

جناب من تسلیم۔

جناب کے والانامہ مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۱۴ء کے ذریعے سے سرکار عالیہ مدظلہا العالی سے کارگزاران آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کو جو ہدایت اُن قومی تعلیم گاہوں کے معائنہ کے متعلق فرمائی تھی جنکو سرکار عالیہ کے خزانے سے مالی امداد ملتی ہے اُسکی تعمیل مین جو کچھ کیا گیا اُسکو ذیل مین عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہون۔

جس زمانے مین سرکار عالیہ کا مذکورالصدر حکمنامہ پہونچا تھا چونکہ اسوقت ندوۃ العلماء لکھنؤ کے معاملات خاص توجہ کے مستحق تھے اس لیے اوّل اُس کے معائنہ کا انتظام کیا گیا چنانچہ کانفرنس کیطرف سے اصحاب ذیل اس خدمت کے لیے مقرر کیئے گئے۔

(۱) جناب والا مولوی نظام الدین حسن صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ایل۔ وکیل لکھنؤ۔

(۲) جناب سید عبدالباقی صاحب رجسٹرار محمڈن کالج علی گڈھ۔

(۳) جناب مولوی ادریس احمد صاحب بی اے سپرنٹنڈنٹ دفتر مجوزہ مسلم یونیورسٹی۔

ہرسہ صاحبان نے ۱۲۔ اور ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء کو بمقام لکھنؤ معائنہ کیا۔ اُسوقت صرف تین اُمور کے متعلق جانچ کیگئی۔ حسابات انگریزی تعلیم اور عالم حالت۔ حسابات کے متعلق

جو قابل ملاحظہ ہی اسمین اول یہ امر قابل لحاظ ہی کہ کتب خانہ دار العلوم سے دور فاصلہ پر شہر مین ہی دوسری بات قابل ذکر یہ ہی کہ درجۂ تکمیل مین صرف ایک طالب علم ہی اور تیسری چیز جو قابل توجہ ہی وہ یہ ہی کہ طلبا کے علاج کے لیے کوئی مستقل انتظام نہین ہی لیکن تحقیقات پر غالبًا معلوم ہوگا کہ سب سے بڑی وجہ ان نقائص کی یہ ہی کہ آمدنی کافی نہین ہی۔

سرکار عالیہ کے تعمیل ارشاد مین کانفرنس سے موجودہ حالت مین جو کچھ ہو سکا وہ کیا گیا جو کچھ حالت ہی اسکی لحاظ سے اسکی اشد ضرورت ہی کہ ندوۃ العلماء کی مالی امداد کی جائے اور چند لائق اور ملکر کام کرنیوالے قومی خادم لکھنؤ مین رکھکر اس مقصد کی تکمیل مین ساعی اور مصروف ہون۔ فقط

دستخط

آفتاب احمد

## نقل مراسلہ جناب منشی سید منصب علیصاحب فنانشل سکرٹری ریاست بھوپال

موصولہ ۲۶ جنوری ۱۹۱۵ء

منجانب منصب علی فنانشل سکرٹری فرمان بھوپال

بخدمت ناظم صاحب ندوۃ العلماء

جناب من۔ السلام علیکم۔ بجواب مراسلہ سامی مورخہ ۲۰۔ دسمبر ۱۹۱۴ء گذارش ہی کہ جو عطیہ چندہ بابت دار العلوم ندوۃ العلماء ریاست ہذا سے دیا جاتا تھا اور تا اصلاح بند کردیا گیا تھا بدستور جاری کردیا گیا ہی دفتر محاسبی کو اجرا و ارسال چندہ مقررہ کی نسبت ہدایت کردیگئی ہی وصول فرماکر رسید سے مطلع فرمائیے۔

جناب کا خیر اندیش

منصب علی فنانشل سکرٹری۔

ناظم صاحب نے تحریر فرمایا ہی کہ یہ رقم بنک آف بنگال مین ندوہ بلڈنگ کاؤنٹ کے نام سے مولوی
احتشام علی صاحب کی معرفت جمع ہی۔ بنک مین جو روپیہ جمع ہوتا ہی اُس کے متعلق رسید یا پاس بک
جمع کرنے والے کے پاس رہتی ہی ایسی حالت مین ذمہ دار افسران کو چاہیئے تھا کہ معائنہ کے وقت
اس قسم کی رسید یا پاس بک رجسٹرار صاحب کو دکھلاتے کم از کم یہ ضرور چاہیئے تھا کہ معائنہ کے بعد
جب کئی مرتبہ اس رقم کی بابت دریافت کیا گیا تو بنک کا اس مضمون کا خط کہ اسقدر روپیہ فلان
مدین جمع ہی بھیجدیا جاتا جیسا کہ ناظم صاحب نے اطلاع دی ہی کہ یہ رقم بنک مین جمع ہی۔ ہوگی۔ لیکن
چونکہ کانفرنس کے معائنہ کے وقت یا اُس کے بعد اسوقت تک کوئی ایسا کاغذ نہین دکھلایا گیا
جو آوٹ مین قابل پذیرائی ہو اس لیئے موجودہ اطلاع کی حالت مین حسابات کے اس حصہ کی نسبت
اس معائنہ مین کوئی قطعی رائے نہین دی جاسکتی۔ حسابات کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ ندوہ کی مستقل
آمدنی [illegible] ہے اور خرچ [illegible] ہے اِس سے ظاہر ہی کہ ایک اوّل درجے کے ہائی اسکول کی جسقدر
آمدنی ہونا چاہیئے اسقدر بھی اس قومی دار العلوم کی مستقل آمدنی نہین ہی اور جسقدر آمدنی ہی اس سے
خرچ زیادہ ہی جو چندونکے ذریعہ سے پورا کیا جاتا ہی اسمین یہ امر بھی خاص توجہ کے لائق ہی کہ اس آمدنی مین
سب سے بڑی رقم گورنمنٹ عالیہ کی ہی اور اس کے بعد سرکار عالیہ کی یعنی چھ ہزار گورنمنٹ کی اور تین ہزار
سرکار عالیہ کی اگر ان رقوم کو علیحدہ کردیا جائے۔

تو صرف دو ہزار اکیاون روپیہ رہ جاتے ہین۔ باقی دو ہزار کی رقم مین پانچسو ہز ہائنس نواب صاحب
رامپور کی اور پانچسو ہز ہائنس آغا خان صاحب کی اور چھ سو راجہ سر تصدق رسول خان صاحب کی یعنی سولہ سو روپیہ
ہین۔ اس سے ظاہر ہی کہ ندوۃ العلماء مین جو کچھ مستقل آمدنی ہی وہ صرف گورنمنٹ رؤسا اور تعلقدارونکی بدولت ہی
ورنہ کچھ بھی نہین۔ جو بزرگ اس قومی دار العلوم کے قدردان اور بہی خواہ ہین۔ یہ امر اور حالت اُنکی خاص توجہ کے قابل ہی
تعلیمی اور انتظامی حالت کے متعلق مولوی ادریس احمد صاحب نے مفصل رپورٹ مرتب کی ہی

حضرات! دار العلوم کی ضرورت اور اُسکے فوائد پر ایک مبسوط تقریر، ندوہ کے ہر سالانہ جلسہ کا ایک جزو رہی ہی، اس اجلاس سے پہلے ہر جلسہ مین جن بزرگون نے اس موضوع پر تقریرین کین، وہ دلائل، واقعات، شواہد، اور جامعیت مین یقیناً بے نظیر تھین، لیکن یہ پہلا موقع ہی کہ خود دار العلوم کا آغوش پروردہ آج اپنی ضرورت کا آپ اعلان کرتا ہے۔

زمانہ کے انقلاب و رحوادث کے تسلسل نے آج جو مشکلات ہمارے سامنے پیدا کر دیئے ہین، اُنمین سب سے زیادہ اہم اور سب سے زیادہ لائق توجہ "مذہب اور مذہبی علوم کی بقاؤ حفاظت" کا مسئلہ ہی مسلمان آج اعتراضات اور حملون کے آماجگاہ ہین، لوگ کہتے ہین ہاتھ بچاؤ کہ بغیر اسکے کسب و تحصیل محال ہی، پاؤن بچاؤ کہ بے پاؤن میدان مین تگاپو ناممکن ہی، لیکن مین کہتا ہون کہ سینہ بچاؤ کہ اُسمین دل ہی، جو زندگی کا گھر ہی، قومیت اسلامیہ کا دل کیا ہی؟ مذہب ہی، تمام دُنیا کی قومون مین مذہب قومیت سے ہے، لیکن مسلمانونمین قومیت مذہب سے ہی، اگر یہ شیرازہ بکھرا تو قومیت اسلامیہ کے اوراق خزان دیدہ ایک ایک کرکے جھڑ جائینگے۔

یہ روئے سخن اُنکی طرف تھا جو خود "مذہب و رمذہبی علوم کی بقاؤ حفاظت" کی ضرورت کے قائل نہین، لیکن جو لوگ اِس حد تک ہمارے ساتھ ہین، اُن سے سوال ہی کہ اگر یہ ضروری ہی تو اب تک مسلمانونکی طرف سے اسکے لیے، کیا تدبیر عمل مین آئی؟ کیا ہماری انگریزی درسگاہونکے وسیع ایوان، کیا ہماری مذہبی تعلیمگاہون کے تنگ و تاریک حجرے، کوئی جواب دے سکتے ہین۔

کلا ثم کلا۔

ہندوستان جب انقلاب کی کشاکش مین تھا، چند روشن ضمیر بزرگون نے موقع کی نزاکت اور اہمیت کو سمجھا، وہ اُٹھے، اور آواز دی، آواز ایسی شیرین اور دلپسند تھی کہ ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے اُسکے جواب مین لبیک کی صدائین آئین، ندوہ کی مجلس مرتب ہوئی، علمائے ہند جنکا شغلہ

# دوسرا اجلاس

۴- اپریل یوم یکشنبہ کو حسب معمول تلاوت کلام مجید کے بعد شروع ہوا، اولاً جناب حکیم محمد عبدالرشید صاحب نے چوتھا رزولیوشن حسب ذیل الفاظ مین پیش کیا،

"یہ جلسہ مولوی عبدالحی صاحب وکیل چندوسی اور حکیم حافظ عبدالولی صاحب لکھنوی اراکین انتظامیہ ندوۃ العلماء کی وفات پر اپنے دلی افسوس کے اظہار کے ساتھ ان کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہی اور اُن کے پس ماندگان کے ساتھ اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہی"

مولانا حاجی سید ظہورالاسلام صاحب نے تائید فرمائی اور رزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا

اب مولانا سید **سلیمان** صاحب ندوی اسٹیج پر تشریف لائے اور آپ نے ندوۃ العلماء کے اغراض و مقاصد اور اُسکی اہمیت و ضرورت پر ایک مبسوط و پرمعنی تقریر کی جو غیر معمولی توجہ اور اطمینان سے سُنی گئی،

## تقریر جناب مولانا مولوی سید سلیمان صاحب ندوی

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝

جناب رئیس مجلس! و دیگر حاضرین!!

اسوقت جس موضوعِ سخن پر مجھے کچھ کہنا ہی، آج ۲۰ برس ہوئے کہ وہ مسلمانون کے سامنے ایک دردانگیز داستان کیطرح باربار دُہرایا گیا ہی، نطق و لفظ کے تماشا بین عجب نہین کہ گھبرا اُٹھین، لیکن درد آشنا دلون نے ہر بار اُس سے نیا لطف اُٹھایا ہی،

ذوقِ نظر بہ لذت کاوش نمی رسد    داغم ازین کہ دل نتوان کرد دیدہ را،

حاضرین اگر اسوقت بھی سراپا دل ہون تو اُمید ہی کہ یہ حکایت مکرّر ناگوار نہ گذرے گی،

یہ تشریح اگر صحیح ہو اور یقیناً صحیح ہو تو کیا ایسے علما اسلام کی رہبری کرسکتے ہین جو فقہ و معقولات کے چند ابواب کے سوا دینا اور دُنیا کے تمام شعبون سے قطعاً بےخبر اور غافل ہون، جو تمدن کا صحیح مفہوم نہ جانتے ہون جو اخلاق کا کوئی نمونہ نہ رکھتے ہون، جو ذوق علم وفن سے ناآشنا ہون، جو مقتضیات حال سے ناواقف ہون، جو سیاسیات کی گرہ کشائی سے عاجز ہون،

حضرات! آج مسلمانونکی سیکڑون ضرورتین ہین، لیکن مذہبی ضروریات کے بالائی قشر کے سوا اُنکو کس ضرورت کے اتمام و تکمیل کا احساس ہے؟ آج قوم کو تعلیم کی ضرورت ہے، تعلیم ہمیشہ سے علما کے ہاتھ مین رہی ہے، لیکن تعلیم کی اشاعت و ضرورت کی آواز آج کسکی زبان و دہن سے بلند ہوتی ہے؟ اسکی ضرورت کا وعظ مسجد کے منبر سے قوم سن رہی ہے، یا کانفرنس کے پلیٹ فارم سے عام اسلامی یونیورسٹی کی تحریک پیدا ہوئی، لیکن کس نے پیدا کی، ٹرکی ٹوپی کے جھبونے، یا عمامون کے شملون نے آج مسلمانونکو اصلاح رسوم و تمدن کی ضرورت ہے لیکن اس ضرورت کے لیئے مجلس کس نے بنائی آج ہر تحریک کس کے قلب و لسان کی حرکت ہے، اسکا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے اعضاے قومی کا سب سے معطل، سب بیکار، سب سے ناکارہ وہی حصہ ہے، جس کو سب سے زیادہ عامل سب سے زیادہ باکار اور سب سے زیادہ کارآمد ہونا چاہیئے تھا،

آج علما قوم مین کوئی پایہ نہین رکھتے، اُن کے لئے عزت کا کوئی درجہ نہین ہے، اُنکی آوازکو ملک مین کوئی سماعت حاصل نہین ہے، حالانکہ یہ وہی گروہ ہے، جسکا مسند فقر، تخت شاہی کا ہمپایہ تھا، جس کا دلق پارینہ، قباے ناز و غرور سے ممتاز تھا، جسکی آواز کے سامنے ملک کی ہر آواز پست تھی،

حضرات! آخر اس انقلاب حال کے کیا اسباب ہین؟ بوضوح تمام ظاہر ہین، وہ قوم کی کس خدمت کے سزاوار ہین، وہ قوم کی کس تحریک کے لیے آمادۂ اعانت ہین، وہ قوم کی زندگی کے کس مقصد کو سمجھ سکتے ہین، وہ قوم کی کس ضرورت و مصلحت سے واقف ہین، ایسی حالت مین وہ قوم سے کس خدمت

اسوقت صرف نزاع وکشاکش باہمی تھا۔ خواب سے چونکے محبت اور ہمدردی کے ساتھ ایکدوسرے کیطرف بڑھے، اور بالآخر قوم کے تمام امراض کا علاج دارالعلوم قرار پایا۔

ہمنے کہا ہی کہ ہم اُس زخم کا علاج نہین چاہتے جو ہاتھ مین ہی اُس زخم کا علاج نہین چاہتے جو پاؤن مین ہی اُس زخم کا علاج چاہتے ہین جو دلمین ہی حضرت رسالت پناہ نے فرمایا ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب (حدیث) ہمارے قومی جسم کا دل علما کی جماعت ہی اگر یہ درست ہی تو ہمارے جسم کے دوسرے آبلے خود بخود درست ہو جائینگے مسلمان ۱۳۳۲ سے دُنیا مین ہین، اُنکی سیزدہ صد سالہ زندگی صحیح مذہب عظیم الشان کارنامون مسلسل حکومتون، متعدد علوم و فنون، اعلیٰ تمدن و معاشرت، قومی اخلاق، اور خصائص موروثی کا مجموعہ ہی، مسلمانونکی آئندہ زندگی کا مفہوم کیا ہی؟ یہ ہی، موجودہ ضروریات و مقتضیات کی مطابقت کے ساتھ اپنی قومیت کے قدیم اجزا کی حفاظت و نگہداشت، کہ اگر یہ اجزا نکل گئے، تو بقیہ اجزا ے قومیت مسلمانون کے نہونگے بلکہ کسی ایک اور نئی جنس قومی کے،

حضرات اسلام ایک ایسا مذہب ہی جو صرف تخیل نہین ہی وہ عمل کا طالب ہی اور عمل اسکی حقیقت کا ایک جزء ہی پھر عمل سے وہ صرف مخصوص طریقۂ عبادت و پرستش کو مراد نہین لیتا، بلکہ ایک انسان کی زندگی کے وہ تمام ترکام جو اُسکی زندگی کے لوازم ہین اسکے احاطہ مین داخل ہین اِس بنا پر وہ اپنے پیرؤن سے ایک مخصوص طریقۂ زندگی کا طالب ہی اور اس لیئے اُسکو ایسے کارکن کی ضرورت ہی جو لوگونکو اُنکی زندگی کے ہر شعبہ مین مشورہ دے سکے، وہ اخلاق بھی ہی تمدن بھی ہی علم بھی ہی حکومت بھی ہی اصلاح بھی ہی اور آخراً مذہب بھی ہی اس بنا پر اُس کے متبعین کے لیے ایسے راہبر مطلوب ہین، جو ان تمام شعبون مین قوم کی رہبری کر سکین، ضرورت کے ہر موقع کو پہچان سکین، اصلاح و ہدایت کی ہر صنف مین چراغ راہ بن سکین،

ہین عزت کے لائق نہون، اور وہ ملک کا سب سے بہتر طبقہ نہون، آہ! کسقدر افسوس کی بات ہو کہ ہماری جہالت و کمزوری خود ہمارے مذہب کی عظمت و وقار کو کھو رہی ہو، خدا فرماتا ہو کہ ربنا لا تجعلنا فتنة للذین کفروا خدایا ہمکو کفار کے لیے فتنہ نہ بنا، یعنی ہماری حالت ایسی نہ بنا کہ کفار ہمکو دیکھکر کہین کہ کیا اسلام کے یہی نمونہ ہین اور ہمکو دیکھکر خود ہمارے اسلام سے پھر جائین، حق ہو کہ ہم کہین ربنا لا تجعلنا فتنة للناس خدایا ہمکو دنیا کیلئے فتنہ نہ بنا، کہ دنیا کی متمدن و صاحب علم قومین دیکھکر کہین کہ کیا یہ تعلیم اسلامی کے نمونے ہین؟ کیا یہ جہالت و بے دانشی کا صنم خانہ اسلام کا کعبہ ہو؟

حضرات! ہماری مذہبی تعلیم کے نقص کا تمامتر ذمہ دار ہمارے مدارس دینیہ کا نصاب تعلیم ہو ان مدارس کا مایۂ امتیاز جو فنون تھے علم کے بازار مین اس جنس کاسد کی مانگ نہین، علوم کی دو قسمین ہین علوم آلیہ اور علوم مقصودہ، علوم آلیہ کا کام صرف یہ ہو کہ وہ علوم مقصودہ کی تحصیل مین معین ہون، ورنہ ہماری کوشش کا اصل و حقیقی مرکز علوم مقصودہ ہونا چاہیئے، لیکن چالیس پچاس برس سے جو نصاب زیر عمل ہو بدبختی سے اُسکا بڑا حصہ علوم آلیہ ہین، صرف و نحو علوم آلیہ ہین، انکا مقصد صرف زبان کے حصول مین سہولت اور کلام کی تصحیح ہو، لیکن یہ دعوی کیا جا سکتا ہو کہ صرف و نحو کی تکمیل کے بعد عربی طلبہ عربی زبان پر کوئی قدرت نہین رکھتے ہین، ادب مین چند کتابین متنبی، حماسہ، سبعہ معلقہ پڑھائی جاتی ہین، لیکن حاشا کہ ان کے رٹ لینے کے بعد عربیت کا مذاق بھی پیدا ہوتا ہو، سبب یہ ہو کہ انسان کو روزمرہ زندگی مین نظم سے زیادہ نثر کی حاجت پڑتی ہو اور اُسکا کوئی نمونہ طلبہ کے سامنے نہین ہوتا، رہ سہ کے ایک ابو القاسم حریری کے مقامات ہین، جسمین بندھے ہوے فقرے تکلف اور تصنع کے بند و زنجیر مین جکڑے ہوے ادا ہوتے ہین، ضرورت ہو کہ نصاب تعلیم مین عربی نثر کی ایسی کتابین ہون، جن مین روزمرہ محاورہ اور

کا معاوضہ اور صلہ چاہتے ہین؟ ہمکو ایسے علما کی ضرورت ہو کہ قوم کی زمام اپنے ہاتھ مین لے سکین، وہ ہر قومی تحریک کے بانی ہون، وہ ہر قومی ضرورت و مصلحت کے واقفکار ہون، وہ قوم کے حقیقی و علمی رہبر ہون، اس موجودہ کشمکش مین وہ صحیح ہدایت و ارشاد کر سکین،

حضرات! آپ نے دیکھا ہوگا، اور افسوس ہوا ہوگا کہ اسکول کا ہر بچہ آج کس دریدہ دہنی اور گستاخ طبعی سے، مذہب، علوم مذہبی، بلکہ علوم عربی کی تحقیر کرتا ہو، علما کے ادب و احترام کو اس نے فراموش کر دیا ہو، انکی عظمت کا تخیل دل سے محو ہو گیا، مولوی، اور جاہل کا مفہوم تقریبًا اُس کے ذہن مین ایک ہے، یہ گمراہی ہو، اور سچ ہو کہ یہ گمراہی ہو، لیکن اسکا ذمہ دار کون ہو؟ وہ اسکول کا بچہ ہو یا کالج کا اسٹوڈنٹ ہو، اُس کے آس پاس علوم و فنون کا ڈھیر ہو، وہ ایسے پروفیسرونکی صحبت مین رہتا ہو جو علوم کے انتہائی رفتار تک پہونچ چکے ہین، اُسکے سامنے دُنیا کا ایک ایک گوشہ ہو، وہ قدرت و قوانین قدرت کا ماہر ہو، وہ ہر انسانی علم کی واقفیت کا دعویدار ہو، دوسرے طرف اُنکو وہ علما نظر آتے ہین جو ایک ریشم کے کیڑے کیطرح اپنے گھر سے باہر کی خبر نہین رکھتے، وہ علوم انسانی کے نام سے بھی واقف نہین وہ خود اپنے ملک کے جغرافیہ سے آگاہ نہین، وہ موجودہ دُنیا کی ہیئت سے عاجز ہین اس حالت مین اگر وہ ان کو عزت کا مستحق نہین سمجھتا تو کیا وہ حق بجانب نہین ہو؟ ایک وہ زمانہ تھا جب علما ہی علوم و فنون کے مالک تھے، دُنیا کی کنجی اُنھین کے ہاتھ مین تھی، دنیا کا گوشہ گوشہ اُنکے پائے بادیہ پیما کے نیچے تھا، علم کی تلاش و جستجو مین ہزارون میل کی مسافت طے کر کے وہ اُندلس سے بغداد اور بغداد سے اندلس جاتے تھے، علم و حکمت کے شہپر اُن کے بازوؤن مین لگے تھے، نتیجہ یہ تھا کہ ایک طرف منبر تو دوسری طرف تخت شاہی اُن کے لیے جھک جاتے تھے۔

حضرات! اگر ہماری قوم مین ایسے علما پیدا ہون، جو مذہبی علوم کی واقفیت و مہارت کے ساتھ تمام جدید علوم مین بھی عام افراد تعلیم جدید کے ہم پایہ ہون، تو کوئی سبب نہین ہو کہ وہ قوم

مین سے جسکا جی چاہے امتحان کرلے ۔

حضرات! یہ تو صرف ایک علم کے متعلق بحث تھی، منطق و فلسفہ کا کیا حال ہو؟ منطق ایک ایسا مکمل علم ہو جسمین تغیر و تکمیل کی اب حاجت نہین، گو اب یورپ مین منطق کا جو نظام قرار پایا ہو، استقرار کو جس حد تک اہمیت دیگئی ہو وہ بالکل ایک حیثیت سے صحیح ہو لیکن اصل منطق ریاضی کیطرح تکذیب و ابطال کی چیز نہین ہو، منطق کا مقصد یہ ہو کہ انسان کا دماغ دلائل کی صحت کا امتحان کر سکے باقی مباحث اسی مقصد کے فروع ہین، یہ مقصد کہان تک حاصل ہوتا ہو؟ نتیجۂ عملی تو یہ ہو کہ ایک منطق خوان عربی طالب العلم، ایک غیر منطق خوان عربی طالب العلم سے زیادہ کج بحث اور کج دماغ ہوتا ہو ٹھیک اُس طرح جسطرح موجودہ نصاب کی ادبی کتابین مذاق زباندانی کو برباد کر دیتی ہین، اسی طرح موجودہ طرز تعلیم منطق دماغ کی صحیح الخیالی اور راست فہمی کو نیست و نابود کر دیتی ہو، سبب یہ ہو کہ ہمارے موجودہ نصاب مین منطق کی جو کتابین داخل ہین وہ بجائے اسکے کہ صحیح اور سلجھے ہوئے طریقہ سے مسائل کو بیان کرین، ہمیشہ دقت آفرینی، ژولیدہ بیانی اور اشکال پسندی سے مسائل کو بیان کرتی ہین نتیجہ یہ ہوتا ہو کہ ابتدا سے عربی کا طالب العلم ژولیدہ بیان، مناظرہ پسند، متعصب الرائے اور رعود پسند ہو جاتا ہو وہ ہمیشہ اپنا مقصود ایسی عبارت مین اور ایسے دلائل سے ثابت کرتا ہو جسکا سمجھنا مشکل ہوتا ہو، اور اُسکا نصب العین صرف یہ ہوتا ہو کہ فریق کی زبان بند کر دے، اور بس! اس بنا پر بجائے اسکے کہ منطق سے طالب العلم کا دماغ درست ہو اور زیادہ خراب ہو جاتا ہو، اور عجب نہین کہ اسی سبب سے ہمارے علما زیادہ جنگجو اور نزاع پسند ہوتے ہین۔

حضرات! ضرورت ہو کہ ان کتابونکی جگہ پر ایسی کتابین منطق کی نصاب مین داخل ہون جو سہل و آسان اور واضح طریقہ سے سیدھی سیدھی عبارت مین اصل فن کے مسائل کو بیان کرین مثلاً ابن سینا کی منطق المشرقیین، غزالی کی محک النظر، یا ایک دوسرے مصنف کی کتاب بصائر نصیریہ

بے تکلف و بے تصنع، روان زبان استعمال کیگئی ہو، جسمین ہر قسم کے مقصود آجاتے ہون، ایسی کتابین جاحظ ابوہلال عسکری، ابن اثیر، عبدالقاہر جرجانی، ابن قدامہ، ثعالبی، ابن خلدون وغیرہ کی تصنیفات ہین،

ایک اور بات جسپر مجکو ہمیشہ ہنسی آتی ہو وہ فن معانی وبیان، و بدیع کی تعلیم ہو ان فنون کی تعلیم سے مقصد فصاحت و بلاغت کی تحصیل ہو، لیکن ان کتابون سے جو اس غرض سے پڑھائی جاتی ہین۔ کبھی بھی یہ مقصد حاصل نہین ہوتا، ہمارے یہان خود کتابون مین لکھا ہو کہ بدیع کا درجہ معانی و بیان کے بعد ہو لیکن حریری کا تنہا نمونہ جو طلبہ کے سامنے ہوتا ہو، وہ بدیع کی وقعت ہمیشہ انکی آنکھون مین بڑھا دیتا ہو اسلیئے بہت کم آپ ایسے علما پائینگے، جو سلیس و با محاورہ اور روان عربی عبارت کو پسند کرسکتے ہین، وہ ہمیشہ قافیہ بندی، صنائع لفظی، تجنیس و تضاد وغیرہ کو معراج بلاغت سمجھتے ہین، اور حضرات ایہ چیزین ایک صاحب مذاق سخندان کی ملت مین بدعات ہین، اس نقص کا ذمہ دار بھی ہمارا نصاب تعلیم ہو کہ سامنے نمونہ نہین، مختصر معانی اور مطول بیشک منطقی حدود کے ساتھ فن معانی وبیان کی بہترین کتابین ہین، لیکن انکی مثال بعینہ ایک عالم بے عمل کی ہو، یہ کتابین منطقی حدود و دلائل و تقسیم کے ساتھ مسائل کو خوبی سے بیان کرتی ہین لیکن انکی عبارت خود معیار بلاغت سے گھٹکر ہو، ان کی عبارت اور منطق و فلسفہ کی عام بے مزہ اور پھیکی بلکہ غیر فصیح عبارت مین کوئی فرق نہین ہوتا، ایسی کتابین کیا فصاحت و بلاغت اور مذاق ادب کا جوہر پیدا کرسکتی ہین، نصاب مین ایسی کتابین چاہئین جو علاً تعلیم و تشریح مسائل کے ساتھ عملاً خود بھی معیار کے مطابق ہون، کہ ان کے پڑھنے سے خود بخود عملی طور پر سے مذاق درست ہوجائے، مثلاً دلائل الاعجاز، اسرار البلاغۃ، مثل السائر کتاب الصناعتین وغیرہ یہ کتابین دارالعلوم کے نصاب مین داخل ہین اور بحمد اللہ ان سے وہ فوائد حاصل ہوتے ہین جو مختصر معانی کے سیکڑون بار اور مطول کے ہزارون بار پڑھنے سے حاصل نہین ہوسکتے، اور اسوقت اعلان ہو کہ آپ حضرات

تعجب ہی کہ فلسفہ قدیمہ کن مسائل سے عبارت ہی؟ فلسفہ کی تعریف یہ ہی کہ "کائنات کی اشیاء کا علم بقدر طاقت بشری" لیکن سوال یہ ہی کہ اس فلسفہ سے کائنات کی کن اشیا کا ہمکو علم ہوتا ہے، دقیق اور مخفی قوی کے علم کو جانے دو، کیا اسکو پڑھکر ہمکو زمین کا علم ہوتا ہی؟ کیا پہاڑ کا علم ہوتا ہی کیا نباتات کا علم ہوتا ہی؟ کیا معدنیات کا علم ہوتا ہی کیا اجسام کا علم ہوتا ہی؟ کیا چاند سورج اور ستارون کا علم ہوتا کیا قوانین فطرت کا علم ہوتا ہی؛ ہیولیٰ، صورت، زمان، مکان، حیز اسی قسم کی چند مرعوب کن اصطلاحین ہین اور انکا ایک جال پھیلا ہوا ہی، اور انسان اسمین گرفتار ہی، ہمکو وہ فلسفہ پڑھنا چاہیے جسمین فرضیات کی بجاے واقعیات کا علم ہو اور جس سے حقیقت یہ ہین، ہم کائنات کے اسرار سے واقف ہون،

حضرات! اب تک ہمنے جو کچھ بیان کیا ہی اُس سے قطع نظر کر لیجیے، عربی مدارس کا دوسرا نام مذہبی مدارس ہی، انکی تاسیس و بنا کی اصل غرض، قرآن مجید، حدیث شریف، فقہ و کلام وغیرہ علوم دینیہ کی تعلیم ہی، یہ تمام علمائے کرام ہمارے سامنے ہین، جن مین سے اکثر بڑے بڑے مدرسون کے مدرسین اور بانی ہین، یہ خود شہادت دے سکتے ہین کہ ان کے مدارس مین جو نصاب تعلیم ہی دیگر علوم دنیوی کے مقابلے مین ان علوم دینیہ کا کیا پایہ ہی عام مدارس کو چھوڑ کر خاص مذہبی مدرسون سے سوال ہی کہ کیا وہ قرآن مجید کا باقاعدہ درس دیتے ہین، جسمین باقاعدہ قرآن مجید کے مطالب وحقائق پڑھائے جاتے ہون، تفسیر کا جو حصہ زیر درس ہی کیا وہ سورۂ بقرہ سے جو تمام قرآن کا بیسوان حصہ ہوگا آگے بڑھتا ہی؟ جلالین کامل کا شائد نام لیا جائے جو اکثر مدارس مین پوری پڑھائی جاتی ہی، لیکن اُسکی ناتمامی اور اختصار کا یہ حال ہی کہ عجب نہین کہ قرآن کی اصل عبارت اور تفسیر کے الفاظ برابر ہون، کیا قرآن مجید کے مشکلات صرف و نحو پر اُنکو عبور رہی، قرآن مجید کی فقہ سے واقفیت ہی؟ ہمارے علما ہدایہ سے مسائل لکھدین گے لیکن خود قرآن جو اصل دین اور مخرج علوم ہی کیا اُس سے بھی واقف ہین، قرآن مجید کا علم کلام کیا ہی؟ شرح عقائد نسفی پڑھانے والون سے پوچھتا ہون کہ وہ

حضرات! ہماری تعلیم کا سب سے بڑا جز **فلسفہ** ہی، اور وہ اسطرح ضروری اور لازم غیر منفک ہو گیا ہو کہ ممکن ہو کہ عربی کا طالب العلم تفسیر کا صرف ایک ہی صفحہ یا ایک ہی پارہ تمام عمر مین پڑھے لیکن فلسفہ کی تعلیم مین دو تین سال صرف کیئے بغیر کوئی مستند عالم نہین ہو سکتا، ایک وہ زمانہ تھا کہ فلسفہ پڑھنا گناہ اور زندقہ تھا، **امام شافعی** اور **ابن حنبل** وغیرہ نے اس پر فتوے دیئے، یا **امام غزالی** کے بعد سے یہ حال ہو کہ یہی فلسفہ کی کتابین ہین جسمین بیسیون مسئلے حقیقت مین کفر و زندقہ ہین تاہم ہماری بڑی بڑی مذہبی درسگاہون مین زور و شور سے اسکی حقیقت و صحت پر دلیلین قائم کی جاتی ہین اور متکلمین اسلام کی علانیہ ہنسی اُڑائی جاتی ہین،

گر تو قرآن برین نمط خوانی ۔۔۔۔ ببری رونق مسلمانی

پھر تعجب ہے کہ آج فلسفہ جدیدہ سے یہی لوگ نفرت کُلّی ظاہر کرتے ہین، اور بغیر پڑھے ہوئے اسکے ہر مسئلے کی تردید و تغلیط کے لیے ہمہ تن طیار ہین **حضرۃ الاُستاد** نے خوب فرمایا ہی کہ "فارابی بننے سے پہلے غزالی بننا حماقت ہی" حقیقت مین پہلے فلسفہ **فارابی** کیطرح پڑھو پھر **غزالی** کیطرح کلام بناؤ، ورنہ بغیر اسکے ہر کوشش تمسخر ہی،

حاضرین! آپ کو حیرت ہو گی کہ نہ فلسفہ قدیمہ اسلام کا جز ہی اور نہ فلسفہ جدیدہ نہ یہ میراث ہی نہ وہ، پھر کیا سبب ہو کہ فلسفہ یونانی کے ساتھ ہمکو وہ شغف ہے کہ اُسکا ایک نقطہ بھی مٹ جائے تو ہمکو دلی افسوس و رنج ہوتا ہی حقیقت مین گو ہنسی کی بات ہی لیکن ہمارے مخدوم مولانا شاہ **سُلیمان** صاحب نے خوب فرمایا کہ ایک پُرانی لٹھیا بھی کسیکے پاس مدت تک ہاتھ مین رہتی ہو تو اُسکے بھی گم ہو جانیکا افسوس ہوتا ہی پھر یہ فلسفہ یونانی صدہا سال سے ان کے دماغون مین جاگزین ہی اُسکا چھٹنا کیون ناگوار خاطر نہو، لیکن اے حاضرین! اُن پُرانی لٹھیون والون کی خدمت مین التماس ہو کہ یورپ سے بنی بنائی نہایت عمدہ خوبصورت اور مضبوط چھڑیان آگئی ہین، چاہیے اب انکو خرید لے (قہقہہ)

حضرات! اب علم کلام کی نسبت کچھ کہنا چاہتا ہون، علم کلام پہلے اُس فن کا نام تھا جسمین اعتقادات مذہبی کو عقلی دلائل سے مستحکم کیا جاتا تھا، لیکن لے حاضرین اب علم کلام کا دائرہ اس سے زیادہ وسیع ہوگیا ہی، اب وہ نام ہی ہر اُس مسئلہ کو دلائل عقلی سے مستحکم کرنیکا جسکو مذہب اپنی جانب منسوب کرتا ہی، اب مذہب پر اعتراضات اعتقادات کی حیثیت سے جسقدر کیئے جاتے ہین اُنسے کہین زیادہ وہ اعتراضات ہین جو معاشرت و تمدن کے لحاظ سے کیئے جاتے ہین، عبادات کے ایک ایک جزء کو قرین عقل و پر فوائد دکھانا اب علم کلام ہی، نکاح، طلاق، غلامی، سود جزیہ کب علم کلام کا حصہ تھا، اب ان تمام تمدنی و اقتصادی چیزون سے واقفیت متکلم کا فرض ہی، تاریخ اسلام کا ایک ایک نقطہ اب علم کلام کے دائرہ مین ہی، حضرت سرور کائنات کی سیرت مبارک کا ایک ایک واقعہ اب علم کلام کا ایک ایک مبسوط باب ہی، اب ضرورت ہی کہ ہمارے طلبا جو ایک متکلم کی حیثیت سے میدان مین کھڑے ہون وہ نہ صرف یونانی فلسفہ کے چند پارینہ مسائل کے حافظ ہون، بلکہ وہ سائنٹسٹ ہون اسٹرانومر ہون، مورخ ہون، ایکانومسٹ ہون، اور تقریبًا ہر فن سے آشنا ہون،

اے حضرات! یہ ڈیفنس (دفاع) کے ہتھیار تھے، دوسرے مذاہب کے مقابلے مین حملہ آور ہونا، اب تک متکلم کا فرض نہ تھا، اب ضروری ہی کہ جو اسلام کی حمایت کیلیئے کھڑا ہوتا ہی جسطرح وہ بچاؤ کے پہلو جانتا ہو وہ حملہ کے وار بھی جانتا ہو، وہ یہودیت سے واقف ہو، وہ مجوسیت سے واقف ہو، وہ عیسائیت سے واقف ہو، وہ ہندوؤن کے مذہب سے واقف ہو، اِس بنا پر اب صرف قرآن پڑھنا متکلم کے لیے کافی نہین ہی توراۃ زندا ُستا، انجیل، اور وید پڑھنا بھی ضروری ہی ا

سائنس اور فلسفہ جدیدہ کے مقابلے مین جو متکلم کا فرض ہی وہ اس سے بھی زیادہ اہم ہی، مین فلسفۂ جدیدہ و قدیمہ پر اسوقت ریویو نہین کرتا، بلکہ صرف یہ کہنا چاہتا ہون اور اُمید ہی کہ حاضرین اِس فرق کو اچھی طرح سمجھین گے کہ فلسفۂ قدیمہ مخاطب کی زبان کو بند کرتا ہی دل کو بند نہین کرتا، فلسفہ

اُس سے آگاہ ہین، قرآن مجید مین فصاحت و بلاغت کی کیا کیا مثالین ہین کیا اُنکو یاد ہین؟ اور ہان پوچھتا ہون کہ قرآن مجید مین اخلاق و معاشرت اور تمدن کے قواعد ہین کیا انکی تشریح اُن کے مدارس مین کیگئی ہی حیف! حیف!!

حدیث شریف کی تعلیم آپ دعوی کرینگے کہ بہت سے مدارس مین زور شور سے ہوتی ہی لیکن مین عرض کرونگا کہ ہان زور شور سے ہوتی ہی لیکن یہ سارا زور صرف اِس مسئلہ پر ہی کہ حدیث کا ہر ٹکڑہ فلان جماعت کے اجتہاد اور مذہب کے مطابق ہی حاشا پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلیئے نہین آئے تھے کہ وہ کسی خاص جماعت کا اجتہاد اور مذہب دُنیا کو سکھائین وہ ایک عام تعلیم وہ ایک عام ارشاد وہ ایک عام ہدایت لیکر مبعوث ہوئے تھے کیا حدیث کی تدریس کے وقت یہ بھی مدنظر رہتا ہی کہ آنحضرت صلعم ایک پیغمبر کی حیثیت سے جو تعلیم وارشاد پیش کرتے ہین، وہ کہان تک دُنیا کے فوز و فلاح کے لیئے ضروری ہی آپ دُنیا کو اخلاق کی کیا تعلیم دیتے ہین، احادیث مین غلطی سے جو قابل اعتراض واقعات مذکور سمجھے جاتے ہین کیا اُنکی تلاش کی جاتی ہی آنحضرت کی سیرت مبارک پر احادیث کا کیا اثر ہے اسکی جستجو ہوتی ہی؛ مصنفین کتب صحاح، رواۃ حدیث اور دیگر رجال متعلقین حدیث کی تاریخ سے ہمکو واقفیت ہوتی ہی؛ آج اِس صف مین کتنے علما ہین جو بخاری، مسلم، ترمذی کا نام وہ روزانہ اپنی زبان سے ادا کرتے ہین، کیا وہ اُن کے اصلی نام و نسب و حالات اور تصنیف کی تاریخ و خصوصیات سے آگاہ ہین؟

یہ تو مصنفین ہین، رواۃ مین سلیمان، شعبہ، زہری، مکحول، نافع، سالم، قاسم، ابن معین، اوزاعی، مدینی وغیرہم کبار رجال ہین کیا ان کے حالات کی واقفیت مین طلبائے حدیث کی زندگی کا کوئی حصہ گذرتا ہی؟ سب سے بڑی بات یہ ہی کہ حدیث کی کتابین تنہا عبادات ہی کی کتابین نہین ہین، وہ اسلام کی اجتماعی، سیاسی، اخلاقی، قانونی کتابین ہین کیا حدیث شریف کی تعلیم مین یہ حیثیتین مدنظر ہوتی ہین؟

جماعت کا ممبر نہین ! ایک انگریزی دان ! ایک گریجویٹ ! ایک باہر کا آدمی !

کامل اس فرقۂ زہاد سے اُٹھا نہ کوئی + کچھ ہوئے تو یہی رندان قدح خوار ہوئے

حضرات ! ہمارا یہ اعتقاد ہی کہ اسلام کی ہر ملک و زبان مین اشاعت فرض ہی کہ حق کی آواز ہر جگہ گونجے قرآن کہتا ہی وما ارسلناک الا رحمة للعالمین تو لے وارثین پیغمبر ! تم نے اس رحمت عالم کو دُنیا کے کس کس حصہ مین پہونچایا، خدا کہتا ہی انا ارسلناک کافة للناس لے حاملین علم نبوی! تمنے یہ رسالت کہان تک ادا کی، اگر یہ سچ ہی کہ اسلام کو ہر ملک و زبان مین روشناسی کرنا اور قرآن کی آواز ہر گوشہ مین پونچانا فرض ہی تو یقیناً اسکے دوسرے معنی یہ ہونگے، کہ تمام دُنیا کی قومونمین پھرنا، تمام دُنیا کے ملکونمین جانا، تمام دُنیا کی زبانون کو سیکھنا ہم پر فرض و واجب ہی، پھر کہان ہین وہ علمائے کرام جو صرف ایک عربی زبان جان لینے کے بعد جس کے جاننے کے بھی یہ معنی ہین کہ وہ اُس زبان کی کتابین پڑھ لیتے ہین، لکھ بول نہین سکتے . تمام دُنیا کی زبانون سے اپنے کو مستغنی قرار دے چکے ہین، بلکہ غیر زبان کو سیکھنا وہ بدعت و حرام جانتے ہین، آج فارسی زبان وہ خوشی سے بولتے ہین، کیا یہ مجوس کی زبان نہین، وہ ہندوستان آکر ہندی اور بھاشا بولنے لگے کیا یہ غیر زبان نہین ہی کیا انھین یاد نہین کہ خود آنحضرت نے زید کو عبرانی زبان کی تعلیم دلائی تھی جو اہل کتاب کی زبان تھی، خدا فرماتا ہی وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ ہم ہر پیغمبر کو اُسکی قوم کی زبان دیکر بھیجا کرتے ہین، آنحضرت صلعم تمام دُنیا کے لیے پیغمبر تھے وہ اپنی قوم عرب کو پیغام سنا گئے، اب اُنکے پیروؤن کا فرض ہی کہ وہ تمام دُنیا کی زبانین سیکھین اور اپنے پیغمبر کے قرض کو جو اُن پر خدا اُسی نے عائد کیا ہی مکمل کرین،

حضرات ! اسلام ایک بلند حوصلہ اور بلند نظر مذہب ہی جسکے لیے ایک مخصوص تربیت کی ضرورت ہی، جو اُس کے مقتداؤنمین بلندی حوصلہ، استغنائے طبع وسعت نظر پیدا کرے، وہ اخلاق عالیہ کے

جدیدہ صرف دل کو بند کرتا ہو زبان کی پروا نہین کرتا، یہ بالکل ممکن کہ ایک متشکک فی الدین کے دل مین ایک زخم (شک) تم فلسفہ قدیمہ کے پرپیچ استدلال سے اُسکی زبان بند کردو لیکن قلب کو تسکین نہین دے سکتے' لاجرم دل کا زخم بڑھے گا' اور ایک دن تمام جسم کو ہمہ تن ناسور کردیگا علمائے کرام! دل کی خبر لو زبان کی بند کشادسے کیا فائدہ؟ تسلیم ہو کہ وہ تمھارے مشکل الفہم اور پیچیدہ اصطلاحی اعتراض پر خاموش ہو جائے لیکن کیا اس سے قلب مین اطمینان پیدا ہوا جو ایمان کا عنصر حقیقی ہے،

متکلم کا فرض ہو کہ مذہب پر جو اعتراضات واقع ہوتے ہین اُنکو دور کرے، آج مذہب کا سب سے بڑا دشمن "جدید فلسفہ" ہو لیکن اس حملہ آور کے حملون کو قدیم فلسفہ سے روکنا توپ کے گولہ کو تلوار سے روکنا ہو، سب سے پہلے ہمکو خود اعتراضات سے واقف ہونا چاہیئے' اور اُس کے لیئے علوم جدیدہ سے واقفیت لازم' اسکے بعد وہ وقت آئے گا' جب ہم خود یورپ کے بنے ہوئے ہتھیارون سے یورپ کی فوج کا مقابلہ کرسکین گے' ہم کو تسلیم ہو کہ اسلام ایک مضبوط و مستحکم اور روئین دز قلعہ ہو لیکن آؤ کہ اسلام کے لیئے ہم آج جدید طرز کے قلعے بنائین کہ وہ دشمنون کے جدید ہتھیارون سے بھی امن پائے،

حضرات! اسوقت کی صحبت دراز ہوتی جاتی ہو اور شاید آپ مین سے اکثر صاحب کتا بھی گئے ہون، لیکن اگر مین ایک اور ضرورت کی طرف آپ کو توجہ نہ دلاؤنگا تو یقیناً اپنے جرم کا مجکو دینی اعتراف کرنا پڑے گا' ہم سب کا اعتقاد ہو کہ اسلام ایک عالمگیر اور عمومی مذہب ہے' اُسکو دنیا کے ہر گوشہ مین پھیلنا ہو' اُسکو ہر ملک و ملّت کے سامنے پیش ہونا ہو' اُسکو ہر زبان مین ادا ہونا ہو' لیکن یہ فرض کس کا ہو؟ کیا علماے کرام کا نہین ہو؟ لیکن کیا افسوس کے قابل یہ امر نہین کہ انگلینڈ مین اشاعتِ اسلام کا کام کون انجام دے رہا ہو' کوئی عربی خوان نہیں' کوئی عالم نہین! کوئی ہماری

طرز ہمارے لئے چراغ راہ ہی، باسفورس کے ساحل پر قسطنطنیہ کے گنبد صدائے اصلاح سے لرزاں ہین ندوۃ العلماء کی آواز اُسکی فضا مین گونجتی ہی، روس کی حکومت مین جدید طرز پر عربی مدارس بن رہے ہین، کیا یہ ندوہ کی کامیابی نہین؟ کیا یہ دار العلوم کے مقاصد کی تکمیل نہین، ندوہ اور دار العلوم کا صرف وہی کام نہین ہی جو اُسکے احاطۂ عمارت مین ظہور پذیر ہو، وہ تمام کام ندوہ اور اُسکے دار العلوم ہی کا کام ہی جو اصلاح کے نام سے دُنیا کے ہر عربی اور مذہبی مدرسہ مین رونما ہو تا ہم ندوہ اور دار العلوم نے جو کچھ کیا ہو وہ کم ہی اور جو کچھ انکو کرنا ہی وہ بہت زیادہ ہی، وما توفیقی الا باللہ وھو حسبی و نعم الوکیل

مولانا سید سلیمان کی تقریر کے بعد پانچواں رزولیوشن تکمیل عمارت کے متعلق مولانا ناظر حسن صاحب نے پیش کیا،

"اس جلسہ کی رائے مین تکمیل عمارت دار العلوم و تعمیر دار الاقامہ دار العلوم کی آئندہ ترقی و کامیابی کیلئے بہت ضروری ہی اور تمام مسلمانونکو اُن کے لیے فراہمی سرمایہ کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔

مولوی مسعود علی صاحب قدوائی ندوی نے حسب ذیل موثر و پُرجوش الفاظ مین اسکی تائید کی اور یہ رزولیوشن نہایت جوش و مسرت سے پاس کیا گیا،

# تقریر مولوی مسعود علی صاحب قدوائی ندوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرات اسوقت میرے متعلق یہ خدمت کیگئی ہی کہ مین اُس رزولیوشن کی تائید کرون

بہترین نمونہ ہون، صفائی، پاکی، تنزہ، جو علماے سلف کی خاص صفت تھی۔ آج اُسکی سخت ضرورت ہی کہ بغیر اسکے انسان آج کسی سوسائٹی مین شریک نہین ہو سکتا، اسلام کا داعی جس کو ہر سوسائٹی مین پہونچنا چاہیئے اُسکو ان صفات سے کسقدر متصف ہونا چاہیئے۔ آپ مین سے ہر شخص سمجھ سکتا ہی، لیکن جو تربیت آج عربی خوان طلبہ کو مدارس مین حاصل ہوتی ہی کیا اُس سے اِس قسم کی بلند حوصلگی، استغنا، اور طہارت و تنزہ کا خیال پیدا ہو سکتا ہی؟ اسکی دلیل مشاہدہ ہی،

حضرات! ہمنے آپکے سامنے جس قسم کے علما کی، جس قسم کے نصاب تعلیم کی، جس قسم کی تربیت کی ضرورت پیش کی ہی کیا وہ حقیقی نہین؟ کیا ان اصلاحات کی حاجت نہین؟ آپ اسوقت جس ایوانِ عمارت مین ہین وہ وہی اصلاحی درسگاہ ہی جسکا اساس بنا اِن اصلاحات کے ساتھ اس قسم کے علما پیدا کرنا ہی، ہم سب کو خداوند جلّ وعلا کا سپاس گذار ہونا چاہیئے کہ اُس نے ہم مسلمانون مین ایک ایسی جماعت پیدا کی جس نے قوم کے اصلی مرض کی تشخیص کی اور اُسکا علاج کیا، دار العلوم سپاہیون کی ایسی جماعت پیدا کرتا ہی جو موجودہ میدان مین کام آسکین، وہ ایسے طبیب طیار کرتا ہی جو موجودہ امراض مین کار آمد ہو سکتے ہین، دار العلوم نے اب تک جو کچھ کیا وہ حقیقت مین لائق صد شکر ہی، ایک وہ زمانہ تھا جب اصلاح کی آواز کفر کے ہم معنی تھی، جب اُسکے لیئے تکفیر کے فتوے جاری کیئے گئے، جب اُنکو بدعتی کہا گیا، لیکن آج بیس برس کے بعد وہ آواز نامانوس نہین رہی، دیوبند کے عظیم الشان درسگاہ مین اصلاح ہوتی ہی ہم خوش ہین کہ دار العلوم کام کر رہا ہی، فرنگی محل مین انگریزی اور بعض علوم جدیدہ داخل کیئے جاتے ہین ہم مسرور ہین کہ دار العلوم اپنا فرض ادا کر رہا ہی، حیدرآباد مین نئے اُصول پر عربی درسگاہ قائم کی جاتی ہی ہم محظوظ ہین کہ دار العلوم کی تکمیل ہو رہی ہے، ہندوستان سے باہر نیل کی وادی مین ازہر کی یونیورسٹی صداے اصلاح بلند کرتی ہی اور مصر کی ممتاز مذہبی جماعت دار العلم و الارشاد کی بنیاد ڈالتی ہی، اور اعلان کرتی ہی کہ علمائے ندوہ کا

کوئی مسجد نہین، بلکہ طلبائے دار العلوم ایک اینٹ اور چونے کے چبوترے پر پنج وقت فریضۂ نماز ادا کرتے ہین، بدقت اب اسقدر ہوسکا ہی کہ کافی مدت گذرنے کے بعد اُس چبوترے پر ایک معمولی چھپر کھڑا کر دیا گیا ہی جو آپ کو اسوقت نظر آ رہا ہی کیا اس حالت کے دیکھنے کے بعد بھی آپ اس امر کے منتظر ہین کہ مین اس رزولیوشن کی تائید مین آپ کے سامنے اِن واقعات کے علاوہ دلائل و براہین پیش کرون،

حضرات، غالبًا یہ سوال آپ کے دل مین ضرور پیدا ہوا ہوگا کہ اِس قسم کا رونا بارہا ہمارے سامنے رویا جا چکا ہی لیکن اسکے جواب مین مین ادب کے ساتھ یہ کہنے کی جرأت کرونگا کہ اِسکے جواب دہ صرف وہ کارکنان دار العلوم ندوۃ العلما ہین جنھون نے اب تک اسکے لیے عملاً کچھ نہین کیا، لیکن حضرات اب جواب طلبی کچھ زیادہ مفید نہوگی، بلکہ ضرورت اس بات کی ہی کہ آئندہ اِس امر کی کوشش کیجائے کہ اب یہ تحریک بہت جلد عملی صورت اختیار کرے اور اسکے لیے مین حضرات ارکان و نیز آپ حضرات کے سامنے ایک اسکیم پیش کرنا چاہتا ہون، چونکہ اسکے لیے ضرورت ہی کہ مین خود اسپر کاربند ہون، اسلیئے سب سے پہلے مین یہ ظاہر کر دینا ضروری سمجھتا ہون کہ ہر سال کے کچھ مہینے مین بخوشی اس کام کیلیے دینے کو طیار ہون، جس کا ثبوت مین اپنی گذشتہ زندگی مین دیچکا ہون، اور اب اِس امر کے ظاہر کرنے مین مجھے کچھ بھی پس و پیش نہین ہی کہ فرزندان دار العلوم مین ایک معقول تعداد ایسے اشخاص کی موجود ہی جو بخوشی آپ کو اس کام مین مدد دے گی، بشرطیکہ آپ اُن کو اس قسم کے عملی خدمات کا موقع دین،

حضرات، چونکہ آپ اکثر قومی کامون مین شرکت فرمایا کرتے ہین اس لیے آپ اس سے بخوبی واقف ہون گے کہ ہندوستان مین خدا کے فضل سے اب اسقدر کام چھڑ گئے ہین (اور چھڑنے چاہئین) کہ بڑے بڑے شہرون سے چندہ ملنا سخت دشوار ہو گیا ہی کیونکہ تقریبًا ہر شہر مین

جس کو ابھی جناب مولانا ناظر حسن صاحب مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ نے آپ حضرات کے سامنے پیش کیا ہی" ہر تحریک کی تائید مین اس امر کی ضرورت ہوتی ہو کہ اُسکی ضرورت کے اثبات مین نہایت قوی اور زوردار دلائل و براہین پیش کیے جائین، لیکن الحمدللہ کہ یہ تحریک محتاج دلیل نہین"

اسوقت آپ کے سامنے اِسی جلسہ مین طلبائے دارالعلوم کی کافی تعداد موجود ہے، آپ اِن سے انکی تکالیف کو جنکو یہ غریب آئے دن برداشت کرتے رہتے ہین خود دریافت فرما سکتے ہین، ان کے علاوہ آپ کے سامنے دارالعلوم کی موجودہ عمارت ہو جسکو دیکھکر آپ خود اندازہ فرما سکتے ہین کہ اسمین دارالاقامہ کی کس قدر ضرورت ہے،

حضرات! ارکان ندوہ نیز آپ وجملہ مسلمانان ہندوستان کے لیے یہ امر کس قدر شرمناک ہو کہ دارالعلوم ندوۃ العلماء جسکی شہرت وضرورت اسوقت ہندوستان کے حدود سے متجاوز ہو کر دیگر ممالک اسلامی تک مین پہونچ چکی ہی یہان تک کہ مصر کے مشہور فاضل علامہ رشید رضا اڈیٹر المنار نے دعوت والارشاد قائم کرتے وقت صرف اِسی درسگاہ اعظم کے مقاصد ونصاب کو پیش نظر رکھا، اُسکی ظاہری شان وشوکت یہ ہو کہ اُسکی ملکیت مین صرف ایک ۳۲ بیگھہ کا غیر آباد رقبۂ زمین، ایک نامکمل وناتمام عمارت اور ایک غیر سقف مسجد ہو، جو ملنے رہنے والونکو گرمیونکی شدید لو اور دھوپ، برسات کی سخت بارش وژالہ باری سے نہ بچا سکے۔

حضرات! کیا آپ نے اِس امر پر بھی غور فرمایا ہے کہ دارالعلوم ندوۃ العلماء نے یہ ذمہ داری بھی اپنے سر لے رکھی ہو کہ تعلیم کے ساتھ مسلمان بچونکی تربیت ومذہبی نگرانی بھی یہان کیجائیگی، لیکن آپ حضرات مین جنکو مذہبی نظام تعلیم پر غور کرنیکا موقع ملا ہو وہ بخوبی اندازہ کر سکتے ہین کہ دارالاقامہ ومسجد اس غرض کیلئے کس قدر ضروری شے ہی، یہ سنکر آپ سخت متحیر ہونگے کہ احاطہ دارالعلوم مین

کی علمی خدمت کیلئے طیار ہین ایسی حالت مین اگر ہم اپنی کوششون کا دائرہ وسیع کرنا چاہین تو
اُسکے حلقہ مین بڑے بڑے شہرون سے لیکر چھوٹے چھوٹے دیہات تک آسکتے ہین اور ندوہ کی منادی
گھر گھر ہوسکتی ہی، انجمن طلبائے قدیم کے قائم کرنیکا مقصد یہی تھا کہ ندوہ کا دائرہ وسیع کیا جاے،
ایک سال کی کوشش مین زنجیر کی تمام کڑیان باہم ملگئی ہین اور اب ذراسی جنبش سے سب مین
حرکت پیدا ہوسکتی ہی، یہ اسکیم مدت سے میرے پیش نظر تھی، اور مین چاہتا ہون کہ دارالاقامہ کی تعمیر
مین اس سے فائدہ اُٹھایا جاے، اس بنا پر اس رزولیوشن کو عملی صورت مین لانے کے لیئے
میرے نزدیک یہ نہایت ضروری ہی کہ ارکان ندوہ کی ایک کمیٹی قائم کیجاے جو فراہمی چندہ کیلئے
عملی کوشش کرے، اگر آپ نے اس قسم کی باضابطہ کام کرنیوالی ایک کمیٹی قائم کرلی تو تعلیم
یافتگان ندوہ بھی اُسمین معقول مدد دینگے اور میرے خیال مین چندہ تعمیر بورڈنگ وصول کرنے
کیلئے سردست رنگون، مدراس، سیلون، حیدرآباد اور اُس کے اطراف زیادہ موزون ہین کیونکہ
مین نے اس عرصہ مین یہان کے بعض با اثر حضرات سے ندوی طلبا کے ذریعہ سے خط وکتابت
کی ہی جس سے مجھے کافی توقع ہی کہ یہان ہمارے تحریک بآسانی کامیاب ہوسکتی ہی۔

مولوی مسعود علی صاحب ندوی کی تقریر کے بعد جناب صفی الدولہ حسام الملک نواب
سید محمد علی حسن خان بالقابہ نے ایک مختصر تقریر کرتے ہوئے چھٹا رزولیوشن حسب ذیل الفاظ
مین پیش کیا،

"اس جلسہ کی رائے مین شمس العلما، مولانا شبلی نعمانی مرحوم کی ایک یادگار احاطہ دارالعلوم مین قائم
ہونا مناسب ہے اور اُس کے لیے بہترین شکل یہ ہوگی کہ ایک عمارت کتب خانہ کیلئے تیار کیجاے
اور اُسکے واسطے ملک سے خاص طور پر اعانت کی درخواست کیجاے"

جناب ملا عبدالباسط صاحب خلف جناب مُلا عبدالقیوم صاحب مرحوم نے اسکی

ایسے مقامی کام موجود ہین جنکی وجہ سے اُس شہر سے چندہ وصول کرنا درحقیقت اُس ضروری کام کو درپردہ نقصان پہونچاتا ہی اس لیئے اب اس امر کی سخت ضرورت ہی کہ ہم شہرونکی چار دیوارون سے نکلکر دیہاتو نمین قدم رکھین اور وہان سے اپنے ضروریات کے لیے چندہ جمع کرین چنانچہ مین آپ کے سامنے اسوقت بعض ایسے مقامات کے نام پیش کرتا ہون، جہان اگر کوشش کیجائے تو ہماری موجودہ ضروریات بآسانی پورے ہوسکتی ہین، جبسے مین نے انجمن طلبائے قدیم کی خدمت اپنے ذمہ لی ہی اور اس تعلق سے طلبائے دارالعلوم سے جو اطراف ہند مین پھیلے ہوئے ہین خط و کتابت کا موقع ملا ہی مین نے اِس امر کا خاص طور پر لحاظ رکھا ہی کہ اُن طلبا سے کیونکر ندوہ کی ترقی و تکمیل کیلئے عملی خدمت لیجا سکتی ہی اور اُنکی اس خدمت کیلئے کون کون سے مرکز ایسے قرار دیئے جاسکتے ہین جہان کے مسلمانونکی اعانت سے ندوہ کو اسطرح فوائد پہونچین کہ دوسرے مقامی کامون کو ذرا سی ٹھیس بھی نہ لگنے پائے،

حضرات یہ ہماری اور آپ دونون کی خوش قسمتی ہی کہ ندوہ کے طلبا دیہات مین قصبات مین بڑے بڑے شہرون مین پھیلے ہوئے ہین اور وہانکی پبلک پر اچھا خاصہ اثر رکھتے ہین مثال کے طور پر مین اپنے دوست مولوی حبیب الزمان خان صاحب ندوی کا نام لیتا ہون جو ریاست حیدرآباد کے منصبدار ہین اور اُن کے ذریعے سے مجکو وہان سے بہت کچھ فوائد کی توقع ہی اُنکی ندوہ کے ساتھ دلچسپی و شغف اسی سے ظاہر ہی کہ وہ اتنی دور و دراز مسافت طے کرکے جلسہ کی شرکت کی غرض سے تشریف لائے ہین،

اسی سلسلہ مین مجکو مولوی عبدالرحمن صاحب رنگونی کا نام بھی لینا چاہیئے جو رنگون کے ایک مشہور تاجر ہین اور ندوہ کے معاملات کے ساتھ ایک محبت آمیز جوش رکھتے ہین، اسیطرح مدراس، سیلون، پشاور وغیرہ کے اطراف مین بھی متعدد تعلیم یافتگان ندوہ موجود ہین جو ندوہ

دوستو! اُسنے اپنی تصنیفات سے ہمارے دلون کو روشن کیا ہے، ہم اُسکی یادگار کہان بنائین دل مین! اُسکا دل کہان رہتا تھا؟ کتابون مین؟ کتابون کا گھر کہان ہی؟ کتبخانہ ہم کتبخانہ کی عمارت بناتے ہین کہ وہ اُسکی روح کا مسکن ہی! مسجدین خدا کا گھر ہین، کیا خدا کی روح وہان رہتی ہی؟ نہین! اُسکی محبت وہان رہتی ہی، ہمارا کتبخانہ بھی اُسکی محبت کا گھر ہوگا

ندوہ کا کتبخانہ ہندوستان کا ایک نادر کتبخانہ ہی، اسکی جمع وترتیب، کتابونکی خریداری، مختلف ذرائع سے تحصیل اپنے ذاتی کتبخانہ کی ہبہ سے مولانا ے مرحوم نے اسکے ساتھ بے انتہا دلچسپی لی تھی، ندوہ مین اُنھون نے جو خدمات انجام دیے، کتبخانہ اُن سب مین سب سے اور صف مین ہی اُنکے زمانۂ قیام مین کتبخانہ پہلے سے تقریبًا دوچند ہو گیا، ہر مہینہ مین مختلف طریقون سے کتابونکی نئی خریداری کرتے تھے، دوستون کے کتبخانے بسحر و افسون، اُٹھا لاتے تھے، خود مجھے دارالعلوم کے قیام کے زمانہ مین، ندوہ کے تمام صیغون مین سے سب سے زیادہ کتبخانہ سے دلچسپی رہی ہی، اگر استکبار نہ سمجھا جائے تو اظہار واقعہ کیلئے کہتا ہون، کہ کتبخانہ کے لیے مولانا روح تھے تو مین ہاتھ تھا، سکندر نواز جنگ، عماد الملک، عماد جنگ، حسام الملک علی حسن خان وغیرہ کے تمام کتبخانے میرے ہاتھ سے ندوہ مین داخل ہوئے ہین، اور اسکے لیئے مین نے حیدرآباد و بانکی پور وغیرہ کے سفر کیئے ہین، مولانا کے عہد کی تمام کتابین میرے ہی ذریعہ کی خریداری سے دفتر مین داخل ہو سکی ہین، اس لیے بے موقع نہوگا اگر اسکے لیے ایک بہت بڑی تحریک بھی میری ہی زبان سے انجام پائے،

بزرگان و احباب! ہم مین سے کون ہی جو اس محسن کی شکرگذاری کیلیئے آمادہ نہین؟ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ لیکن خود غرض انسان کی نفس پرستی دیکھو، کہ دوسرون کے شکریہ کیلئے بھی وہی طریقہ اختیار کرتا ہی جو خود اُسکی ذاتی منفعت اور فائدہ کی

تائید کی اور مولوی سید سلیمان صاحب ندوی نے بطور تائید مولانا مرحوم کی یادگار اور کتب خانہ کی ضرورت پر حسب ذیل مفصل تقریر کی، اور یہ رزولیوشن عام تائید سے پاس ہوا،

# تقریر تحریک تعمیر کتبخانہ بیادگار مولانا شبلی نعمانی

بسم اللہ الحیّ الذی لا یموت

حضرات! میں اسوقت کیا کہنے کو ہوں! کل تک جو تمام قومی اور علمی تحریکوں کا بانی تھا، میں آج خود اُسکی یادگار کی تحریک کے لیے کھڑا ہوا ہوں، امام الہند حضرت علامہ شبلی نعمانی برّد اللہ مضجعہ، جنکی زندگی کا ایک ایک لمحہ علم وملت کی خدمت کیلئے وقف تھا، پانچ مہینے ہوے کہ اُنھوں نے سرائے فانی کو وداع کہا، مرحوم نے جس ذوق و شوق اور قلبی ولولہ اور جذبہ کے ساتھ ندوہ کی خدمت کی، اُسکی تفصیل، اُن کے خدمات کی تحقیر ہے!!

ہندوستان کو آخر زمانہ میں ایک خادم ملت عطا کیا گیا تھا، وہ آیا اور آقاے اسلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی خدمت کی، اور آخر اسی خدمت میں جان دیدی، اور دی تو اسطرح دی کہ نام اُسی کا زبان پر تھا،

بچہ ناز رفتہ باشد زجہان نیاز مندے ـ کہ بوقت جان سپردن بسرش رسیدہ باشی

دوستو! وہ ہمہ تن علم تھا، سوتا تھا تو اُسکا بالین و بستر کتابوں کا انبار ہوتا تھا، وہ خلوت میں تنہا رہتا تھا، لیکن تنہا نہ تھا کہ سینکڑوں بصورت خاموش ومعنی گویا دوست اُسکے ہمنشین ہوتے تھے،

وخیر جلیس فی الزمان کتاب

آب گیارہ بج چکے تھے اس لیئے صاحب صدر نے اجلاس برخاست کیا،

سہ پہر کو جلسہ عام تھا جسمین ہر شخص شریک ہو سکتا تھا، اسوقت مولانا احمد علی صاحب محدث میرٹھی نے وعظ بیان کیا اور بعد نماز مغرب مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے اپنے دلکش و طرب انگیز وعظ سے سامعین کو محظوظ کیا،

# تیسرا اجلاس

## صدر جناب خان بہادر مولوی حاجی رحیم بخش صاحب سی-آئی-ای-

۵-اپریل روز دوشنبہ کو ندوۃ العلماء کا تیسرا اجلاس زیر صدارت عالیجناب خان بہادر مولوی حاجی رحیم بخش صاحب سی آئی ای پریسیڈنٹ کونسل بھاولپور شروع ہوا تلاوت قرآن مجید کے بعد دار العلوم کے ایک طالب علم ابو الجلال صاحب نے فارسی نظم پڑھی بعد ازان جناب مُلّا عبد الباسط صاحب حیدر آبادی نے ساتوان رزولیوشن حسب ذیل الفاظ مین پیش کیا،

"مولانا مولوی محمد خلیل الرحمان صاحب کے انتخاب نظامت کو جو تاریخ ۲۰-جولائی ۱۹۱۳ء مین مجلس انتظامیہ نے کیا تھا یہ جلسہ منظور کرتا ہے اور اپنی نظامت کے زمانہ مین مولانا موصوف نے جو خدمات کیئے ہین اُن کا شکریہ ادا کرتا ہے اور ماہ جولائی کے بعد سے یہ مجلس انتظامی منعقدہ ۲ ماہ حال مین جو انتخاب مولانا مولوی حکیم سید عبد الحی صاحب کا بطور ناظم ہوا ہے اس کو تکمیلاً منظور کرتا ہے"

نواب سید محمد علی حسن خان بالقابہ نے اسکی تائید کی اور رزولیوشن جلسہ مین منظور کیا گیا،

اسکے بعد ابو الحسنات عبد الشکور صاحب متعلم دار العلوم نے حسب ذیل ترکیب بند پڑھکر سنایا

راہ ہو، ندوہ کے احاطہ مین ایک کتبخانہ کی تعمیر سے ہم مولانائے مرحوم کے احسانات کا شکریہ ادا کرتے ہین؟ یا اپنے لیئے مولانا کی وفات کے بعد بھی اُن سے ایک نیا احسان مانگتے ہین! لیکن اسکے سوا مسافر دار الفنا، دار البقا کے باشندہ کے لیے کیا تحفہ نذر کر سکتا ہو؟ پروردگار مرنے والے کے لیئے چند اوراق کا مجموعہ جس کو کتبخانہ کہتے ہین، اور اُسکے لیے ایک اینٹ اور پتھر کا گھر قبول کر حاضرین! دست سوال دراز کرو کہ یہ تحریک بار آور ہو، اور قوم کو خدا اس یادگار کی تعمیر کے لیے توفیق عطا کرے،

حضرات! ذرا اس فصل و صل کو دیکھیئے کہ ندوہ کا مدرسہ یہان ہو لیکن کتبخانہ یہان سے دو میل پر واقع ہو "کشتی در فرنگ و ملاح در چین" عربی خوان طلبہ کی علمی دریوزہ گری اور فقر کا ایک راز یہ بھی ہو کہ جس درسگاہ مین وہ پڑھتے ہین اُس کے احاطہ مین کوئی وسیع کتبخانہ نہین ہوتا عموماً مانگے تانگے کی یا بمشکل خریداری کی چند درسی کتابین ہوتی ہین جو اُنکی علمی ہستی کی کائنات ہو، کہین کتبخانہ ہوتا بھی ہو تو اُس خزانے پر ایک سانپ بیٹھا ہوتا ہو (مہتمم) جو عام طلبہ کا وہان گذر بھی نہین ہونے دیتا، دار العلوم کی کامیابی اور اس کے فرزندون کی وسیع نظری، استغنائے علمی، اور شوق مطالعہ اسی کتبخانہ کا نتیجہ ہو، لیکن اِس حالت مین کہ "کشتی در فرنگ و ملاح در چین" کی مثل صادق ہو، دار العلوم کی قدیم کامیابی کو کسقدر نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہو؟

حاضرین! اس تحریک کی ضرورت و اہمیت اس درجہ عیان ہو کہ مزید گفتگو کی حاجت نہین، مولانائے مرحوم نے ندوہ اور دار العلوم کے احاطہ مین جو عظیم الشان اُمور انجام دیے، استحقاق تو یہ تھا کہ اُن کا مدفن اسی احاطہ مین ہوتا، لیکن یہ مقدر نہ تھا، اب آئے کہ اُنکی یاد اور احسانات کا مدفن یہان بنائین جس کا نام کتبخانہ ہو،

بعد از وفات تربتِ ما در زمین مجو
در سینہائے مردم عارف مزار ماست

امرا ست بدولتکدہ ہاے خوابند — آن ندانند چہ تقلیب بدوران بودست
آن یکے بے خبر و آن دگرے مست بخواب — قوتِ بازوئے اسلام ز ایشان بودست
بحر طوفان زدہ و کشتی ما در گرداب — دوستان ہیچ نہ بینید چہ طغیان بودست

کشتی شرع نہ بینی کہ بگرداب اُفتاد
ناخدا بے خبر و کار بہ سیلاب اُفتاد

ایکہ پرسید ز ما باعثِ خونباری ما — خود بہ بینید کہ چہ نست دل افگاری ما
خوار گشتیم و تباہ بے سر و سامان گشتیم — تا کجا اے فلک این ذلت و این خواری ما
ایکہ با عیش و تنعم گذرد شام و پگاہ — گاہ پرسید کہ چہ نست و چرا زاری ما
داغ بر داغ نہد حادثۂ دہر ولے — آنچنانست کہ بد غفلت و سرشاری ما
ما کہ غافل ز جہانیم و بدانیم ہشیار — چہ بود خواب ہمین ست چہ بیداری ما
چرخ پیش و پسِ ما سنگ بلامے بارد — لیک خفتست بغفلت کدہ ہشیاری ما
پیش ازین زینتِ ما بود کلاہ و افسر — لیکن اکنون ز سر انداخت نگونساری ما
جلوہ افروز جہان بود ضیائے اسلام — گشت تاریک حریمش ز سیہ کاری ما
کار عالم ہمہ بر طرز دگر یافت طراز — وقت سخت ست و ہمانست سبکباری ما

ہمتے ہست اگر خیز کہ وقت ست ہمین
پیش سہل ست بسے منزل سخت ست ہمین

گرچہ در دست تو آئینِ جہانبانی نیست — گرچہ بر فرق ترا افسرِ خاقانی نیست
گرچہ دانیم ترا صولتِ اسکندر نیست — گرچہ دانیم ترا تختِ سلیمانی نیست
گرچہ دانیم کہ در کیسۂ بے تایۂ تو — سیم و گنجینۂ زر ہیچ فراوانی نیست

# ترکیب‌بند

ای که در بزمِ جهان بهرِ تماشا آئی　　با هزار آرزو و شوق و تمنا آئی
ای که از عالمِ امکان ز سرِ ناز و غرور　　بهرِ نظارهٔ این گنبدِ خضرا آئی
گه بلطف و طرب از خانه بطرزِ مستان　　بر درِ میکده با ساغر و مینا آئی
گاه تنگ آمده از غلغلهٔ صوفی و شیخ　　از درِ صومعه رو کرده بصحرا آئی
پئے این گاه، گہے از پئے آن می تازی　　حیف باشد که نه از بهرِ مواسا آئی
تا به بینی که درین بزم چه برگ ست و چه ساز　　گاه، گه با زخرامی و خندارا آئی
حالتِ شرع به بینی که چه سامان دارد　　ما نگوئیم بغربت‌کدهٔ ما آئی
طرح انداخته نو، کار دگر بست طراز　　خود به بینی و به بازیچهٔ دنیا آئی

هان بگوئی که چنان عزّتِ اسلام کجا
ابتدایش که چنان بود سرانجام کجا

خود به بینی که چسان خانهٔ ویران بودست　　این بپرسی که چه طور و بچه عنوان بودست
قدمے رنجه کن در حرمِ شرع بیا　　ای که پرسی که چه سازست و چه سامان بودست
علما بے خبر اند ز حالِ ملت　　مشتعل در حرمش آتشِ سوزان بودست
فرقه‌ها ساخته کندند بنائے توحید　　همه شیرازهٔ اوراق - پریشان بودست
داشته اند پس پشت ولیکن ز زبان　　همه گویند مرا کار بقرآن بودست
چون تو بے بهره ز اسبابِ جهانی چه شود　　گر تو گوئی پدرم زادهٔ سلطان بودست
گرچه بودیم گرانمایه ولیکن اکنون　　مایهٔ ذلت و افلاس فراوان بودست

چارہ ارجوئی زامراض ہم ازندوہ بجو درد ہا راکہ تو داری ہمہ درمان باشد
شمس خاموش شود دست دعا ارزار
سخت گشتہ درازو قلمت سحر نگار

اے خدائے دوجہان صاحب الطاف عمیم ایکہ ذات تو غفورست و رحیم ست و کریم
گونہ گون بازی قدرت بنمائی ہردم گاہ بطرز حدوث وگہے بطرز قدیم
سبزہ روئیدگی و شاخ نوے یابد جان از قدرت خود میدمی در عظم رمیم
برامید یکہ تو لاتقنطوا خود فرمودی خط طغرائے صحف کردہ رحمٰن و رحیم
حاضر درگہ تو ایم بیک مایہ اُمید طالب ملک وگہر ایم نہ جنات نعیم
تاج جمشید با تخت کیان نیز مدہ مانخواہیم زر و مال، نہ تاج و دیہیم
آرزو نیست کہ مافسر سکندر طلبیم ہوس ماست نہ گنجینۂ لعل و زر و سیم
چشم داریم ز درگاہ تو ہر شام و پگاہ
کہ بما یک نظر انداز بصد لطف نگاہ

مندرجہ بالا ترکیب بند کے ختم ہونے پر مولوی احمد اللہ صاحب متعلم درجۂ تکمیل نے عربی مین تقریر کی اور مولانا شیخ محمد صاحب عرب پروفیسر ادب دار العلوم ندوہ نے حسب ذیل عربی قصیدہ پڑھکر سُنایا،

## قصیدہ

رحو القوام اعتد الاقد حکی الفا فصاد قلبا لبانات الحمی الفا
یھوی مقاذ لہ الالحاظ وھو علی حد المھند منھا لم یخف تلفا
وھکذا ابدع الاقدام صاحبہ حلیف عزم یجوب البید معتسفا

پیشِ تو حالِ دل خویش شویم عرضہ گدا | حاش للہ کہ سودائے غزلخوانی نیست
چشم بکشاؤ دمے چند نظر کن بجہان | بر جہان طور اکنون گردش دورانی نیست
رفت برباد ہمہ دولت شرع و ملت | لیک در خاطرِ تو ہیچ پریشانی نیست
جذبۂ ملت و آن غیرت دین ست کجا | حال دین ست تبہ، ہیچ پشیمانی نیست
آن بناشد کہ حسودانِ تو گاہے گویند | کہ براوراقِ جہان نقش مسلمانی نیست
حال فرداست ہویدا از نشانِ امروز | سرِّ مرموز مثالِ خطِ پیشانی نیست
چشم بکشاؤ سوئے حالتِ دین کن نظرے | خیز و برخیز کہ این وقت تن آسانی نیست
راست ست اینکہ ترا ملک و زر و دولت نیست | لیک دانیم چنان بے سر و سامانی نیست

قوتِ نشو و نما چون شود از نم پیدا
قطرہ قطرہ چو کنی جمع شود یم پیدا

اگر پرسی کہ درین بزم چہ سامان باشد | کہ درین باختہ جام مے و سندان باشد
تو برین کالبدِ خاک اگر مینازی | سخن اینجا ہمہ از کالبد و جان باشد
عالمے ہست دگر، گر نظرت پنہانست | سخن اینجا ہمہ از عالمِ امکان باشد
عالمے ہست بالا ز رہ عجز و نیاز | عقل و ہوش و خرد آنجا ہمہ حیران باشد
تو بفرمودۂ عقل و خرد خود نازی | سخن اینجا ہمہ از آیتِ قرآن باشد
رازِ عالم ہمہ در گفتۂ حق باید جست | تو چہ دانی کہ چہ بہ پیدا و بہ پنہان باشد
تا چہ نازی تو بہ اقوالِ حکیمانِ جہان | سخن اینجا سخنِ ختم رسولان باشد
در بدر بہر علاجِ تنِ خود مے باشے | صحت اینجا ہمہ از علتِ ایمان باشد
بادہ گر خواہی بیا از قدح ندوہ بنوش | کہ پئے تشنہ لبان چشمۂ حیوان باشد

کونوا لندوۃ کم عونا علی زمن | اودت مکارمہ بل صُیّرت ھدفا
لاتحسبوا تلفا ما تعمرون بہ | دار العلوم بلی یا نعمہ خلفا
لا زالت امدحہا والشعر یشہد لی | والنظم ابلغ فی المعنی لمن وصفا
ھذا وطلابہا یرجون خیر رجی | منکم اولو العز والفضل الذی وکفا
قوموا علی قدم واستبدلو ابدلا | عن بذلکم فی جنان الخلد او غرفا
فاللہ عونکم فی کل معضلۃ | وحسبنا اللہ مما قد عنی وکفا
والشکر للہ ولۃ العظمیٰ اذ منحت | مکارما جمۃ حزتم بہا شرفا
فالشاہ جارج لا زالت عواطفہ | علی رعیتہ کالغیث اذ وکفا
نجل الحسین بنظم الدر قد ھتفا | من عجز ندوتکم قد جاء معترفا
ثم الصلاۃ علی المختار من مضر | والآل والصحب والاتباع والخلفا
ماسح مزن وما ناحت مطوقۃ | تثیر صبا لبانات الحمی الفا

ناظم عقدھا وناسج بردھا ابو خلیل محمد بن حسین الانصاری

مدرس دار العلوم ندوۃ لکھنؤ عفا اللہ عنہ

اس کے بعد متعدد علماء نے تقریرین کین جو قلمبند نہین ہو سکین آخر مین میر عاشق حسین صاحب سابق انجینیر ریاست بھاولپور نے آڈٹ رپورٹ متعلق تعمیر دار العلوم پیش کی۔

آج کے اجلاس مین جناب صاحب کمشنر بہادر اور جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لکھنؤ بھی تشریف لائے، مولوی سید ظہور احمد صاحب بی اے ایل ایل بی آنریری سکرٹری استقبالیہ کمیٹی نے جلسہ کیطرف سے شکریہ ادا کیا، اور دوران تقریر مین یہ ظاہر کیا کہ ہمارے درمیان جو اختلاف تھا وہ رفع ہو گیا، اور اب دونون فریق باہم ملکر کام کر رہے ہین اس پر دونون صاحبون نے اظہار مسرت

فيا فؤادى وقيت الباس كن حذرًا — من ان تحملنى ما يقتضى اسفا
واستفت قلبك فى حكم الغرام اذا — ما كنت مدعيا بالحب معترفا
وان تسلنى عن الاحزان ما فعلت — فانت ادرى ومن ذاق الهوى عرفا
ناشدتك الله اذ كنت الولوع فلا — تستبك جفنى وكم اشكو جوى وجفا
فكن حريصًا على الصبر الجميل تنل — صفو الليالى باوقات اللقا وكفى
وان كبا بك طرف الخط وازدحمت — خطوب دهر بها ريح الاسى عصفا
فانهض الى ندوة تحيا النفوس بها — ناهيك من محفل بالعلم قد وكفا
صدر المحافل لا تحصى ماثرها — كنز الفضائل كم ابدت لنا تحفا
احيت تبديرها الاوطان فانتظمت — ارجاؤها نظم عقد للدرر تلفا
جاءت بشائرها بالصلح مفصحة — فقلت مستبشرا اكرم به خلفا
فالصلح خير وخير الناس طالبه — والله فى الذكر قد اثنى بما سلفا
فلا تزال بها الاوطان راقية — اوج المعالى سراة قادة شرفا
ولا تزال بها فى حظوة فرحًا — تبدى طوالعها فى عزة طرفا
فهى المبشر بالاقبال طالعها — فكل ذى مظهر من بحرها اغترفا
عن منتهى مدحها الافكار قاصرة — لكن نطلى عليها بالثنا عرفا
فى كل عام توافينا عوائدها — باليمن والامن والتوفيق حيث صفا
فيا اولى العلم حثوا الناس قاطبة — لاجل تعميرها المبقى لهم شرفا
ويا اولى المال والجاه العريض لكم — هذا الندى ندى يشتهى الغرفا
يبقى ويذهب ما تعطون من نشب — ذكر جميل على هام السماك صفا

مولوی سید ظہور احمد صاحب وکیل نے اُن اصحاب کا شکریہ ادا کیا جنھون نے مجلس استقبالی کے مہمات اُمور مین حصہ لیکر شبانہ روز نہایت محنت و مستعدی سے اجلاس سالانہ کے خدمات مین اپنا وقت صرف کیا، مولانا سید ظہور الاسلام صاحب نے اِسکی تائید فرمائی،

آخر مین مولوی اعجاز علی صاحب رئیس کاکوری نے صدر کے شکریہ کی تجویز پیش کی مولوی عبدالرحیم صاحب ریواڑی نے تائید کی اور اجلاس عام کی طرف سے صدر انجمن کا شکریہ ادا کیا گیا، بعدازان محترم صدر کی اختتامی تقریر پر نہایت سکون و سادگی سے ندوہ کا سالانہ اجلاس ختم ہو گیا،

# ارکان ندوہ اور طلبائے قدیم

۵۔ اپریل ۱۹۱۵ء کو دارالعلوم ندوہ کے طلبائے قدیم نے ارکان ندوۃ العلماء اور علماء کرام کو ٹی پارٹی کے لیئے مدعو کیا ہال کے متصل ایک وسیع کمرہ مین ہر قسم کے فواکہات اور مٹھائیان ترتیب و قرینہ سے چُنی ہوئی تھین اور طلبائے قدیم معزز مہمانونکی آمد کے منتظر تھے، نماز عصر کے بعد ارکان ندوہ، علماء، اور دیگر معززین کمرہ مین تشریف لائے، اور قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک یہ پر لطف صحبت جاری رہی، پارٹی کے ختم ہونے پر مولانا سید سلیمان صاحب ندوی نے ایک برمحل تقریر کی پہلے آپ نے ارکان کا شکریہ ادا کیا اس کے بعد آپ نے واضح طور پر بتایا کہ طلبائے قدیم ارکان سے کیا توقعات رکھتے ہین؟ ندوہ سے انکی کیسی کیسی اُمیدین وابستہ ہین؟ آپنے معزز ارکان کو مخاطب کرکے نہایت جوش سے بیان کیا کہ آپ لوگ ہمکو ندوہ کے لیے کام کرنے کا موقع دیجیئے اگر آپ اِس عمارت کے معمار ہین تو ہمکو کم از کم مزدوری کے لیے قبول کیجیئے۔ کیونکہ ہم کام کرنا چاہتے ہین، اور ہمنے ندوہ کے لیے ایثار و نفس کشی کی متعدد مثالین خود یہان رہکر قائم کی ہین، دنیوی جاہ و حشمت اور مال و دولت

فرمایا، اس اجلاس مین بعض معزز طلبائے قدیم کی تحریک اور دیگر اصحاب کی تائید سے تعمیر مسجد کی تجویز بھی پیش کیگئی جسکا عام طور پر نہایت خوشی سے خیر مقدم کیا گیا، اور اسیوقت عام چندہ شروع ہو گیا جس کا معقول حصہ فوراً وصول ہو گیا اور موعودہ رقمین بھی وصول ہو رہی ہین، اس تحریک کے بعد ندوہ کا تیسرا اجلاس محترم صدر کی آخری تقریر پر ختم ہوا،

# مسجد کا سنگِ اساس

اجلاس برخاست ہونیکے بعد ارکان انتظامی، علماء، اور مقامی معززین کی موجودگی مین مسجد کا سنگِ اساس نصب کیا گیا اور تمام حاضرین نے تکمیل مسجد کے لیے دعائے خیر و برکت مانگی، ہمکو اُمید ہے کہ تمام مسلمان نہایت فیاضی سے تعمیر مسجد مین حصّہ لین گے، تاکہ ندوہ کی ضرورت و شان کے لائق ایک وسیع و شاندار مسجد تعمیر ہو سکے،

# چوتھا اجلاس

## صدر جناب مولانا مولوی ناظر حسن صاحب

۳ بجے سہ پہر کو چوتھا اجلاس زیر صدارت جناب مولانا ناظر حسن صاحب منعقد ہوا، تلاوت قرآن شریف کے بعد جناب مولانا حکیم سیّد عبدالحی صاحب نے نہایت خلوص و محبت سے ان مہمانون کا شکریہ ادا کیا جو دور و دراز مقامات سے زحمت سفر گوارا فرما کر اجلاس ندوہ کی شرکت کے لیئے تشریف لائے اور اپنا گران مایہ وقت اس قومی مجلس کی خدمت و اعانت مین صرف کیا، مولانا ممدوح کے بعد جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری نے اسکی تائید کی،

# تکمیل عمارت کی عملی تجویز

ندوۃ العلماء کے موجودہ مسائل مین سب سے زیادہ مہتم بالشان مسئلہ تعمیر دار الاقامہ کا ہی، اگرچہ بجائے خود تکمیل عمارت جدید تعمیر کتب خانہ اور مسجد کی ضرورت بھی نہایت شدت سے محسوس ہورہی ہی لیکن دار الاقامہ (بورڈنگ) ایسی چیز ہی جس کے بغیر دار العلوم کا تمام نظام بالکل نامکمل حالت مین ہی، اِس لئے کارکنان ندوہ کو قدم قدم پر مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے، دار العلوم کی جدید عمارت شہر سے بعید فاصلہ پر ہی جہان نہ تو طلبہ کے لیئے کرایہ کے مکانات حاصل کیئے جاسکتے ہین، نہ کوئی عارضی انتظام معقول پیمانہ پر ہوسکتا ہی، اگر طلبہ کو بطور خود شہر مین رہنے کی اجازت دی جائے تو قطع نظر اس کے کہ یہ طریقہ کہان تک ان کے لیے زحمت و دشواری کا باعث ہوگا۔ دار الاقامہ کی تربیت و باقاعدہ نظام سے جو فائدہ مد نظر ہی وہ ہمیشہ کے لیے مفقود ہوجائے گا۔ اِس بناء پر خود ارکان ندوہ بھی تکمیل و توسیع عمارت کی ضرورت کو محسوس کر رہے ہین، چنانچہ اجلاس سالانہ کے بعد ۶۔ اپریل کو بعد مغرب اِسی غرض سے ایک صحبت مشورہ نواب سید محمد علی حسن خان بالقابہ کے مکان پر منعقدہ ہوئی علاوہ مقامی اصحاب کے مولوی غلام محمد صاحب ہوشیار پوری مولوی حبیب الرحمان خان صاحب شروانی اور مولانا ابو الکلام آزاد بھی شریک مشورہ تھے سر دست ۲۵ کمرون کی اشد ضرورت ظاہر کیگئی، موجودہ ارکان نے وعدہ کیا کہ وہ ایک ایک کمرہ کی تعمیر کے لیئے ہزار ہزار روپیہ دو ماہ کے اندر جمع کر دین گے، مولوی مسعود علی صاحب قدوائی ندوی نے ظاہر کیا کہ طلبائے قدیم بھی ایک کمرہ کی تعمیر کیلیئے مقررہ رقم فراہم کر دینے کا اعلان کرتے ہین، مولانا حبیب الرحمان خان شروانی نے خاص طور پر اِس اسکیم سے دلچسپی ظاہر کی آپ نے فرمایا کہ وہ اِس تجویز کی توسیع و تکمیل کے لیئے ندوہ کے

کی تمنائین ہمارے دلمین نہین ہین، ہم اگرچہ خاک نشین ہین لیکن اپنے اندر خدمت قومی کا ایک جذبہ رکھتے ہین، اس بنا پر نہایت ادب سے ہمارا یہ مطالبہ ہو کہ ہمکو اپنے کام مین شریک کیجیئے، یہ موثر و پرجوش تقریر دیر تک جاری رہی۔ جس کے ختم ہونے پر جناب مولانا حبیب الرحمان خان صاحب شروانی رکن انتظامی نے ارکان ندوۃ العلماء کی طرف سے اس کا جواب دیا آپ نے بیان فرمایا کہ۔ ہم طلبائے قدیم کے ان پاکیزہ خیالات کی قدر کرتے ہین اور ان کے خدمات کو مسرت سے قبول کرنے کے لیئے تیار ہین۔ اسکے بعد آپ نے طلباء قدیم کو متعدد نصیحتین کین اور فرمایا کہ دنیوی جاہ و جلال معیار عزت نہین ہو، اس لیے آپ کو ان لوگون پر رشک نہین کرنا چاہیئے جو قصر امارت مین اپنی زندگیان بسر کرتے ہین، اور جنکی شاندار دنیوی زندگی لوگون کو مرعوب کر دیتی ہو بلکہ آپ کو ایسی عزت حاصل کرنی چاہیئے، کہ آپ بوریا نشین ہوکر ہماری قوم کے سرتاج ہون اور تمام دُنیا آپ کی عزت کرنے پر مجبور ہو مولانا ممدوح کی پوری تقریر نہایت پرمغز اور مفید معلومات سے لبریز تھی، جو نہایت خاموشی و سکون سے سُنی گئی، مولانا حبیب الرحمان خان کے بعد مولانا ابوالکلام آزاد کھڑے ہوئے اور طلبائے قدیم کو مخاطب کرکے ایک مختصر لیکن پُردرد اور معنی خیز تقریر کی جس مین آپنے بتایا کہ اسوقت مذہب کے لیے کس قسم کے خدمات کی ضرورت ہو؟ آخر مین آپ۔ نے مذہبی خدمات کے لیے ثبات و استقامت اور عزم و استقلال کی ضرورت ظاہر کی اور فرمایا کہ طلبائے دارالعلوم کو ہمیشہ خالص مذہبی و علمی خدمات مین منہمک رہنا چاہیئے، اَب چونکہ مغرب کا وقت آگیا تھا، اس لیے یہ پُرلطف صحبت ختم کر دی گئی، لیکن اس کی خوشگوار یادگار اب تک ہمارے دلون مین باقی ہے،

بنکر ہمارے خرمن اُمید کو خاک سیاہ کردے گا، یہ خیال تھا جس نے لوگوں میں نفرت و بے اعتمادی کی اسپرٹ پیدا کردی تھی، بلکہ حقیقت یہ ہی کہ ندوہ کے ساتھ جو توقعات وابستہ تھے اِن کا خاتمہ ہو چکا تھا، اس حالت مین کیونکر توقع کی جاسکتی تھی کہ مُلک کے سربرآوردہ صحاب ندوہ کے ہنگامہ مین حصہ لینے کے لیئے اجلاس سالانہ مین شریک ہون گے، البتہ اگر صلح کا اعلان کسی قدر پہلے ملک مین شائع ہو جاتا تو اجلاس کی حالت مین ایک خوشگوار تبدیلی محسوس ہوتی،

(۳) سب سے بڑھکر جلسہ کی بیرونقی کا باعث مسلم یونیورسٹی علی گڈھ، اور انجمن حمایت اسلام کا سالانہ جلسہ تھا، مسلم یونیورسٹی کے بعض اہم معاملات سے مسلمانون کو جو تعلق ہی اسکے لحاظ سے اِس جلسہ مین شرکت ضروری تھی، اسیطرح زندہ دلان پنجاب اپنی مقامی انجمن کے سالانہ جلسہ کی وجہ سے لکھنؤ نہ آسکے، ورنہ یقیناً پنجاب و ممالک متحدہ کے بکثرت مہمان شریک ہوتے،

غرض اِس دفعہ متعدد اسباب ناکامی کے جمع ہو گئے تھے، لیکن با این ہمہ ندوہ کا سالانہ جلسہ ہماری توقع سے بڑھکر کامیاب رہا، جلسہ مین کلکتہ، بمبئی، رنگون، مدراس، اور حیدرآباد تک کے مہمان موجود تھے، اِس سے بھی قطع نظر سب سے زیادہ دقیع کامیابی یہ ہی کہ بحمد اللہ ہمارا باہمی اختلاف رفع ہو گیا، اور اب فریقین ایک دوسرے سے ملکر کام کرنے پر آمادہ مین، یہ وہ کامیابی ہی جو ندوہ کو اپنے گذشتہ ایام حیات مین غالباً کبھی نصیب نہین ہوئی،

## ندوۃ العلماء کا مستقبل

اب چونکہ ندوۃ العلماء کے تمام اختلافات کا خاتمہ ہو چکا ہی، باہمی کش مکش رفع ہو چکی ہی، اس لیے مسلمانان ہند کا فرض ہی کہ وہ پورے عزم و حوصلہ سے کام لیکر ایک دفعہ ندوہ کی ترقی و اعانت کے لیے بھی مستعد ہو جائین، ندوہ کے لیے کام کرنے کا اصلی وقت اب آیا ہی ہمارا فرض ہے

تمام معاونین سے برابر خط و کتابت جاری رکھین گے، لہذا ہمکو امید کرنا چاہیئے کہ یہ تحریک انشاء اللہ بارآور و کامیاب ہوگی،

# اجلاس سالانہ کے نتائج پر ایک تبصرہ

اب تک یہ سوال بحث طلب ہو کہ ندوہ کا چودھوان سالانہ اجلاس کامیاب ہا یا ناکامیاب ہم اپنے فرض سے قاصر رہین گے اگر اس سوال کو اسیطرح بحث طلب چھوڑ کر خاموش ہو جائین، اس سوال کے حل کرنے کے لیئے سب سے پہلے ہمکو گردوپیش کے واقعات، اور ندوہ کے گذشتہ دور کشمکش کو بھی پیشنظر رکھنا چاہیئے اُس وقت البتہ توقع کیجا سکتی ہو کہ ہم کسی صحیح نتیجہ تک پہونچ سکین،

حقیقت یہ ہو کہ کسی قومی جلسہ کی بے رونقی و ناکامیابی کے جس قدر اسباب ہو سکتے ہین وہ سب بدقسمتی سے اس دفعہ ندوہ کے سالانہ اجلاس کے موقع پر جمع تھے،

(۱) مثلاً جنگ و قحط کے عالمگیر نتائج کسی طرح نظرانداز کرنیکے قابل نہین ہین، یہ ناممکن تھا کہ ندوہ اس اثر سے متاثر نہوتا جبکہ ہندوستان کے تمام قومی کامون مین نمایان افسردگی محسوس ہو رہی ہو، چند دن کی رفتار رُک گئی ہو اور کسی موقع پر بھی عام مستعدی و سرگرمی کی علامتین نظر نہین آتین،

(۲) اس کے علاوہ یہ امر بھی قابل لحاظ ہو کہ اختلاف باہمی نے ایک بڑی تک ملک مین ندوہ کی طرف سے بے چینی پیدا کردی تھی اور یہ توقع مفقود ہوچکی تھی کہ ندوہ کی اسکیم پر آئندہ صلح و آشتی سے عمل کیا جا سکے گا، خود سالانہ جلسہ کے متعلق یہ خیال تھا کہ وہ ایک میدان دار و گیر ہوگا، جہان فریقانہ جذبات منظر عام پر نمایان ہون گے اور دلون کا غبار برق غضب

# ضروری قواعد داخلہ وغیرہ دار العلوم ندوۃ العلماء

۱- دار العلوم مین درجۂ فضیلت کی تعلیم کی مدت آٹھ سال ہی جسکو کامیابی کے ساتھ پورا کرنے پر فضیلت کی سند دیجاویگی

۲- اس درجے مین علوم ذیل پڑہائے جائین گے،

تفسیر حدیث - فقہ اُصولین فرائض معانی بیان بدیع - انشا - عروض - قوافی - منطق - فلسفہ مناظرہ کلام صرف نحو حساب ہندسہ - تاریخ زبان انگریزی بطور زبان ثانی -

۳- انگریزی سے کوئی طالب علم مستثنیٰ نہین ہوسکتا جب تک کہ مجلس دار العلوم کسی کو مستثنیٰ نکرے

۴- دار العلوم کے درجۂ تکمیل کی ہر شاخ کیلئے تعلیم کی مدت دو برس مقرر ہی جس کو کامیابی کے ساتھ پورا کرنے پر تکمیل کی سند دیجائے گی،

## اسوقت مدارج تکمیل تین ہین

۵- (۱) تکمیل دینیات جسمین تفسیر حدیث فقہ و اُصول کی اعلیٰ درجے کی کتابین داخل ہین،

۶- (۲) تکمیل کلام جسمین منطق فلسفہ الہیات اور کلام کی اعلیٰ درجے کی کتابین داخل ہین،

۷- (۳) تکمیل ادب جسمین ادب و انشاء کی کتابین اور نظم و نثر کی مشق شامل ہی،

## داخلہ طلبہ

۸- (۱) دار العلوم کے درجۂ عربی کی اوّل جماعت مین وہ طلبہ لیئے جائین گے جن کا سن پندرہ برس سے زائد نہو اور جو طلبہ دوسرے یا تیسرے سال یا متوسط درجے مین داخل ہونے کی لیاقت رکھتے ہون گے اُنکی عمر کا لحاظ اُنکی ختم شدہ خواندگی کے معیار سے کیا جائیگا مگر خاص حالتون مین بمنظوری ناظم اس قاعدہ سے کسی کو مستثنیٰ کیا جا سکتا ہے،

کہ اِس فرصت جلیلہ کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرین، خصوصاً جن اصحاب نے معاملات ندوہ مین فریقانہ حیثیت سے حصہ لیا تھا، اُن کو سب سے پہلے وقت و موقع کی اہمیت محسوس کرنا چاہیئے، ورنہ یہ خیال کیا جائےگا کہ اُن کی مخالفت و موافقت شخصی اغراض پر مبنی تھی،

# اعتذار

افسوس ہو کہ اِس دفعہ اجلاس سالانہ کے موقع پر بعض تقریرین قلمبند نہ ہوسکین، اجلاس کے بعد معزز مقررین کیخدمت مین درخواست کیگئی کہ وہ اپنی تقریرین قلمبند کرکے مرحمت فرمائین تاکہ روداد سالانہ مین درج ہوسکین لیکن ہمین بھی کامیابی نہین ہوئی، اسلیئے ہم مفصل تقریرون کے شائع کرنے سے معذور ہین، لیکن قریباً تمام تقریرون کا ماحصل روداد مین درج کردیا گیا ہے،

تعمیر دارالعلوم کے متعلق جناب میر عاشق حسین انجنیر نے جو رپورٹ مرتب کی ہو وہ ابھی تک موصول نہین ہوئی، اگر روداد مرتب ہونیسے پہلے میر صاحب ممدوح نے رپورٹ بھیجدی تو بطور ضمیمہ روداد کے ساتھ شامل کردیجائیگی، ورنہ علیحدہ چھاپکر شائع کیجائیگی، چونکہ روداد کا جلد شائع ہونا ضروری ہو، اس لیئے رپورٹ کے انتظار مین مزید توقف نہین کیا جاسکتا،

ندوۃ العلماء اور دارالعلوم کا سالانہ حساب یکم اپریل ۱۹۱۴ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۱۵ء تک اس روداد کے ساتھ شامل کردیا گیا ہو، چونکہ مفصل حساب ماہ بماہ رسالہ الندوہ مین شائع ہوتا رہتا ہو اس لیئے چندہ دہندگان کے اسمائے گرامی قلم انداز کرکے صرف آمد و صرف کا گوشوارہ شائع کیا جاتا ہو، جو اصحاب ندوۃ العلماء کے مداخل و مصارف کا مفصل حساب دیکھنا چاہین وہ رسالہ الندوہ ملاحظہ فرمایا کرین،

خاکسار محمد اکرام اللہ خان ندوی ایڈیٹر رسالہ الندوہ

ندوۃ العلماء

لکھنؤ

یکم ستمبر ۱۹۱۵ء

اور ایسی رخصت کیلئے درخواست کی ضرورت نہین ہی مگر اُستاد کو اُسکی اطلاع محرر دارالعلوم
کو دینا لازمی ہوگی؛

۱۶۔ (۹) ہر اُستاد کو رجسٹر حاضری مین صرف حاضری یا غیر حاضری درج کرنا چاہیئے رخصت کا
اندراج بذریعہ درخواستون کے محرر دارالعلوم جنرل رجسٹر مین کریگا اور رجسٹر حاضری
کے خانہ کیفیت مین لکھ دیگا کہ یہ غیر حاضری بذریعۂ رخصت کے ہے؛

۱۷۔ (۱۰) کسی اُستاد کو اجازت نہین ہے کہ وہ خود کسی طالب العلم کا نام رجسٹر حاضری مین درج
کرے بلکہ تمام طلبۂ درجہ کے نام محرر رجسٹرو نمین درج کرے گا،

۱۸۔ (۱۱) کسی اُستاد کو اجازت نہین کہ وہ درجہ مین کسی ایسے طالب العلم کو بیٹھنے دے جس کا نام
رجسٹر مین درج نہ ہوا ہو،

۱۹۔ (۱۲) محرر دارالعلوم روزمرہ آخر گھنٹہ مین تمام رجسٹرہاے حاضری درجونمین سے منگا کر
جنرل رجسٹر مین حاضری وغیر حاضری معہ تصریح رخصت کے درج کرے گا،

۲۰۔ (۱۳) مہینہ کے ختم پر محرر دارالعلوم طلبہ کی فہرست تیار کرے گا جو اپنے درجہ مین بلا حصول
رخصت غیر حاضر رہے ہین اور (۶) یوم کا ایک دن قرار دیکر ہر طالب علم کی یومیہ غیر حاضری
پر ایک آنہ کے حساب سے جرمانہ قائم کر کے مہتمم کی منظوری سے جرمانہ وصول کرے گا،

۲۱۔ (۱۴) پندرہ روز متواتر غیر حاضری پر طالب العلم کا نام دارالعلوم سے خارج کر دیا جائے گا۔

۲۲۔ (۱۵) جو طالب العلم اکثر غیر حاضر رہتا ہو یا جسکا چال چلن خراب ہو یا عدول حکمی یا گستاخی کرے
اُس کو مہتمم فہمائش و تنبیہ کرے گا اگر موثر نہو تو اختیار ہے کہ نام خارج کر دے اور اگر ضرورت
سمجھے تو وہ ممنوع الادخال بھی کر سکتا ہے،

۲۳۔ (۱۶) جس طالب العلم کا نام دارالعلوم سے خارج ہوگا وہ دارالاقامہ سے فوراً

۹۔ (۲)، فارسی کے درجہ مین وہ طالب العلم لیا جاوے گا جسکی عمر ۱۴ برس سے زیادہ نہو،

۱۰۔ (۳)، ہر ایک اُمیدوار کو دارالعلوم کے چھپے ہوئے فارم پر درخواست لکھنا اور اُس فارم کی خانہ پری کرنی ہوگی،

۱۱۔ (۴) مندرجہ بالا درخواست مہتمم کے پاس پیش ہوگی پھر مہتمم بذات خود یا کسی دوسرے مدرس کے ذریعے سے اُمیدوار کی لیاقت کا امتحان لے گا۔ اِس امتحان مین اُمیدوار لائق ثابت ہوا تو اُس کی درخواست منظور کی جائے گی اور وہ باقاعدہ جماعت مین داخل کر لیا جائے گا، منظوری کے بعد اُمیدوار کو اپنی درخواست محرر دارالعلوم کے حوالے کرنا ہوگا تاکہ وہ باقاعدہ اُسکا نام رجسٹر داخلہ نیز درجے کے رجسٹر و نمین درج کر دے،

۱۲۔ (۵)، ہر طالب العلم کو بوقت داخل ہونے کے دو روپیہ فیس داخلہ دینی ہوگی۔ اگر کسی طالب العلم کا نام غیر حاضری وغیرہ کی وجہ سے خارج ہو گیا ہو یا کر دیا گیا ہو تو دوبارہ بہ ادائے فیس داخل ہو سکے گا۔ (بجز ایسی صورت کے وہ ممنوع الادخال کیا گیا ہو)

## حاضری دارالعلوم

۱۳۔ (۶)، ہر طالب العلم پر فرض ہوگا کہ وہ روزمرہ بلا ناغہ درجہ مین ہر اُستاد کے پاس تعلیم حاصل کرنیکے لیئے حاضر ہو،

۱۴۔ (۷)، اگر کوئی طالب العلم حاضری سے معذور ہو تو اُسکو درخواست رخصت مہتمم دارالعلوم کی خدمت مین پیش کرنا چاہیئے درخواست پر اتالیق دارالاقامہ کی (اگر طالب العلم دارالاقامہ مین رہتا ہو) ورنہ اُسکے سرپرست کی تصدیق ہونی چاہیئے مہتمم بعد منظوری درخواست رخصت کو محرر دارالعلوم کے پاس درج رجسٹر کرنے اور فائل مین رکھنے کو بھیجدے گا،

۱۵۔ (۸)، ایسی رخصت جو ایک دن سے کم کی ہو ہر درجہ کا اُستاد بھی اگر مناسب سمجھے دے سکتا ہے

مجرے دیا جائے گا، اگر پھر بھی دو روپیہ ماہوار کے حساب سے ایام غیر حاضری کی فیس لیجائیگی تاوقتیکہ وہ خود علیحدہ ہوجائے یا اُسکا نام خارج کردیا جاوے۔

۲۹- (۲۲) ہر طالب العلم کو سالانہ امتحان (یعنی شعبان) کی فیس دارالاقامہ کے ساتھ تین روپیہ فیس تعطیل بھی داخل کرنا لازم ہوگی ورنہ شریک امتحان نہ کیا جاویگا،

۳۰- (۲۳) غیر مستطیع طلبا کے مربیونکو ایک تحریر دینا ہوگی کہ طالب العلم قبل پورا کرنے تعلیم ہشت سالہ اور اگر تکمیل مین داخل ہوگا تو بلا پورا کیئے تعلیم درجۂ تکمیل کے بغیر کسی وقتی مجبوری کے جس کو مجلس دار العلوم تسلیم کرلے مدرسہ نہ چھوڑیگا اگر ایسا کریگا یا کسی اسٹرائک وغیرہ مین شریک ہوگا تو ہم تمام اُن اخراجات و وظائف کے جو اُس کو اُس وقت تک ملے ہونگے ذمہ دار ادائیگی کے ہون گے؛

۳۱- (۲۴) دارالاقامہ مین سوائے پرنسپل ونگران (مہتمم دارالاقامہ) یا اُس کے مددگار کے اگر ضرورت ہو غیر شخص نہین رہ سکتا البتہ پرنسپل اور مہتمم دارالاقامہ اور اُسکے مددگار ایک ایک اپنا عزیز اپنے پاس رکھ سکتے ہین بشرطیکہ اُن کے کھانے کا انتظام بھی اُنھین کے ساتھ ہو یعنی وہ اپنا اور اُن کا کھانا علیحدہ اپنے اہتمام سے انتظام کرین یا دونون با دلائے فیس دارالاقامہ سے کھاوین البتہ کوئی مہمان طلبہ یا مدرسین مقیم دارالاقامہ کا باجازت مہتمم دارالاقامہ یا پرنسپل قیام کرسکتا ہے مگر قیام کسی حالت مین ایک ہفتہ سے زیادہ نہین ہوسکے گی ایسے مہمان کو دارالاقامہ سے کھانا بادلائے ۲ روقت مل سکے گا۔ مہمان کے کھانے کا صرفہ نقد داخل کرنا ہوگا کسی کے حساب مین شامل نہ کیا جاویگا۔

۳۲- (۲۵) طلبۂ دارالاقامہ ایک جگہ کھانا کھائین گے اور کھانے کے وقت ایک اُستاد نگران موجود رہیگا۔ باجازت نگران کسی وقت بضرورت کھانا جائے سکونت پہ بھیجا جاسکتا ہے غذا عموماً گوشت

خارج کر دیا جائے گا،

## قیام دارالاقامہ

۲۴۔ (۱۷) دارالاقامہ مین رہنے والے طلبا وہی ہون گے جنکی عمر دس برس سے کم نہو۔

۲۵۔ (۱۸) مستطیع طلبہ سے بابت اخراجات خورد نوش کے سات روپیہ ماہوار لیئے جائین گے اگر کوئی طالب العلم یا مدرس یہ خواہش کرے گا کہ وہ ایک وقت دارالاقامہ مین کھانا کھاوے تو نصف فیس لیکر اُسکی یہ خواہش پوری کیجاوے گی،

۲۶۔ (۱۹) کوئی طالب العلم مستطیع اپنی خدمت کیواسطے اُس شخص کو دارالاقامہ مین رکھ سکتاہی جس کو مہتمم منظور کرے ہر وقت مہتمم کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے ایسے خدمتگار کو موقوف کرکے دوسرا مقرر کردے۔ ایسے خدمتگار کو دارالاقامہ سے کھانا مل سکتاہی بشرطیکہ تین روپیہ آٹھ آنہ ماہوار منجانب طالب العلم ادا کیا جائے۔

۲۷۔ (۲۰) ہر طالب العلم کے سرپرست کو اُس طالب العلم کی بابت جو دارالاقامہ مین داخل ہوگا سات روپیہ بابت داخلہ کے اور سات روپیہ مصارف ماہ روان پیشگی داخل کرنا ہوگا، اور آئندہ ہر مہینے کی ۵ تاریخ تک فیس ماہ آئندہ مہتمم کے پاس بھیجنا ہوگی جسکی رسید مہتمم مع مختصر حالات (جسمانی و تعلیمی طالب العلم کے) فرستندہ فیس کے پاس بھیجدیگا، داخلہ کی رقم دارالاقامہ چھوڑنے پر بشرطیکہ چھوڑنے والے پر کسی رقم کا مطالبہ باقی نہو واپس کردیجائیگی، اگر کسی طالب علم کی فیس بجائے مدت مقررۂ بالا کے آخر ماہ تک بھی نہ داخل ہوگی تو اُسکا نام دارالاقامہ سے خارج کردیا جائے گا،

۲۸۔ (۲۱) دارالاقامہ سے غیر حاضری کے بابت کچھ مجرا نہین دیا جائیگا لیکن باقاعدہ اطلاع دیکر جانے کی صورت مین جب کہ یہ جانا ایک ہفتہ یا اِس سے زائد کیلئے ہو غیر حاضری کا مجرا

ایسے مجمع کو منتشر کرنا جس سے دیگر طلبہ کا نقصان ہو یا کسی دوسری مضرت کا اندیشہ ہو یا خلاف تہذیب و متانت ہو۔ طلبہ کی باہمی خفیف نزاعات کا مناسب فیصلہ رہائش کے لیے کمروں کی تقسیم، مناسب موقعوں پر کمروں کی تبدیل۔

رہائش کے متعلق طلبہ کی شکایات کا انتظام اس کے علاوہ تمام وہ اُمور جن کے انتظامات کی ضرورت ہو۔

۳۷۔ (۳۱) ہر طالب العلم کو نماز جماعت سے پڑھنا ضروری ہے اس کے لیے مہتمم و نگران کو حاضری لینے اور تنبیہ کرنے کا اختیار ہے؛

طلبہ کا غیر شرعی وضع بنانا جرم قابل مواخذہ ہے اگر باوجود تاکید و تنبیہ کے ترک نہ کرے تو مہتمم کو اختیار ہے کہ اُسکو دارالاقامہ اور دارالعلوم سے خارج کر دے،

۳۸۔ (۳۲) بعد نماز عصر طلبہ احاطہ کے اندر کھیلا کریں گے جب تک نماز مغرب کے لیے وضو کی گھنٹی نہ ہو کھیل جاری رکھ سکتے ہیں گھنٹی ہونے کے ساتھ ہی فوراً کھیل بند کر دیا جاویگا۔ کھیل کے وقت ایک اُستاد کا موجود رہنا ضروری ہے کھیل کا انتظام ہیڈ ماسٹر کے متعلق ہوگا یا جس کے وہ سپرد کرے۔

۳۹ (۳۳) طلبہ کے دارالاقامہ کے اوقات کی تقسیم حسب ذیل ہوگی؛

صبح نماز کے بعد آدھا گھنٹہ تلاوت قرآن مجید،

بعد عصر ایک گھنٹہ یا زائد مغرب تک جسمانی ورزش،

مدرسہ کی حاضری چھ گھنٹہ؛

مطالعہ وسبق انگریزی کے لیے دو گھنٹہ،

مطالعہ وسبق عربی کے لیے چار گھنٹہ؛

روٹی ترکاری دال چاول ہوگی؛

۳۳۔ (۲۶) طلبہ دارالاقامہ کو کسی وقت دارالاقامہ سے باہر جانا بدون اجازت اپنے نگران کے جائز نہین اسکی خلاف ورزی پر نگران تنبیہ کریگا اگر موثر نہو تو پرنسپل کو رپورٹ کریگا۔ پرنسپل کو سزائے جرمانہ وغیرہ یہان تک کہ اخراج کا جیسا کہ وہ مناسب سمجھے اختیار رہوگا،

نگران جب کسی طالب العلم کو باہر جانے کی اجازت دے تو طالب کو ایک تحریری ٹکٹ دے گا جس مین لکھا ہوگا کہ فلان طالب العلم کو فلان وقت سے فلان وقت تک باہر جانیکی اجازت دیجاتی ہی جو بعد واپسی نگران کو واپس کر دیا جاوے گا عموماً طلبہ کو بغرض تفریح بپابندی دفعہ ہذا جمعہ کو بعد جمعہ اجازت دیجائیگی مگر کسی ضرورت کی وجہ سے جو نگران کے نزدیک ضروری ہو ہر وقت اجازت دیجا سکتی ہے،

۳۴۔ (۲۷) کسی طالب علم کو علاوہ دارالمعلومات کے کسی اخبار یا رسالے کے منگانے کی اجازت نہین ہے۔ البتہ دارالمعلومات مین اخبارات و رسائل بعد منظوری نگران کے منگائے جاسکتے ہین،

(۲۸) دارالمعلومات شبانہ روز مقفل رہیگا اور اُسکی کنجی نگران یا جس کو وہ مقرر کرے اُسکے پاس رہیگی اور اوقات مدرسہ کے لحاظ سے جو وقت نگران مقرر کیا کرے گا۔ دو گھنٹہ کیلئے دارالمعلومات کھلا کرے گا مگر تمام انتظامات دارالمعلومات کے اور اُسکا چندہ خرید و فروخت طلبہ کے اختیارات مین ہوگا،

۳۵۔ (۲۹) ہر طالب العلم پر فرض ہوگا کہ اتالیق کے احکام کی اطاعت کرے،

۳۶۔ (۳۰) اتالیق کو بحیثیت نگرانی اختیارات ذیل ہون گے طلبہ کو بلا اجازت باہر جانیسے روکنا۔ شب کے وقت کسی طالب العلم کو دوسرے طالب العلم کے کمرے مین نہ جانے دینا۔

عموماً طلبہ و مدرسین حاضر ہونگے

ہر جمعہ کو طلبہ کی مجلس مکالمہ منعقد ہوگی جسمین وہ کسی ایسے مضمون پر تقریر کرین گے یا لکھی ہوئی تحریر سُنائین گے جو پہلے سے اُنکو بتلا دیا گیا ہوگا اور اُسمین کم سے کم ایک اُستاد موجود رہے گا جو اُن کی غلطیون کو نوٹ کرتا رہے گا اور آخر مین اپنی تقریر مین اُن کی فروگذاشتونکو بیان کردے گا،

## تعلیمی اوقات

۴۶۔ (۳۹) تعلیم کا وقت پورے پانچ گھنٹے ہوگا جو چھ حصّون مین تقسیم کیا جائیگا ہر حصّہ پچاس منٹ کا ہوگا، اور ان پانچ گھنٹون کے علاوہ ایک گھنٹہ ظہر کے وقت نماز کی چھٹی ہوگی جبکہ مدرسہ دس بجے سے ہوگا ممکن ہے کہ کسی مدرس کا کوئی گھنٹہ خالی ہوجائے لیکن کسی کو یہ جائز نہین کہ وہ اوقات معینہ درس مین غیر حاضر ہو یا اگر اُس کے سپرد کوئی کام تحریر یا درس کا مہتم کرے تو وہ عذر کرے،

۴۷۔ (۴۰) تعلیمی گھنٹون کے تعین و تشخیص پرنسپل کے اختیار مین ہوگی لیکن یہ ضرور ہی کہ کسی کو اصلی پانچ گھنٹے سے زیادہ وقت تک تعلیم دینے پر مجبور نہین کرے گا،

۴۸۔ (۴۱) مدرسین ادب اسباق ادب کو پنجم جماعت سے اوپر عربی زبان مین پڑھاوین گے بلا سخت ضرورت اُردو لفظ استعمال نکرین گے اور اُسکا لحاظ رکھین گے کہ طلبہ مین عربی بولنے او[illegible] لکھنے کی مہارت پیدا ہو،

## تعطیلات

| عید الضحیٰ | محرم | بارہ وفات | شب برات | رمضان شریف | سالگرہ ملک معظم | تخت نشینی ہندوستان |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۵ یوم | ۲ یوم | یک یوم | ۲ یوم | ۴۰ یوم | یک یوم | یک یوم |
| ۹ سے ۱۳ تک | ۹ و ۱۰ محرم | ۱۲ ربیع الاول | ۱۴ و ۱۵ شعبان | ۲۶ شعبان سے ۵ شوال تک | ۳ جون یا جو مقرر ہو | ۱۲ دسمبر |

باقی سونا آرام کرنا نماز وقت پر پڑھنا،

## امتحانات

۴۰۔ (۳۴) ہر مہینے مین ایک امتحان تحریری ہوگا جو خود اساتذہ لیا کرینگے اور سالانہ امتحان مین چار پرچہ تحریری اور ایک پرچہ تقریری ہوگا سالانہ امتحان کے واسطے پانچوین جماعت تک کے طلبہ کا امتحان خود اساتذہ دارالعلوم لیا کرینگے مگر کوئی اُستاد اُس کتاب کا ممتحن نہوگا جو سال امتحان مین اسکے زیر تعلیم رہی ہو، لیکن سال ششم اور اس سے اوپر کی جماعتون کے امتحان کیواسطے عموماً مشاہیر علماء ہندوستان مین سے انتخاب کیے جائین گے،

۴۱۔ (۳۵) کسی امتحان مین کامیابی کے واسطے ضرور ہے کہ ہر پرچہ مین کم از کم ۳۳ فیصدی نمبر حاصل ہون اور تقریری امتحان مین بھی یہی شرط ضروری ہو گی،

۴۲۔ (۳۶) ایسے طالب العلم کو جسکی حاضری ۷۵ فیصدی سے کم ہو یا ناہموار ہی امتحانات مین قابل شرکت نہو تو اُسکو شرکت کی اجازت نہ دیجائے گی،

جو طالب العلم بلا کسی ایسے عذر کے جسکو پرنسپل نے قبول کر لیا ہو شریک امتحان سالانہ نہوگا تو اُسکا نام دارالعلوم سے خارج کر دیا جائے گا،

## وظائف

۴۳۔ (۳۷) ہر سال اتنے وظیفہ جتنے بجٹ مین منظور ہوئے ہون حسب شرائط مندرجہ بجٹ پرنسپل بمشورہ ناظم مقرر کر سکے گا،

کسی ناکام امتحان طالب العلم کو نہ وظیفہ دیا جائیگا نہ جاری رکھا جاویگا،

## مکالمہ ومباحثہ

۴۴ ۔ (۳۸) ہر مہینے مدرسین مین سے کوئی مدرس علمی یا مذہبی مضمون پر محققانہ لکچر دا سپیچ دینگے جسمین

## سال سوم

| شمارہ | اوّل | دوم | سوم | چہارم | پنجم | ششم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | قدوری عبادات وکتاب النکاح تا عتاق | الفیہ | شرح تہذیب | اخوان الصفا طلا | حساب | انگریزی |
| ۲ | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | کسور عام مع عباراتی | 〃 |
| ۳ | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | سوالات وکسور اعشاریہ | 〃 |
| ۴ | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۵ | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۶ | دیوان ابی العتاہیہ تا قافیۃ الحاء | مجموع الادب تا ختم بدیع | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۷ | 〃 | 〃 | سراجی | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۸ | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۹ | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 |

## سال چہارم

| شمارہ | اوّل | دوم | سوم | چہارم | پنجم | ششم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | شرح وقایہ ربع اول | قطبی باستثنائے مختلطات | مختصر المعانی فن معانی | حماسہ باب الادب ونسیب والملا | حساب تجارت وسود مفرد | انگریزی |
| ۲ | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | ومرکب واربعہ۔ | 〃 |
| ۳ | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | واقلیدس مقالہ اولیٰ | 〃 |
| ۴ | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۵ | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۶ | تاریخ دول العرب از زمان نبوت | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۷ | 〃 | 〃 | محیط الدائرہ | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۸ | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۹ | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 |

# تفصیل نصاب دار العلوم

## سال اوّل

| شمارہ | اوّل | دوم | سوم | چہارم | پنجم | ششم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | میزان | نور الایمان | مشق تصریف | دروس الادب حصہ اوّل | خوشخطی | حساب تا تقسیم |
| ۲ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | مفرد مع عبارتی |
| ۳ | منشعب | ″ | ″ | ″ | ″ | سوالات |
| ۴ | ″ | پنج گنج و زبدہ کامل | نحو میر مع مائۃ عامل وخلاصہ معہ ترکیب | ″ | ″ | ″ |
| ۵ | صرف میر | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ |
| ۶ | ″ | ″ | ″ | ″ | مشق تعلیل وصیغ | ″ |
| ۷ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ |
| ۸ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ |
| ۹ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ |

## سال دوم

| شمارہ | اوّل | دوم | سوم | چہارم | پنجم | ششم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | شرح مائۃ عامل | کبریٰ | علم الصیغہ | دروس الادب حصہ دوم | حساب | انگریزی |
| ۲ | ″ | ″ | ″ | ″ | جمع مرکب تفریق مرکب | ″ |
| ۳ | ″ | ″ | ″ | ″ | تقسیم مرکب | ″ |
| ۴ | ہدایۃ النحو کامل | ″ | ″ | ″ | ذو اضعاف اقل مع | ″ |
| ۵ | ″ | ″ | ″ | ″ | عبارتی سوالات | ″ |
| ۶ | ″ | تسہیل التہذیب | ربع آخرہ پارہ عم مع ترکیب و ترجمہ | ″ | ″ | ″ |
| ۷ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ |
| ۸ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ |
| ۹ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ |

## سال ہفتم

| شمارہ | اول | دوم | سوم | چہارم | پنجم | ششم | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | مشکوٰۃ شریف جلد ثانی | دلائل الاعجاز | ہدایہ جلد ثالث | سبعہ معلقہ املا | انگریزی | انگریزی | دلائل الاعجاز تا صفحہ ۱۰۰ اور از ۲۲۰ تا ۲۵۰، و از ۳۴۵ تا ۳۷۷ مطبوعہ مصر مطبعۃ المنار۔ |
| ۲ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | |
| ۳ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | |
| ۴ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | |
| ۵ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | |
| ۶ | ″ | شرح مطالع | ″ | ″ | ″ | ″ | |
| ۷ | کشف الادلہ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | |
| ۸ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | |
| ۹ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | |

## سال ہشتم

| شمارہ | اول | دوم | سوم | چہارم | پنجم | ششم | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | بیضاوی شریف سورہ بقرہ | حمد اللہ | ترمذی مع رسالہ اصول حدیث جرجانی | حجۃ اللہ البالغہ جلد اول و املا | انگریزی | انگریزی | حجۃ اللہ البالغہ کے ساتھ املا ہفتہ مین دو بار ہوگا |
| ۲ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | |
| ۳ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | |
| ۴ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | |
| ۵ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | |
| ۶ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | |
| ۷ | ″ | شرح نخبۃ الفکر | ″ | ″ | ″ | ″ | |
| ۸ | الفوز الکبیر | ″ | ″ | ″ | ″ | ″ | |

## سال پنجم

| شمارہ | اوّل | دوم | سوم | چہارم | پنجم | ششم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ہدیۂ سعیدیہ کامل | نورالانوار کامل | شرح وقایہ ربع ثانی | حماسہ باب الحماسہ | حساب | انگریزی |
| ۲ | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | جذر مثنی کاملا | 〃 |
| ۳ | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۴ | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۵ | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۶ | 〃 | 〃 | دیوان متنبی | مجمل نظر بر جغرافیۂ عالم و مشق نقشجات جغرافیہ | 〃 | 〃 |
| ۷ | لباب الاشارات | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۸ | الہیات | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۹ | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 |

## سال ششم

| شمارہ | اول | دوم | سوم | چہارم | پنجم | ششم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | مشکوٰۃ شریف جلد اول | تفسیر جلالین کامل | ہدایہ جلد رابع | مقامات حریری ۲۵ مقامہ و املا | انگریزی | انگریزی |
| ۲ | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۳ | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۴ | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۵ | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۶ | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۷ | 〃 | 〃 | معالم اصول الدین | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۸ | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۹ | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 | 〃 |

# نصاب انگریزی و ریاضی دار العلوم لکھنؤ

| نمبر شمار | انگریزی | تیز خواندگی | کمپوزیشن | گرامر | ترجمہ | ریاضی | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| درجہ ابتدائے فارسی | نقشہ حروف تہجی | نلسن پرائمر | . | . | . | گنتی و پہاڑے از جمع تا تقسیم مفرد مع عبارتی سوالات | |
| درجہ اول | لانگ مینس انگلش فار انڈین اسکول | نصف اول لانگ مینس ریڈنگ فار فرسٹ ایر | تختۂ سیاہ پر تحریری مشق | . | . | از جمع مرکب تا تقسیم مرکب مع سوالات عبارتی مقسوم علیہ اعظم و ذو اضعاف اقل | اول دو درجوں مین انگریزی ڈایرکٹ میتھڈ سے تعلیم دیجائیگی اور تعلیم زیادہ تر تقریری ہوگی۔ |
| درجہ دوم | نصف آخر لانگ مینس ریڈنگ بک فار فرسٹ ایر و لانگ مینس ریڈنگ بک فار سکنڈ ایر | . | فواسٹرس اکسرسائز بک آف رائٹنگ | . | . | کسور عام و کسور اعشاریہ مع متوالی | ہندسے انگریزی مین ہونا چاہیے۔ |
| درجہ سوم | نلسن ریڈر نمبر ۲ | اے بر لو بوائے گرلس ڈارلنگ | ہفتہ وار زبانی | گرامیٹیکل پرائمر | ہفتہ مین دو مرتبہ | تجارت سود مفرد اربعہ متناسبہ متعلق کام خاص وقت مین وقت اور فاصلہ | |
| درجہ چہارم | نلسن ریڈر نمبر ۳ | اے بر لو بوائے گرلس ڈارلنگ اور اسی قسم کی داستان کتابین۔ | ،، | مینول گرامر | ،، | جذر و کعب مشق کا حل قیمت نقد۔ سود مرکب | |
| درجہ پنجم | بیرز جونیئر پروز ریڈر | رابن سن کروسو و سندباد دی سیلر الہ دین جونیئر سٹوری سیریز | نیس کمپوزیشن ہفتہ مین دو بار | ،، | اسٹیپلے | الجبرا کے بی ہاسو جیومیٹری ہال اینڈ اسٹون ہفتہ مین دو بار۔ ارتھمیٹک دہرکے تواسد کا آموختہ۔ | الجبرا مین چار ن مفرد قاعدے جیومیٹری مثلث تک انگریزی مین تعلیم ہونا چاہیے۔ |
| درجہ ششم | بیرز سینیئر پروز ریڈر | کلیوس ٹریولس چینٹ آف ویلس (جونیئر اسٹوری سیریز) | ،، | نسفیلڈ گرامر حصہ ۳ و ۴ | | سمپل ایکویشن متوازی الاضلاع نسبت اور متبادلہ | |
| درجہ ہفتم | لانگ مینس انگلش ریڈنگ بک فار انڈین اسٹوڈنٹ | کوئن ہٹ ڈر ورڈیا کوئی دوسری کتاب موافق رائے استاد۔ | استاد کی رائے | مذکورہ بالا | اوکلے ٹرانسلیشن | الجبرا مین مقسوم علیہ اعظم و اضعاف اقل بکولیشن | |
| درجہ ہشتم | لانگ مینس انگلش ریڈنگ بک فار انڈین اسٹوڈنٹ نمبر ۲ یا میٹرکیولیشن کورس | لانگ مینس کلاس بکس آف لٹریچر | ،، | ،، | اوکلے ٹرانسلیشن یا کسی اخبار کی عبارت | جیامٹری ہال و اسٹون اشکال ثباتی و عملی | |

## درجۂ تکمیل حدیث و تفسیر

صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ سنن ابن ماجہ۔ سنن ابی داؤد۔ سنن نسائی۔ مقدمہ ابن صلاح تفسیر کشاف سورۂ بقرہ۔ اشعار اتقان متعلقہ غریب القرآن۔ تفسیر نیشاپوری برائے مطالعہ شرح معانی الآثار جلد اول برائے مطالعہ۔ تفسیر اتقان برائے مطالعہ۔

## درجۂ تکمیل فقہ و اصول فقہ

درمختار۔ الاشباہ والنظائر۔ فقہ ابن رشد۔ حجۃ اللہ البالغہ حصہ دوم۔ توضیح و تلویح تا مقدمات اربع۔ مسلم الثبوت۔ کشف الاسرار بزدوی جلد اول۔

## درجۂ تکمیل ادب

کتاب الصناعتین۔ کتاب العمدہ اسرار البلاغۃ دیوان بابعد۔ دیوان امرأ القیس دیوان عروۃ بن الورد۔ رسائل بدیع الزمان۔ مطول تا ما انا قلت۔ خطابت وکتابت۔

## درجۂ تکمیل فلسفہ و منطق و کلام

شمس بازغہ تا بحث زمان۔ الہیات شرح حکمۃ العین۔ الہیات شرح مقاصد۔ شرح حکمۃ الاشراق۔ تہافۃ الفلاسفۃ للامام الغزالی و ابن رشد۔ رسائل اربعہ امام غزالی۔ الدروس الاولیہ۔ ہیئت جدیدہ۔

## برآورد تنخواہ ملازمین کتبخانہ ندوۃ العلماء لکھنؤ من ابتدائے ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۴ء لغایت ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۵ء

| نمبر شمار | نام ملازمین مع عہدہ | شرح تنخواہ | ایام کارکردگی | میزان کل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | منشی محمد عارف الزمان صاحب ناظر کتبخانہ | مـہ/ | ۱۲ ماہ | ۱الـہ/ | |
| ۲ | منشی محمد خلیق الزمان صاحب مددگار ناظر کتبخانہ | ـہے/ | ۱۲ ماہ | لعہ/ | |
| ۳ | باقر بیگ فراش کتبخانہ | ـے/ | ۱۲ ماہ | ـعہ | |
| | میزان کل | + | + | سالللعہ | |

## نقشہ سالانہ تنخواہ ملازمین دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ از اپریل سنہ ۱۹۱۴ء تا ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۵ء

| نمبر شمار | نام ملازمین دار العلوم | شرح تنخواہ ماہانہ | ایام کارکردگی | میزان کل تنخواہ سالانہ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | شمس العلماء مولانا مفتی محمد عبد اللہ صاحب مہتم دار العلوم | ۱ـعہ | یکماہ ۰ یوم | ۱ا/عـہ ۱۳/۴ پا | |
| ۲ | سید سعید الدین احمد صاحب بی اے قائم مقام ہیڈ ماسٹر | ۱/ | ۶ ماہ ۰ ایوم | سماـے/ ۵/۴ پا | |
| ۳ | مولانا شیخ محمد صاحب عرب ادیب | ـہ/ | گیارہ ماہ ۶ یوم | ۱الـعـہ ۸/۴ پائی | |
| ۴ | مولانا میر عبد الکریم صاحب مرحوم فقیہ اول | ۱/ | یکماہ ۰ ۹ ایوم | ۱لعہ ۱۰/۸ پا | |
| ۵ | سید پیارے صاحب بی اے سکنڈ ماسٹر | ـہ/ | ۳ ماہ ۲۶ یوم | ۱اـعہ/ | |
| ۶ | مولوی سید علی صاحب زینبی ادیب | ـہ | یکسال | سمار/ | |
| ۷ | مولوی محمد شبلی صاحب فقیہ دوم | ـہ/ | ″ | سـہ/ | |
| ۸ | مولوی محمد یوسف صاحب مدرس منطق | ـعہ | ۱۱ ماہ ۲۵ یوم | ۱اـلعہ ۱۲/۴ پا | |
| ۹ | مولوی شبلی صاحب متعلم قائم مقام مدرس عربی | ـہ/ | ۲ ماہ | اـہ/ | |

## برآور تنخواہ ملازمین دفتر ندوۃ العلماء لکھنؤ من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۴ء لغایت ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۵ء

| نمبر شمار | نام ملازمین مع عہدہ | شرح تنخواہ | ایام کارگزاری مع تعداد تنخواہ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | محمد علی محرر مال | سہ | ۱۰ ماہ ۱۵ یوم سالل ۱۰ ار ۳ پا | |
| ۲ | مولوی سید عبد الغفور صاحب محرر مراسلات | سہ | ۱۲ ماہ ۱۲ لہ | چونکہ محرر مال بیمار تھا اسلئے محرر ہذا کو ۱۵ سیوم کا معاوضہ بابت کارکردگی محرر مال کے بحساب ۱۰ ماہوار دیا گیا۔ |
| ۳ | چپراسی ندوۃ العلماء | ے ر | ۱۱ ماہ ۱۱ یوم ہے ۲ ر ۲ پا | |
| ۴ | چپراسی ہنگامی۔ | ے ر | ۲۴ یوم ستمبر و ۲۹ یوم اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ء للعہ ار ۹ پائے | |
| | میزان کل | + | + سماعہ ار ۲ پائی | |

## برآور تنخواہ ملازمین و وکلائے ندوۃ العلماء از یکم اپریل سنہ ۱۹۱۴ء تا ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۵ء

| نمبر شمار | نام ملازمین مع عہدہ | شرح تنخواہ | ایام کارگزاری مع تعداد تنخواہ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | مولوی غلام محمد صاحب وکیل ندوۃ العلماء | لعہ ر | ۱۲ ماہ سماعہ ر | |
| ۲ | مولوی عبد الحق صاحب وکیل ندوۃ العلماء | سہ ر | ۳ ماہ ۲۰ یوم ماہے ۷ ر ۳ پا | |
| ۳ | مولوی عبد العلیم خانصاحب وکیل ندوۃ العلماء | عہ ر ٹھیکہ | ۷ یوم ہے ۱۰ ر ۳ پا | |
| | میزان کل | + | ال سماعہ ار ۶ پا | |

نقشہ آمدنی دارالعلوم ندوۃ العلماء من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۴ء لغایت ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۵ء

| | | |
|---|---|---|
| بقایا | ۱ | [illegible] |
| [illegible] | ۲ | [illegible] |
| پراونشل گورنمنٹ گرانٹ ان ایڈ | ۳ | [illegible] |
| سرکار عالیہ والیہ ریاست بھوپال خلداللہ ملکہا | ۴ | [illegible] |
| سرکار رامپور خلداللہ ملکہٗ | ۵ | [illegible] |
| عطیہ سالانہ سر آغا خان بالقابہ | ۶ | [illegible] |
| وظائف طلباء | ۷ | [illegible] |
| انعام تفسیر و حدیث | ۸ | [illegible] |
| چندہ تکمیل عمارت | ۹ | [illegible] |
| کرایہ مکانات وصیتی لکھنؤ بیع شدہ | ۱۰ | [illegible] |
| قیمت فروخت مکان وصیتی لال باغ لکھنؤ | ۱۱ | [illegible] |
| آمدنی جائداد موقوفہ شاہجہانپور | ۱۲ | [illegible] |
| کرایہ مکان موقوفہ للت پور ضلع جھانسی | ۱۳ | [illegible] |
| سرکار عالی والی ریاست حیدرآباد دکن خلداللہ ملکہٗ | ۱۴ | [illegible] |
| چندہ عام اغراض | ۱۵ | [illegible] |
| چندہ رکنیت | ۱۶ | [illegible] |
| زکوٰۃ | ۱۷ | [illegible] |
| فروخت کتب خانہ | ۱۸ | [illegible] |
| یتیم خانہ اسلامیہ کانپور | ۱۹ | [illegible] |
| واپسی متفرقات | ۲۰ | [illegible] |
| رسالہ الندوہ | ۲۱ | [illegible] |
| امانت | ۲۲ | [illegible] |
| از سرمایہ محفوظ دستگردان بنا بر مصارف جلسہ سالانہ | ۲۳ | [illegible] |
| واپسی ایڈوانس | ۲۴ | [illegible] |
| واپسی ڈاک | ۲۵ | [illegible] |
| میزان کل | ۲۶ | [illegible] |
| [illegible] | ۱ | |
| | ۲۷ | |

| نمبر شمار | نام ملازمین دارالعلوم | شرح تنخواہ ماہانہ | ایام کارکردگی | میزان تنخواہ سالانہ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۰ | مولوی حافظ محمد یوسف صاحب انصاری قائم مقام مدرس عربی | عـہ ر | ۱۱ ماہ ۲۲ یوم | ماللعـہ ۳ ر ا پا | |
| ۱۱ | مولوی محمد خلیل صاحب عرب قائم مقام ادیب | للعـہ | ۱۱ یوم | للعـہ ۳ ر ا پا | |
| ۱۲ | مولوی محمد قمرالدین صاحب مدرس عربی | صـہ ر | ۶ ماہ | لعـہ ر | |
| ۱۳ | ماسٹر سید عبدالجلیل صاحب فورتھ ماسٹر | عـہ ر | یکسال | ماللعـہ ۱۲ ر | |
| ۱۴ | مولوی صفدر علیخان صاحب مدرس فارسی | صـہ | ۱۰ ماہ ½ ۲۱ یوم | ا سـہ ۱۲ ر | |
| ۱۵ | منشی سید علیحسن صاحب محرر دارالعلوم | صـہ ر | ۳ ماہ | للعـہ ر | |
| ۱۶ | ممتاز علی چپراسی دارالعلوم | صـ ر | ۷ ماہ ۱۰ یوم | سـہ ۹ ر ۱۰ پا | |
| ۱۷ | احسانعلی چپراسی دارالعلوم | ے ر | یکسال | عـہ | |
| ۱۸ | شفیع بخش چپراسی دارالعلوم | ے ر | ۱۱ ماہ ۲۷ یوم | لہ عـہ ۱۲ ر ۷ پا | |
| ۱۹ | منشی فدا حسین صاحب مدرس ریاضی | صـہ ر | یکسال | مالـہ ر | |
| ۲۰ | مولوی فضل الرحمٰن صاحب مدرس عربی | عـہ | ” | ماللعـہ ر | |
| ۲۱ | چپراسیان ہنگامی بابت ماہ اپریل ومئی ۱۹۱۴ء ۲ نفر | مـہ ر | . | لہ سـہ ۴ ر | |
| ۲۲ | منشی دین محمد صاحب تھرڈ ماسٹر | صـہ ر | ۳۰ یوم | للعـہ ۳ ر | |
| ۲۳ | منشی محمد ظہیر صاحب سکنڈ ماسٹر | صـہ ر | ۵ ماہ ۳ یوم | ماعـہ ر | یکم جنوری ۱۹۱۵ء سے انکا عـہ ماہوار اضافہ ہوا |
| ۲۴ | شیخ جمال احمد صاحب قائم مقام مدرس فارسی | عـہ | یکماہ ۵ یوم | لہ عـہ ر ۱۰ ر ۸ پا | |
| ۲۵ | مولوی ناظر حسن صاحب فقیہ اول | ما ر | ۲۸ یوم بابت ماہ اکتوبر ونومبر | لہ لعـہ ر ۱۱ ر ۶ پا | |
| ۲۶ | منشی وحید الحسن صاحب بی اے ایل ٹی ہیڈ ماسٹر | ما ر | ۴ ماہ ۱۹ یوم | ا ما لہ سـہ ۴ ر ۸ پا | |
| ۲۷ | منشی ادریس الدین احمد صاحب تھرڈ ماسٹر | صـہ ر | ۴ ماہ ۱۹ یوم | ماعـہ ر ۱۵ | |
| | میزان کل | + | + | [illegible] | |

# نقشہ آمدنی ندوۃ العلماء و دار العلوم من ابتداے یکم اپریل ۱۹۱۵ء لغایت ۳۱ اگست ۱۹۱۵ء

## تعلیم دار العلوم

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | پراونشل گورنمنٹ گرانٹ ان ایڈ من ابتداء مارچ تا جولائی ۱۹۱۵ء | اللعمار |
| ۲ | سرکار عالیہ والیہ ریاست بھوپال خلد اللہ ملکہا من ابتداء مارچ تا جولائی ۱۹۱۵ء | الللعہ |
| ۳ | اوقاف شاہجہانپور بذریعۂ ٹھیکہ ۔ | صماسہ/ |
| ۴ | کرایہ دوکان چندوسی ضلع مراد آباد ۔ | حصہ/ |
| ۵ | کرایہ اوقاف حاجی شیخ قادر بخش صاحب مرحوم بذریعہ متولیان اوقاف ۔ | ما/ |
| | | لللعماعہ/ |

| نمبر شمار | اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان | رقم | نمبر شمار | اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان | رقم |
|---|---|---|---|---|---|
| | **چندہ مسجد دار العلوم** | | ۵ | جناب شاہ محمد خان صاحب جنرل مرچنٹ لکھنؤ | صہ/ |
| ۱ | جناب مولانا محمد خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری ناظم ندوۃ العلماء | ما/ | ۶ | جناب مولانا محمد حبیب الرحمان خان صاحب رئیس حبیب گنج ضلع علی گڈھ ۔ | عہ/ |
| ۲ | جناب مولوی عبد اللہ جان صاحب رئیس و وکیل سہارنپور ۔ | حصہ/ | ۷ | جناب ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب بیرسٹر لکھنؤ | صر/ |
| | | | ۸ | جناب مولوی مشتاق حسین صاحب | عا/ |
| ۳ | جناب حافظ عبد الصمد صاحب خلف الرشید حافظ عبد الرزاق صاحب تاجر امین آباد لکھنؤ | ما/ | ۹ | جناب مولوی عبد الوحید صاحب ندوی | عا/ |
| | | | ۱۰ | جناب مولانا ظہور الاسلام صاحب فتحپور ہسوہ | عہ/ |
| ۴ | جناب مولوی حبیب الزمان خان صاحب رئیس پاقرزئی شاہ جہان پور | صہ/ | ۱۱ | جناب نہال احمد صاحب ۔ | عہ/ |
| | | | ۱۲ | گمنام ۔ | عہ/ |

نقشہ صرف دار العلوم وندوۃ العلماء ابتداء اپریل سنہ ۱۹۱۴ء لغایت ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۵ء

| | | | |
|---|---|---|---|
| [illegible] | تنخواہ ملازمین دار العلوم | [illegible] | تنخواہ وکلاء |
| [illegible] | وظائف طلباء غیر مستطیع | [illegible] | تنخواہ ملازمین کتب خانہ |
| [illegible] | لگان آراضی نزول واقع مکارم نگر بلڈنگ | [illegible] | جلد بندی کتب خانہ |
| [illegible] | ڈاک دار العلوم | [illegible] | کرایہ مکان کتب خانہ |
| [illegible] | متفرقات سائر خرچ دار العلوم | [illegible] | ڈاک ندوۃ العلماء |
| [illegible] | طبع پرچہ امتحان وغیرہ دار العلوم | [illegible] | متفرقات و سائر خرچ ندوۃ العلماء |
| [illegible] | انتقال مدرسہ دار العلوم | [illegible] | طبع ندوۃ العلماء |
| [illegible] | خرید فرنیچر دار العلوم | [illegible] | خرید فرنیچر ندوۃ العلماء |
| [illegible] | مصارف تعمیر مکانات دیہی لال باغ لکھنؤ | [illegible] | سفر خرچ وکلاء |
| [illegible] | مصارف مسجد دیہی لال باغ لکھنؤ | [illegible] | سفر خرچ عہدہ داران و ملازمین |
| [illegible] | مصارف مقدمہ وقف کرنال | [illegible] | مہمانداری ارکان ندوۃ العلماء |
| [illegible] | تعمیر باورچی خانہ | [illegible] | کرایہ مکان دفتر |
| [illegible] | مصارف نقشہ تعمیر بورڈنگ | [illegible] | مصارف جلسہ سالانہ |
| [illegible] | کرایہ مکان بورڈنگ درسگاہ دار العلوم | [illegible] | مصارف رسائل الندوہ |
| [illegible] | حلیم محمد یوسف صاحب ... بنابر تعمیر ... | [illegible] | زکوٰۃ یتیم خانہ کانپور |
| [illegible] | مصارف اوقاف شاہجہانپور | [illegible] | سفر خرچ ارکان ندوہ |
| [illegible] | ایڈوانس مہتمم دار العلوم بنابر خوراک طلباء | [illegible] | رقم حساب طلب بطور ایڈوانس |
| [illegible] | بنابر تعمیر عمارت دار العلوم حساب طلب | [illegible] | امانت |
| [illegible] | تنخواہ ملازمین ندوہ | [illegible] | میزان کل صرف |

محمد خلیل الرحمن سہارنپوری ناظم ندوۃ العلماء

محمد علی محرر مال

باقی تحویل ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۵ء

تحویل دفتر [illegible]

تحویل بینک [illegible]

[illegible]

| نمبر شمار | اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان | رقم |
| --- | --- | --- |
| ۳۴ | جناب نواب خان صاحب نواب بینڈ شو فیکٹری سبزی منڈی آگرہ | عہ |
| ۳۵ | جناب عبد الشکور خان صاحب سب انسپکٹر کاندھلہ ضلع مظفر نگر | عا |
| ۳۶ | جناب دختر صاحبہ مولوی عبد العلیم خانصاحب وکیل ندوہ | عہ |
| ۳۷ | جناب احمد شریف صاحب سوندرا شو فیکٹری آگرہ | ۴ر |
| | میزان کل | الماعہ ۴ر |

## تعمیر بورڈنگ دار العلوم

| نمبر شمار | اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان | رقم |
| --- | --- | --- |
| ۱ | جناب مولوی سید زین العابدین صاحب تعلقدار اول عثمان آباد حضور نظام دکن | صہ حالی |
| ۲ | جناب مولوی علی الدین حسن صاحب ناظم عدالت دیوانی وجوائنٹ مجسٹریٹ عثمان آباد | صہ کلدار |
| ۳ | جناب مولوی سید سردار علیخان صاحب منصرم | صہ حالی |
| ۴ | جناب محمد اسحاق صاحب وکیل عثمان آباد | صہ حالی |
| ۵ | جناب مولوی تاج محمد صاحب وکیل | صہ حالی |
| ۶ | جناب مسٹر نگراؤ صاحب پیشکار 〃 | عا ر〃 |
| ۷ | جناب مسٹر واسدیو راؤ صاحب وکیل 〃 | عا ر〃 |

| نمبر شمار | اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان | رقم |
| --- | --- | --- |
| ۸ | جناب مولوی محمد احمد صاحب وکیل عثمان آباد | صہ کلدار |
| ۹ | جناب مولوی غلام جیلانی صاحب وکیل 〃 | عا حالی |
| ۱۰ | جناب مولوی شفیع الدین صاحب ہیڈ ماسٹر 〃 | عا کلدار |
| ۱۱ | جناب مسٹر ناگوراؤ صاحب ناظر عدالت 〃 | عا حالی |
| ۱۲ | جناب مسٹر موجنگ راؤ صاحب 〃 | عا ر〃 |
| ۱۳ | جناب مولوی عبد الحمید صاحب مددگار صیغہ دار 〃 | عا ر〃 |
| ۱۴ | جناب مسٹر ٹیکہ راؤ صاحب انیوری 〃 | عا ر〃 |
| ۱۵ | جناب مسٹر گوبند رنگیراؤ صاحب 〃 | عا ر〃 |
| ۱۶ | جناب مولوی حفاظت علی صاحب سررشتہ دار 〃 | عہ ر〃 |
| ۱۷ | جناب مسٹر رامچند راؤ صاحب وکیل 〃 | عہ کلدار |
| ۱۸ | جناب مولوی محمد عثمان صاحب 〃 | عہ حالی |
| ۱۹ | جناب مولوی عظیم الدین صاحب 〃 | عہ کلدار |
| ۲۰ | جناب سید عبد الحمید صاحب قاضی 〃 | عہ حالی |
| ۲۱ | جناب مولوی غلام جیلانی صاحب مشائخ 〃 | عہ ر〃 |
| ۲۲ | جناب مسٹر سلوبت رنگراؤ تعدی پولیس 〃 | عہ ر〃 |
| ۲۳ | جناب مسٹر ہرچند صاحب ساہوکار 〃 | عہ کلدار |
| ۲۴ | جناب مسٹر کیشوراؤ صاحب نائب محافظ دفتر 〃 | عہ |
| ۲۵ | جناب غلام نبی صاحب ضبطی کارکن 〃 | عہ ر〃 |

| نمبر شمار | اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان | رقم |
|---|---|---|
| ۱۳ | جناب مولنا احمد علی صاحب محدث میرٹھ | عہ/ |
| ۱۴ | جناب مولوی سید عبد الغفور صاحب ندوی بہاری | عہ/ |
| ۱۵ | جناب تجمل حسین صاحب شاہجہانپور | عہ/ |
| ۱۶ | جناب مسٹر ممتاز حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا لکھنؤ | صہ/ |
| ۱۷ | جناب والدہ ماجدہ منشی مشیر الزمان صاحب لاٹوش روڈ۔ لکھنؤ | سے/ |
| ۱۸ | جناب والدہ صاحبہ مرحومہ مسٹر محمد وسیم صاحب بیرسٹر ایٹ لا لکھنؤ | صما/ |
| ۱۹ | جناب مولوی حکیم تمیز الدین صاحب ندوی صدر بازار کیمپ انبالہ | عہ/ |
| ۲۰ | جناب مولانا ناظر حسین صاحب دیوبندی مدرس مدرسہ عالیہ۔ کلکتہ | صہ/ |
| ۲۱ | جناب مولانا مولوی محمد عبد اللہ صاحب انصاری ناظم دینیات مدرسۃ العلوم علیگڈھ | صہ/ |
| ۲۲ | جناب مولوی منظور النبی صاحب سہارنپوری تاجر لٹھ | صہ |
| ۲۳ | جناب ڈاکٹر محمد دین صاحب افسر تصریفات ریاست بھاولپور | ما/ |

| نمبر شمار | اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان | رقم |
|---|---|---|
| ۲۴ | جناب منشی عبد الغفور خان صاحب سب انسپکٹر کاندھلہ ضلع مظفر نگر۔ | عا/ |
| ۲۵ | جناب عبد اللہ خان صاحب خلف مولوی عبد العلیم خان صاحب سابق وکیل ندوہ | عہ/ |
| ۲۶ | جناب منشی برکت الٰہی خان صاحب مختار عام میرٹھ بنک کاندھلہ ضلع مظفر نگر | عا/ |
| ۲۷ | جناب منشی انعام اللہ صاحب محلہ حکیمان آگرہ | عہ/ |
| ۲۸ | جناب فضل امام خان صاحب رئیس تپورہ قائم گنج ضلع فرخ آباد۔ | عا/ |
| ۲۹ | جناب محمد نظیر علیخان صاحب رسالدار میجر بہادر محلہ تپورہ قائم گنج فرخ آباد | عا/ |
| ۳۰ | جناب منشی عبد العزیز صاحب تحصیلدار پنشنر ہری پربت متصل جیل کلان آگرہ۔ | عا/ |
| ۳۱ | جناب منشی اشفاق علی صاحب سوندرا شو فیکٹری آگرہ | عہ/ |
| ۳۲ | جناب حکیم محمد حیات خان صاحب رئیس دہلوی محلہ کوچہ حکیمان آگرہ | عا/ |
| ۳۳ | جناب منشی محمد نبی داد خان صاحب وزیر خان صاحب [illegible] سوندرا شو فیکٹری آگرہ | عا/ |

| نمبر شمار | اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان | رقم |
|---|---|---|
| ۱۳ | جناب چودھری عبدالودود صاحب رئیس ضلع ہردوئی | عار |
| ۱۴ | جناب چودھری قبول احمد صاحب ״ | عار |
| ۱۵ | جناب مولوی اسحٰق خان صاحب ״ ״ | عار |
| ۱۶ | جناب حاجی عبدالقادر صاحب شاہجہانپور | عار |
| ۱۷ | جناب مولوی محمد لطافت علیخانصاحب بہادر گنج ״ | عار |
| ۱۸ | جناب محمد مبین خان صاحب محلہ خلیل ״ | عار |
| ۱۹ | جناب ملک امیر حسن خانصاحب ״ ״ | عار |
| ۲۰ | جناب محمد احمد خان صاحب ״ ״ | عار |
| ۲۱ | نامعلوم الاسم | عار |
| ۲۲ | ״ | عار |
| ۲۳ | جناب قربان احمد صاحب وکیل بارہ بنکی | عار |
| ۲۴ | جناب نواب علیصاحب بی اے۔ وکیل۔ ״ | عار |
| ۲۵ | جناب شیخ نعیم اللہ صاحب محلہ بنکی نواب گنج | عار |
| ۲۶ | جناب نعمت اللہ صاحب وکیل فیض آباد | عار |
| ۲۷ | جناب عبدالحکیم صاحب مرچنٹ ״ | عار |
| ۲۸ | جناب محمد فائق صاحب وکیل ״ | عار |
| ۲۹ | جناب اشتیاق احمد صاحب ردولی ضلع بارہ بنکی | عار |
| ۳۰ | جناب قاضی اکرام احمد [illegible] ״ | عار |

| نمبر شمار | اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان | رقم |
|---|---|---|
| ۳۱ | جناب راجہ تصدق رسول خان صاحب بالقابہ رئیس جہانگیر آباد ضلع بارہ بنکی | عار |
| ۳۲ | گمنام از ٹانڈہ فیض آباد | عار |
| ۳۳ | | عار |
| ۳۴ | جناب مولوی ریاست حسین صاحب مہتمم مدرسہ رحمانیہ رائے بریلی | عار |
| ۳۵ | جناب کوٹ صاحب ״ | عار |
| ۳۶ | جناب شیخ یوسف صاحب تاجر ״ | عار |
| ۳۷ | جناب اکرام اللہ صاحب ״ | عار |
| ۳۸ | جناب سید علی اصغر صاحب زیدی | عار |
| ۳۹ | جناب صغیر احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر پرتاب گڈھ | عار |
| ۴۰ | جناب امیر حسن صاحب ״ بنارس | عار |
| ۴۱ | نامعلوم الاسم | عار |
| ۴۲ | جناب محمد احمد صاحب محلہ بہند شاہجہانپور | عار |
| ۴۳ | جناب خورشید علیصاحب پروفیسر کوئنس کالج بنارس | عار |
| ۴۴ | جناب حافظ عبدالرحیم صاحب مختار بنارس | عار |
| ۴۵ | جناب کوتوال صاحب شہر بنارس | عار |
| ۴۶ | جناب حاجی حافظ اسمٰعیل صاحب مدن پورہ ״ | عار |
| ۴۷ | نامعلوم الاسم معرفت محمد فاروق رائے بریلی | عار |

| نمبر شمار | اسمائے گرامی چندہ عطاکنندگان | رقم | نمبر شمار | اسمائے گرامی چندہ عطاکنندگان | رقم |
|---|---|---|---|---|---|
| ۲۶ | جناب علی صاحب جوادی سوداگر عثمان آباد | عہ کلدار | | | |
| ۲۷ | جناب پیشوناتھ راؤ صاحب نقلیوس " | عہ حالے | ۳ | جناب مولوی حاجی سید مرتضیٰ صاحب چناپٹن مدراس | صہ |
| | میزان کل | [illegible] ۴ر | | میزان کل | لعہ ر |

| نمبر شمار | وظائف طلبائے غیر مستطیع | رقم | نمبر شمار | انعام تفسیر و حدیث | رقم |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | جناب نواب غلام احمد صاحب کلامی رئیس کارومنڈل کولار گولڈ فیلڈ | لعہ ر | ۱ | جناب مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب نائب تحصیلدار رخصتی مقیم گورکھپور | للعہ ر |
| ۲ | جناب مولانا حبیب الرحمان خان صاحب شروانی | سے | | | |

## عام اغراض ندوۃ العلماء

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | عطیہ ماہوار سرکار عالی والی ریاست حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہ من ابتدائے اردیبہشت ۱۳۲۴ف آلہی لغایت شہریور ۱۳۲۴ف آلہی۔ | امالعہ ۱۰ر |

| نمبر شمار | اسمائے گرامی چندہ عطاکنندگان | رقم | نمبر شمار | اسمائے گرامی چندہ عطاکنندگان | رقم |
|---|---|---|---|---|---|
| ۲ | جناب تاج الدین صاحب فیض آباد | ۶ر | ۶ | جناب محمد علی صاحب ہیڈ پولیس آفسر ویلور | [illegible] |
| ۳ | جناب جی ایم سید عثمان صاحب سوداگر ریشم چین پٹن ریاست میسور | ۱ر | ۷ | جناب حکیم محمد ظہیر صاحب ہان خان اسٹریٹ ویلور | [illegible] |
| | | | ۸ | جناب اریوتھی شمس الدین صاحب لبائے اسٹریٹ ویلور | عمر |
| ۴ | جناب امبور مسلم تھرو مالاگی عبدالرحمن صاحب وپٹیل و مولوی قاسم صاحب | ۱ر | ۹ | جناب مرزا عابد علی صاحب رئیس ملیح آباد ضلع لکھنؤ | ۶ر |
| | | | ۱۰ | جناب عبدالرؤف صاحب " " " | ۵ |
| ۵ | جناب اہلیہ صاحبہ نواب عابد حسین خانصاحب لبائے اسٹریٹ ویلور۔ | سے | ۱۱ | جناب ظہور احمد خان صاحب " " " | ۶ر |
| | | | ۱۲ | جناب مولوی عبد الباسط صاحب سندیلہ ضلع ہردوئی | ۶ر |

| نمبر شمار | اسمائے گرامی چندہ عطاکنندگان | رقم | نمبر شمار | اسمائے گرامی چندہ عطاکنندگان | رقم |
|---|---|---|---|---|---|
| ۸۴ | جناب منشی التفات احمد صاحب ساکن نظام پور۔ | عا/ | ۹۹ | جناب نواب مقتدی خانصاحب لکھنؤ | عا/ |
| ۸۵ | جناب خواجہ قطب الدین احمد صاحب مالک مطبع نامی لکھنؤ | عا/ | ۱۰۰ | جناب خلیل احمد صاحب تلوچن بازار بنارس | عا/ |
| ۸۶ | جناب شیخ فخرالدین صاحب مالک فخرالمطابع 〃 | عا/ | ۱۰۱ | جناب مولوی مقبول عالم صاحب وکیل بھاٹک شیخ سلیم بنارس | عا/ |
| ۸۷ | جناب منشی صدیق حسن صاحب۔ لکھنؤ | عا/ | | | |
| ۸۸ | جناب منشی فقیر محمد خان صاحب 〃 | عا/ | ۱۰۲ | جناب مولوی رفیع اللہ صاحب وکیل محلہ ندیسر بنارس | عہ/ |
| ۸۹ | جناب حافظ کریم اللہ صاحب 〃 | عا/ | | | |
| ۹۰ | جناب شیخ کریم اللہ صاحب 〃 | عا/ | ۱۰۳ | جناب عبدالعلیم صاحب 〃 〃 | عہ/ |
| ۹۱ | جناب بابو عبدالحق صاحب 〃 | عا/ | ۱۰۴ | جناب مولوی عبدالواحد صاحب 〃 〃 | عہ/ |
| ۹۲ | جناب حکیم عبدالحسیب صاحب دریاآبادی معرفت 〃 | للعہ/ | ۱۰۵ | جناب مولوی وصی اللہ صاحب وکیل 〃 〃 | عہ/ |
| ۹۳ | جناب حکیم محمد عبدالحکیم صاحب جھوائی ٹولہ 〃 | عا/ | ۱۰۶ | جناب کوتوال صاحب رائے بریلی | عہ/ |
| ۹۴ | جناب منشی محرم علی صاحب جگور | عا/ | ۱۰۷ | جناب تفضل حسین صاحب 〃 | عہ/ |
| ۹۵ | جناب خواجہ حمید الدین صاحب 〃 | عا/ | ۱۰۸ | جناب عبدالغفار صاحب 〃 | عہ/ |
| ۹۶ | جناب نواب اختر حسین خان صاحب 〃 | عا/ | ۱۰۹ | جناب وجاہ الدین صاحب پرتاپگڈھ | عہ/ |
| ۹۷ | جناب نواب سید شمس الحسن خانصاحب 〃 | عا/ | ۱۱۰ | جناب شیخ نور محمد صاحب رائے بریلی | ۸/ |
| ۹۸ | جناب نواب سید انور حسن صاحب 〃 | عا/ | ۱۱۱ | جناب حکیم عبدالعلیم صاحب۔ لکھنؤ | عا/ |
| | | | | میزان کل | ماللعہ ۲/ |

## چندہ رکنیت ندوۃ العلماء

| نمبر شمار | اسمائے گرامی | رقم | نمبر شمار | اسمائے گرامی | رقم |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | جناب مولوی محمد ایوب صاحب وکیل لکھنؤ | صہ/ | ۳ | جناب شیخ الہ دیا صاحب دہلوی سوداگر انارکلی لاہور | صہ/ |
| ۲ | جناب منشی سلیم الدین صاحب 〃 〃 | صہ/ | | | |

| نمبر شمار | اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان | رقم | نمبر شمار | اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان | رقم |
|---|---|---|---|---|---|
| ۴۸ | جناب میرزا رضا علی صاحب فتحپور ہسوہ | عا، | ۶۶ | جناب سید عبد الحق صاحب مدراسی کالج علیگڑھ | عا، |
| ۴۹ | جناب عبد السبحان صاحب ” ” | عا، | ۶۷ | جناب حکیم عبد الحمید صاحب جھوائی ٹولہ لکھنؤ | عا، |
| ۵۰ | جناب سید عنایت حسین صاحب وکیل ” | عا، | ۶۸ | جناب عطاء الملک صاحب ساکن ملیح آباد ضلع ” | عا، |
| ۵۱ | جناب شاہ اظہار عالم صاحب ” ” | عا، | ۶۹ | جناب سید محمد اسمٰعیل صاحب ۔ ہمیرپور | عا، |
| ۵۲ | جناب خواجہ احمد صاحب وکیل کانپور | عا، | ۷۰ | جناب محمود علی صاحب بارہ بنکی | عا، |
| ۵۳ | جناب حافظ ابو سعید خان صاحب مطبع نظامی ” | ے، | ۷۱ | جناب بسم اللہ خان صاحب بنارس | عا، |
| ۵۴ | معرفت جناب شیخ ثناء الدین صاحب تاجر بانس منڈی ” | عا، | ۷۲ | جناب مولوی سید ظہور احمد صاحب بی اے وکیل لکھنؤ | عا، |
| ۵۵ | جناب حافظ محمد حلیم صاحب تاجر چرم آنریری مجسٹریٹ ” | سہ | ۷۳ | جناب منشی امیر حسن صاحب بی اے ملازم جوڈیشلی ” | عا، |
| ۵۶ | جناب مولوی محمد یعقوب خان صاحب قندھاری بازار لکھنؤ | عا، | ۷۴ | جناب خیرات علی صاحب امین الدولہ پارک ” | عا، |
| ۵۷ | جناب نظار الحق صاحب سب رجسٹرار ” | عا، | ۷۵ | جناب حافظ عبد الحق صاحب ” ” | عا، |
| ۵۸ | جناب سید عطاء اللہ صاحب مدراسی کالج علیگڑھ | عا | ۷۶ | جناب شیخ ناصر علی صاحب ملازم جوڈیشلی ” | عا، |
| ۵۹ | جناب سید عنایت اللہ صاحب ” ” | عا، | ۷۷ | جناب عبد اللطیف صاحب امین آباد ” | عا، |
| ۶۰ | جناب ریاض الدین صاحب لکھنؤ | عا، | ۷۸ | جناب شیخ اولاد حسین صاحب یحییٰ گنج ” | عا، |
| ۶۱ | جناب صاحبزادگان سید ظہور احمد صاحب بی اے وکیل ” | للعہ | ۷۹ | جناب شیخ عبد العزیز صاحب باغ قاضی | عا، |
| ۶۲ | جناب قاضی خادم حسین صاحب وکیل ” | عا، | ۸۰ | جناب منشی شیخ عبد الحمید صاحب مختار ” ” | عا، |
| ۶۳ | جناب محمود علی صاحب پرانی کٹرہ ” | عا، | ۸۱ | جناب حافظ سیتا صاحب تاجر گوٹہ صحبتیا باغ ” | عا، |
| ۶۴ | جناب محمد اسمٰعیل صاحب صدر بازار ” | عا، | ۸۲ | جناب شیخ سخاوت حسین صاحب تاجر عطر چوک ” | عا، |
| ۶۵ | جناب حافظ احمد حسین صاحب ” | عا، | ۸۳ | جناب محمد اکبر صاحب ولد چودھری محمد حسین صاحب مرحوم ڈپٹی کلکٹر فیض آباد | عا، |

| نمبر شمار | اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان | قسم |
|---|---|---|
| ۳۴ | جناب اقتدار اللہ خان صاحب قدغلیل محلہ شاہجہانپور | صہ |
| ۳۵ | جناب حاجی سعید خان صاحب محلہ بہادر گنج 〃 | صہ |
| ۳۶ | جناب چودھری رشید الدین صاحب محلہ بیسارہ بنکی | صہ |
| ۳۷ | جناب محمد اسمٰعیل صاحب وکیل فیض آباد 〃 | صہ |
| ۳۸ | جناب محمد امتیاز علی صاحب وکیل 〃 | صہ |
| ۳۹ | جناب سرفراز احمد صاحب ردولی ضلع بارہ بنکی | صہ |
| ۴۰ | جناب محمد علی صاحب حلوائی 〃 | صہ |
| ۴۱ | جناب قاضی وحید الدین صاحب شہر کہنہ 〃 | صہ |
| ۴۲ | جناب مغفور احمد صاحب جہانگیر آباد 〃 | صہ |
| ۴۳ | جناب منصرم صاحب ٹانڈہ ضلع فیض آباد | صہ |
| ۴۴ | جناب خان بہادر محمد باقر خان صاحب ڈپٹی کلکٹر رائے بریلی | صہ |
| ۴۵ | جناب نواب محبوب علی صاحب برادر خورد جناب مہاراجہ صاحب چندہ پور ضلع رائے بریلی | صہ |
| ۴۶ | جناب سراج احمد صاحب تعلقہ دار 〃 | صہ |
| ۴۷ | جناب خان بہادر ممتاز علی صاحب [illegible] 〃 | صہ |
| ۴۸ | جناب شیخ شہاب الدین صاحب وکیل 〃 | صہ |
| ۴۹ | جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پرتاب گڈھ 〃 | صہ |
| ۵۰ | جناب حافظ محمد حلیم صاحب تاجر چرم و آنریری مجسٹریٹ کانپور | صہ |

| نمبر شمار | اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان | نمبر شمار |
|---|---|---|
| ۵۱ | جناب حافظ محمد ہاشم صاحب تاجر کانپور | صہ |
| ۵۲ | جناب قاضی نذیر احمد صاحب وکیل اناؤ | صہ |
| ۵۳ | جناب شیخ برکت اللہ صاحب رئیس 〃 | صہ |
| ۵۴ | جناب نیاز احمد خان صاحب فتحپور | صہ |
| ۵۵ | جناب عبد الرشید خان صاحب 〃 | صہ |
| ۵۶ | جناب غلام مصطفٰے خان صاحب 〃 | صہ |
| ۵۷ | جناب مدح خان صاحب 〃 | صہ |
| ۵۸ | جناب شیخ ثناء الدین صاحب تاجر چوب کانپور | صہ |
| ۵۹ | جناب عابد علیخان صاحب ولد رمضان علیخان صاحب احاطہ خام فقیر محمد خان لکھنؤ | صہ |
| ۶۰ | جناب سید عبد الحکیم صاحب خلف سید محمود علی صاحب بڑاگاؤں ضلع بارہ بنکی | صہ |
| ۶۱ | جناب چودھری محمد حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر فیض آباد | صہ |
| ۶۲ | جناب شیخ فرزند علی صاحب وکیل لکھنؤ | صہ |
| ۶۳ | جناب سید عبد القادر صاحب جیلانی سنیبٹ مونٹ مدراس | صہ |
| ۶۴ | جناب سید عبد الواحد صاحب ظہور وارڈ مدرسۃ العلوم علیگڈھ | صہ |
| ۶۵ | جناب مولوی سید نذیر احمد صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل لکھنؤ | صہ |

| نمبر شمار | اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان | رقم |
|---|---|---|
| ۴ | جناب محمد نسیم صاحب بی اے۔ وکیل ہائیکورٹ وایڈووکیٹ۔ لکھنؤ | صہ |
| ۵ | جناب مولوی اعجاز علی صاحب رئیس کاکوری ضلع " | صہ |
| ۶ | جناب منشی محمد احتشام علی صاحب " " | صہ |
| ۷ | جناب مولوی عبدالباسط صاحب رئیس حیدرآباد دکن | صہ |
| ۸ | جناب مولوی حبیب الزمان خانصاحب رئیس باقرزئی شاہجہانپور | صہ |
| ۹ | جناب مولنا محمد خلیل الرحمان صاحب ناظم ندوۃ العلماء | صہ |
| ۱۰ | جناب مولوی منظور النبی صاحب قاضی محلہ سہارنپور | صہ |
| ۱۱ | جناب مولوی رشید الدین صاحب اعظم گڈھی | صہ |
| ۱۲ | جناب میرزا مصطفی بیگ صاحب " | صہ |
| ۱۳ | جناب عبدالحکیم صاحب " | صہ |
| ۱۴ | جناب میرزا محمد سلیم صاحب میونسپل کمشنر " | صہ |
| ۱۵ | جناب مولوی محمد حبیب الرحمان خانصاحب شروانی رئیس حبیب گنج ضلع علیگڈھ | صہ |
| ۱۶ | جناب شیخ کمال الدین صاحب چونا پز ٹھیکہ دار ریواڑی ضلع گوڑگاؤں | صہ |
| ۱۷ | جناب شیخ کرم الٰہی صاحب تاجر ادن نارنول | صہ |

| نمبر شمار | اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان | رقم |
|---|---|---|
| ۱۸ | جناب حکیم میر عارف علی صاحب برہان خان سٹریٹ ویلور | صہ |
| ۱۹ | جناب منشی عبدالغنی صاحب بی اے لیکچرار پولیس ٹریننگ سکول ویلور | صہ |
| ۲۰ | جناب محمد علی خانصاحب تعلقدار ملیح آباد ضلع لکھنؤ | صہ |
| ۲۱ | جناب ڈاکٹر عبدالکریم صاحب " " | صہ |
| ۲۲ | جناب مولوی محمد یونس خان صاحب " " | صہ |
| ۲۳ | جناب چودھری صفدر حسین خانصاحب " " | صہ |
| ۲۴ | جناب منشی التفات رسول صاحب تعلقدار وآنریری مجسٹریٹ سندیلہ ضلع ہردوئی | صہ |
| ۲۵ | جناب طفیل احمد خانصاحب شاہجہانپور | صہ |
| ۲۶ | جناب مولوی ریاض الدین صاحب وکیل محلہ بھنڈ | صہ |
| ۲۷ | جناب حافظ محمد اسمعیل صاحب وکیل " " | صہ |
| ۲۸ | جناب مولوی عبدالرافع خانصاحب محلہ تارین " | صہ |
| ۲۹ | جناب محمد عبدالرزاق خانصاحب محلہ زنگین چوپال " | صہ |
| ۳۰ | جناب خانبہادر منشی تجمل حسین خانصاحب " | صہ |
| ۳۱ | جناب مولوی محمد مطیع اللہ خانصاحب زنگین چوپال " | صہ |
| ۳۲ | جناب صبیح الزمان میاں صاحب محلہ گگرہ " | صہ |
| ۳۳ | جناب محبوب علی میاں صاحب " " | صہ |

## از سرمایۂ محفوظہ فنڈ

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | بذریعۂ جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس و امین ندوہ بنا بر مصارف مقدمہ وقف لڑنال | الـ |
| ۲ | بنا بر ادائے گی قرضۂ بورڈنگ | ۱۱۱۱؎ ۴ر۹پا |
| | میزان کل | الا۱۱؎ ۴ر۹پا |

## نقشہ مصارف تنخواہ ملازمین دفتر ندوۃ العلماء لکھنؤ من ابتدائے مارچ سنہ ۱۹۱۵ء لغایت ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۱۵ء

| نمبر شمار | نام ملازمین | شرح تنخواہ | ایام کارگزی | میزان | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | محمد علی محرر مال | سـ۵ر | ۵ ماہ | ۱۱۱ | |
| ۲ | مولوی سید عبدالغفور صاحب محرر مراسلات | عـ۵ر | " | ۱۱ر | |
| ۳ | حسین علی چپراسی | ۶ر | " | [illegible] | یکم جون سنہ ۱۹۱۵ء سے ۸ر ماہوار کا اضافہ ہوا |
| ۴ | پیربخش چپراسی | ۶ر | یکماہ | | یکم جولائی سنہ ۱۹۱۵ء سے عارضی طور پر تقرر ہوا۔ |
| | میزان کل | ۱۱۱ | | | |

## نقشہ مصارف تنخواہ ملازمین کتبخانہ ندوۃ العلماء لکھنؤ من ابتدائے مارچ سنہ ۱۹۱۵ء لغایت ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۱۵ء

| نمبر شمار | نام ملازمین | شرح تنخواہ | ایام کارگزی | میزان |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | منشی محمد عارف الزمان صاحب ناظر کتبخانہ | عـ۵ | ۵ ماہ | [illegible] |
| ۲ | منشی محمد خلیق الزمان صاحب مددگار ناظر کتبخانہ | ۶ر | " | للعـ |
| ۳ | باقر بیگ فراش کتبخانہ | ۶ر | " | سـ |
| | میزان کل | ۱۱۱ للعـ | | |

| نمبر شمار | اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان | رقم |
|---|---|---|
| ۶۶ | جناب حاجی قاضی عبد الصمد صاحب امین آباد پارک لکھنؤ | صہ ر |
| ۶۷ | جناب سید ریاض الحسن صاحب ٹانڈہ فیض آباد | صہ ر |
| ۶۸ | جناب صدیق احمد صاحب انجمن ہند قیصر باغ لکھنؤ | صہ ر |
| ۶۹ | جناب شیخ عبد الحمید صاحب رئیس ہوشیارپور | صہ ر |
| ۷۰ | جناب سید شہنشاہ حسین صاحب لکھنؤ | صہ ر |
| ۷۱ | جناب منشی محمود علی صاحب سوداگر امین آباد " | صہ ر |
| ۷۲ | جناب حافظ معین الدین صاحب " | صہ ر |
| ۷۳ | جناب بابو منصور علی خان صاحب اسٹیشن ماسٹر لال گودام | صہ ر |
| ۷۴ | جناب محمد کامل صاحب معرفت جناب شیخ فیض بخش صاحب تاجر چکن | صہ ر |
| ۷۵ | جناب میر احمد حسین و دلدار حسین صاحبان تاجران تمباکو چوک | صہ ر |
| ۷۶ | جناب غفور بخش عرف کیرت سنگھ صاحب کھپور ضلع بارہ بنکی | صہ ر |
| ۷۷ | جناب ڈپٹی نہال الدین صاحب آہنی پل لکھنؤ | صہ ر |
| ۷۸ | نامعلوم الاسم بذریعہ منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس | صہ ر |
| ۷۹ | جناب سید حفیظ الدین حیدر صاحب موضع سکر ہجا ڈاکخانہ پن پن ضلع پٹنہ | صہ ر |
| ۸۰ | جناب حکیم محمد عبد الرشید صاحب جھوائی ٹولہ لکھنؤ | صہ ر |
| ۸۱ | جناب حاجی بخش الٰہی صاحب سی آئی ای دہلی | صہ ر |

| نمبر شمار | اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان | رقم |
|---|---|---|
| ۸۲ | جناب حسام الملک صفی الدولہ نواب محمد علی حسن خان صاحب بہادر لکھنؤ | صہ ر |
| ۸۴ | جناب خواجہ رشید الدین صاحب لال باغ روڈ نمبر ۸ | صہ ر |
| | میزان کل | ۱۸/عہ |
| | **زکوٰۃ** | |
| ۱ | جناب سید مشتاق حسین صاحب رئیس باغ میر صاحب سجے پور | عا ر |
| ۲ | جناب عبد اللہ صاحب جمعدار کور نمبر ۱۶ پشاور | سے ر |
| ۳ | جناب شیخ شہاب الدین احمد صاحب وکیل رائے بریلی | عسہ ر |
| ۴ | جناب داؤد و عارف ہمام صاحب رئیس سول ملگوڑ اسٹریٹ رنگون | سے ر |
| | میزان کل | للعہ |
| | **امانت** | |
| ۱ | جناب مولوی محمد دین صاحب چیف جج و ڈپٹی انسپکٹر سررشتہ تعلیم ریاست بہاولپور | اللعہ |
| ۲ | جناب مولوی مسعود علی صاحب قدوائی بہیارہ ضلع بارہ بنکی | سا ر |
| ۳ | جناب سید حبیب الرحمن صاحب تکیہ شاہ علیم اللہ رائے بریلی | ۱۲ ر |
| ۴ | جناب [illegible] منظور النبی صاحب سہارنپور تاجر لٹھ دہلی | اسے ر |
| | میزان کل | صمالہ |

| نمبر شمار | نام ملازمین | شرح تنخواہ | ایام کردگی | میزان | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۱ | مولوی سید عبد الجلیل صاحب فورتھ ماسٹر | عـــہ/ | ۵ ماہ | ما/ | |
| ۱۲ | منشی فدا حسین صاحب محرر دار العلوم | صـــہ | 〃 | ھـــہ/ | |
| ۱۳ | شفیع بخش دربان | ے/ | یکماہ ۱۶ یوم | لعہ ۳/ ۳ پا | مستعفی ہوگیا۔ |
| ۱۴ | احسان علی چپراسی | ے/ | 〃 ۱۰ یوم | ۲ پا | |
| ۱۵ | غلام محمد چپراسی | ے/ | ۳ ماہ ۱۴ یوم | عـــہ ۱۲/۹ پا | ۱۷-اپریل سے مقرر ہوا۔ |
| ۱۶ | یعقوب علی چپراسی | ے/ | 〃 〃 | عـــہ ۱۲/۶ پا | 〃 |
| ۱۷ | منشی محمد بشیر صاحب قائم مقام تھرڈ ماسٹر | صـــہ/ | ۷ یوم مئی و ۱۵ یوم جون ۱۵ء | عـــہ ۱/۴ پا | ۲۵ مئی ۱۵ء سے ۱۵ جون ۱۵ء تک عارضی تقرر رہا |
| | میزان کل | | | اعـــہ صـالہ/ ۱/۴ پائی | |

## نقشہ مصارف تنخواہ ملازمین وکلائے ندوۃ العلماء لکھنؤ من ابتدائے مارچ سنہ ۱۹۱۵ء لغایت ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۱۵ء

| نمبر شمار | نام ملازمین | شرح تنخواہ | ایام کارکردگی | میزان | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل اوّل ندوۃ العلماء | لـه | ۵ ماہ | امار | |
| ۲ | مولوی سید عبد العلیم خانصاحب وکیل دوم ندوۃ العلماء | صـــم | ۴ ماہ ۱۵ یوم جولائی سنہ ۱۵ء | ماعـه ار ۶ پا | |
| | میزان کل | | صماعـــه ار ۶ پا | | |

## نقشہ مصارف تنخواہ ملازمین دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ من ابتدائے مارچ سنہ ۱۹۱۵ء لغایت جولائی سنہ ۱۹۱۵ء

| نمبر شمار | نام ملازمین | شرح تنخواہ | ایام کارکردگی | میزان | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | مولانا محمد شبلی صاحب مدرس وانچارج مہتمم دار العلوم | صـه وعـه | ۵ ماہ | ماالعلـه ۵ر۴ پا | ۳ اپریل سنہ ۱۹۱۵ء سے انکا عـه ماہوار اضافہ ہوا |
| ۲ | منشی وحید الحسن صاحب بی اے ایل ٹی ہیڈ ماسٹر | ماوماعـه | ″ | صماعلعـه ۵ر۴ پائی | ″ ″ صـه ″ |
| ۳ | مولانا شیخ محمد صاحب عرب ادیب اول | لـه ولعـه | ″ | ماالعـم ۵ر۴ پا | ″ ″ عـه ″ |
| ۴ | مولوی سید علی صاحب ادیب دوم | صـه | ″ | مارصـه | |
| ۵ | مولوی محمد یوسف صاحب مدرس منطق | صـه | ″ | ماصـه | |
| ۶ | مولوی حافظ محمد یوسف صاحب انصاری | عـه وعـه | ۴ ماہ ۳۰ یوم | ماالعـه ۱۰ر۱ر پا | ۳ اپریل سنہ ۱۹۱۵ء سے انکا صـه ماہوار اضافہ ہوا |
| ۷ | مولوی حافظ فضل الرحمان صاحب مدرس | عـه | ۵ ماہ | [illegible] | |
| ۸ | مولوی صفدر علیخانصاحب مدرس فارسی | صـه | ″ | لعـه | |
| ۹ | منشی محمد ظہیر صاحب بی اے سکنڈ ماسٹر | ـه | ″ | سـار | |
| ۱۰ | منشی محمد ادریس صاحب مرحوم | عـه | ۳ ماہ ۲۶ یوم | عـه ۱۴ر۵ پا | ۱۸ مئی سنہ ۱۵ء کو آپکا انتقال ہوگیا۔ |

# فہرست ارکان انتظامیہ ندوۃ العلماء لکھنؤ

## صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ

### (الف) عالم

۱ مولانا حکیم سید عبدالحی صاحب ناظم ندوۃ العلماء۔
۲ مولانا محمد خلیل الرحمان صاحب سہارنپوری۔
۳ مولانا حکیم سید ظہور الاسلام صاحب فتحپور ہسوہ
۴ مولانا احمد علی صاحب محدث میرٹھ۔
۵ مولانا حبیب الرحمان خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور ضلع علیگڈھ
۶ شمس العلماء خان بہادر مولوی شاہ ابوالخیر صاحب فصیحی غازیپور۔
۷ مولوی اعجاز علی صاحب رئیس کاکوری۔
۸ مولوی ابوبکر محمد شیث صاحب جونپور۔
۹ مولوی احمد نمان خانصاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ شاہجہانپور
۱۰ مولوی حاجی محمد یونس خانصاحب رئیس دتاؤلی ضلع علیگڈھ

### (ب) غیر عالم

۱ منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کا[illegible]
۲ آنریبل راجہ تصدق رسول صاحب کے سی ایس آئی راجہ جہانگیر آباد (اودھ)
۳ مولوی محمد نسیم صاحب ایڈوکیٹ لکھنؤ۔
۴ منشی محمد اطہر علی صاحب وکیل و آنریری جوائنٹ سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ لکھنؤ
۵ شیخ شیر حسین صاحب قدوائی بیرسٹر ایٹ لا لکھنؤ
۶ مولوی سید ظہور احمد صاحب بی اے ایل ایل بی لکھنؤ
۷ حافظ محمد حلیم صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ کانپور۔
۸ نواب حاجی محمد اسحاق خانصاحب آنریری سکرٹری محمڈن کالج علیگڈھ
۹ شیخ محمد اسماعیل صاحب رئیس فیض آباد
۱۰ ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب بیرسٹر ایٹ لا ایل ایل ڈی لکھنؤ
۱۱ حکیم محمد عبدالرشید صاحب لکھنؤ
۱۲ صفی الدولہ حسام الملک نواب محمد سید علی حسین خانصاحب لکھنؤ۔

## پنجاب

### (الف) عالم

۱ مولانا قاری عبدالسلام صاحب انصاری پانی پت
۲ مولوی شاہ نظام الدین صاحب جھجری
۳ مولوی عبدالرحیم صاحب ریواڑی۔
۴ مولانا غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری

### (ب) غیر عالم

# نقشہ آمد و صرف دفتر ندوۃ العلماء و دار العلوم من ابتدائے یکم اپریل ۱۹۱۵ء لغایت ۳۱ اگست ۱۹۱۵ء

| رقم | آمد |
|---|---|
| ۸؍۹؍پا | بقایا سال گذشتہ (معہ ۴؍۰؍پا — للعہ ۲؍۴؍پا) |
| للعہ اماعہ | تعلیم دار العلوم |
| لعہ | وظائف طلبائے غیر مستطیع |
| للعہ ۴؍ | چندہ تعمیر مسجد |
| معہ ۴؍ | چندہ تعمیر دار الاقامہ |
| ۵ | انعام تفسیر و حدیث |
| ۳؍۹؍پا | از سرمایہ محفوظ بذریعہ جناب منشی محمد احتشام علی صاحب امین |
| ۱؍ | امانت |
| ۲؍ | چندہ عام اغراض ندوۃ العلماء |
| اماعہ | چندہ رکنیت |
| صہ؍ | زکوۃ |
| ۱۰؍ | واپسی محصول ڈاک |
| ۱۲؍۶؍پا | واپسی رقم ایڈوانس |
| ۱۱؍ | بابت قیمت رسالہ الندوہ |
| ۹؍ | میزان کل معہ بقایا سال گذشتہ |

| رقم | صرف |
|---|---|
| ۸؍۴؍پا | تنخواہ ملازمین دار العلوم |
| ۱؍۳؍پا | وظائف طلبائے غیر مستطیع |
| ۳؍۹؍پا | متفرقات و سائر خرچ دار العلوم |
| ۵؍۳؍پا | خرید کتب درسیہ |
| ۔؍ | مصارف تعمیر مسجد |
| ۲؍۳؍پا | مصارف تعمیر دار الاقامہ |
| ۱؍۴؍ | تنخواہ ملازمین کرایہ مکان متفرقات کتبخانہ |
| ؍۱ | مقدمہ وقف کرنال |
| ۹؍۳؍پا | مصارف اوقاف شاہجہانپور |
| ۱؍۹؍پا | ادائیگی قرضہ دار الاقامہ |
| ۶؍ | طبع پرچہ امتحانات دار العلوم |
| ؍ | تنخواہ ملازمین دفتر ندوۃ العلماء |
| ۱؍۶؍پا | تنخواہ ملازمین وکلاء |
| ۱۴؍۹؍پا | سفر خرچ وکلاء |
| ۱؍ | طبع کاغذات ندوۃ العلماء |
| ۳؍۹؍پا | ڈاک ندوۃ العلماء |
| ۱۵؍۳؍پا | متفرقات و سائر خرچ ندوۃ العلماء |
| ۱۰؍ | زکوۃ یتیمخانہ کانپور |
| ۱۵؍۹؍پا | مہمانداری |
| ۸؍ | مصارف جلسہ سالانہ ندوۃ العلماء |
| ماصہ | مصارف اشاعت و تنخواہ اڈیٹر رسالہ الندوہ |
| ۷؍ | ایڈوانس حساب طلب |
| ۲؍۱۰؍پائی | میزان کل |
| ۲؍۶؍پائی | تحویل دفتر ۲؍۱؍پا — تحویل بنگال بنک صمصاصہ ۱۵؍۱؍پا |

باقی تحویل ۳۱ اگست ۱۹۱۵ء

ناظم ندوۃ العلماء

محمد علی محمد زماں

۱ خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب رئیس آنریری مجسٹریٹ امرتسر

۲ بابو نظام الدین صاحب تاجر چرم آنریری مجسٹریٹ امرتسر

۳ مرزا محمد ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر ایکسٹرا جوڈیشیل اسسٹنٹ کمشنر وزیر آباد

## دہلی

### عالم

۱ شمس العلماء مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب حقانی دہلی

۲ شمس العلماء مولوی سید احمد صاحب امام جامع مسجد ″

۳ مولوی سیف الرحمان صاحب مدرس مدرسہ فتحپوری ″

## بنگال

### عالم

۱ مولانا محمد حفیظ اللہ صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ سرکاری ڈھاکہ

۲ مولوی ناظر حسن صاحب مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ۔

## بہار

### (الف) عالم

۱ مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری پھلواری

۲ مولانا سید محمد علی صاحب سابق ناظم ندوۃ العلماء مونگیر

### (ب) غیر عالم

۱ آنریبل جسٹس سید شرف الدین صاحب جج ہائی کورٹ کلکتہ

## مدراس

### (الف) عالم

۱ مولانا عبد السبحان صاحب تاجر و رئیس مدراس

### (ب) غیر عالم

۲ نواب غلام احمد صاحب کلامی کارومنڈل گولڈ فیلڈ

۳

## دیسی ریاست

۴

### (الف) عالم

۱ مولوی حمید الدین صاحب پرنسپل دار العلوم حیدرآباد دکن

۲ ملا عبد الباسط صاحب حیدرآباد دکن۔

۳ مولوی سید محمد صاحب کالپی اوجین

۴ خان بہادر مولوی حاجی رحیم بخش صاحب سی آئی ای پریسیڈنٹ کونسل آف ایجنسی ریاست بہاولپور

۵ مولوی حافظ فضل حق صاحب پرنسپل مدرسہ عالیہ ریاست رامپور

۶ مولوی محمد یحییٰ صاحب مفتی ریاست بھوپال۔

### (ب) غیر عالم

۱ مولوی [illegible] دین صاحب چیف جج و ڈائرکٹر سررشتہ تعلیمات ریاست بہاولپور۔

۲ مفتی محمد انوار الحق صاحب ایم اے۔ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیمات ریاست بھوپال۔